مرقوماتِ امدادیہ

یعنی

قطب العالم شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ فاروقی

مہاجر مکیؒ علیہ الرحمتہ کے مکتوبات

مع افادات

حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانویؒ

مقدمۂ طبع جدید

از

ڈاکٹر نثار احمد فاروقی اُستاد شعبہ عربی، دہلی یونیورسٹی

مکتبہ برھان - اردو بازار - دہلی

۱۹۷۹ء

مرقوماتِ امدادیہ

یعنی

قطب العالم شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ فاروقی
مہاجر مکّی علیہ الرحمۃ کے مکتوبات

مع افادات
حکیم الاُمّت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی علیہ الرحمۃ

مقدمہ طبع جدید
از
ڈاکٹر نثار احمد فاروقی اُستاد شعبۂ عربی دہلی یونیورسٹی

مکتبہ برہان - اردو بازار - دہلی
۱۹۷۹ء

نام کتاب : مرقوماتِ امدادیہ

جامع مکتوبات : مولانا محمد وحید الدین رامپوریؒ

تشریحی اضافات : مولانا سعید الدین رامپوریؒ

حواشی : حکیم الاُمّت مولانا اشرف علی تھانویؒ

اشاعتِ اولیٰ : شعبان ۱۳۴۷ھ

اشاعتِ ثانی : شعبان ۱۳۹۹ھ / جولائی ۱۹۷۹ء

ترتیبِ جدید و مقدّمہ : ڈاکٹر نثار احمد فاروقی

ناشر : مکتبہ بُرہان، اُردو بازار۔ دہلی ۶

مطبع : فوٹو آفسٹ پرنٹرس دہلی ۶۔

تعداد : ایک ہزار

قیمت : ۱۲ روپے

12/-

فہرست مکتوب الیہم

نمبر شمار	نام مکتوب الیہ	مکتوب نمبر
۱	بنام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ	۱، ۲، ۳، ۵، ۱۳، ۱۵، ۱۶، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۸، ۳۶،
۲	بنام مولوی محمد یعقوب نانوتویؒ	۴، ۶، ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱۷، ۱۸، ۲۰، ۲۱، ۳۵،
۳	بنام حکیم محمد ضیاء الدین	۲، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۴، ۱۵، ۲۱، ۲۷، ۲۸، ۳۱، ۳۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱،
۴	بنام حافظ محمد یوسف (فرزند حافظ محمد ضامن شہید)	۱۴، ۲۱، ۲۸،
۵	بنام مولوی رشید احمد گنگوہی وغیرہ	۱۵، ۲۱، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۷،
۶	بنام مولوی ابو نصر گنگوہی	۱۵، ۲۸،
۷	بنام محمد وحید الدین رامپوری	۲۶، ۳۲،
۸	بنام سعید النساء	۳۳
۹	بنام حافظ احمد حسین	۳۴
۱۰	بنام حاجی عابد حسین	۳۸، ۴۷، ۵۷،
۱۱	بنام عبد الواحد خاں	۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

تعارف

پچھلی صدی میں حضرت حاجی امداد اللہ فاروقی مہاجر مکی قدس اللہ سرہ العزیز کی ذات منبع برکات، اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھی۔ اُن کی مبارک زندگی کا مطالعہ کیجئے تو معلوم ہوگا کہ وہ پارس کے پتھر کی سی خاصیت رکھتے تھے۔ جسے اُن کی خدمت نصیب ہوگئی وہی کُندن بن گیا۔ آج عرب و عجم میں اُن کا روحانی فیض جاری ہے۔ برِ صغیر پاک و ہند میں شاید ہی کوئی ایسا عالمِ دین ہو، جو حاجی صاحبؒ سے عقیدت و ارادت کا رشتہ استوار نہ رکھتا ہو۔ اِس برِ صغیر میں حاجی صاحبؒ کا روحانی فیضان مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حکیم الاُمّت مولانا شاہ اشرف علی تھانویؒ، مولانا عبدالرحیم رائے پوریؒ، مولانا محمود حسن دیوبندیؒ، مولانا حسین احمد مدنیؒ، مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ اور مولانا محمد قاسم نانوتویؒ جیسی باکمال شخصیتوں کے... بے مثال کارناموں کی شکل میں آج بھی صدقہ جاریہ بنا ہوا ہے۔

۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے ناکام ہو جانے سے ہندستان میں اُمّتِ مسلمہ کا شیرازہ بکھر چکا تھا۔ طاقت اور حکومت کے چھن جانے سے اقتصادی نظام کی باگ ڈور مکمل طور پر غیر ملکی حکمرانوں کے ہاتھوں میں چلی گئی تھی اس لئے معاشی زبوں حالی، اقتصادی پسماندگی اور دنیوی بے سروسامانی اُن کا مقدر بن چکی تھی۔ فرنگی سیاست نے ایک نیا جال بچھا دیا تھا۔ نئی تہذیب کا سیلِ بے اماں اُمڈا چلا آرہا تھا جس میں وہ اخلاقی، روحانی اور معاشرتی اقدار جنھیں

اسلامی فکر نے ایک ہزار سال تک سنوارا تھا، خس وخاشاک کی طرح بہنے لگی تھیں۔ تعلیم کا طریقہ، معیار اور نصاب سب کچھ بدل رہا تھا جس کی طرف اکبرؔ نے یوں اشارہ کیا ہے:

ہم ایسی کُل کتابیں قابلِ ضبطی سمجھتے ہیں
کہ جن کو پڑھ کے لڑکے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں

دوسری طرف سوسائٹی کا نقشہ اور طرزِ بود وماند اتنی تیزی سے تبدیل ہو رہے تھے کہ کہ مسلمان علماء بھی، جنھوں نے ایک ہزار سال تک علوم ومعارف، اخلاقیات، اقتصادیات اور روحانیات کے ہر میدان میں دنیا کی رہنمائی کی تھی، اور جنھوں نے عبّاسیوں کے دَور میں مانویت، مزدکیت اور الحاد وزندقہ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا تھا، اب نئی مغربی تہذیب کی اِس یلغار کو روکنے سے عاجز تھے اور اس کا سبب یہ تھا کہ عہدِ عباسی میں زمامِ اقتدار ان کے ہاتھوں میں تھی اور آج اُن کی حیثیت بھی محکوم ومغلوب طبقے کی ہو چکی تھی۔ یہ تو مسلمانوں کی دنیوی شکستگی اور خستگی کا حال تھا۔ اسی پر دوسرے رُوحانی، اخلاقی اور دینی افکار وتصورات کو بھی قیاس کرنا چاہیئے۔ عیسائی مشنری فرنگی حکومت کے سایۂ عاطفت میں برساتی مینڈکوں کی طرح اُبل پڑے تھے۔ گلی گلی، کوچے کوچے مناظرے ہو رہے تھے۔ اقتصادی طور پر شکستہ حال انسانوں کو طرح طرح کے مادّی لالچ دے کر عیسائی بنانے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ سڑکوں اور چوراہوں پر عیسائی مبلغوں کے تبلیغی وعظ ہوتے تھے، جنھیں حکومت کی سرپرستی حاصل تھی۔ انھوں نے اپنے اسکول، کالج، شفاخانے اور رفاہی کاموں کے ادارے بھی ملک بھر میں کھول دیے تھے۔ سرکاری ملازمت کے دروازے اہلِ وطن پر بند ہو چکے تھے۔ فرنگی حکومت سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے تھے جو اپنی قوم اور ملک سے غداری کر کے اُن کے لئے جاسوسی کریں، چنانچہ انگریزوں کے باقاعدہ جاسوس ہر قومی اور اسلامی تحریک اور ادارے میں گُھس بیٹھ کر رہے تھے۔

دوسرا دنیوی فلاح کا ذریعہ انگریزی تعلیم تھی۔ چنانچہ آہستہ آہستہ عربی، فارسی، اردو اور دوسری ہندستانی زبانوں کی بساط طے کر دی گئی اور نچلی سطحوں پر ہندستانیوں کو ملازمت ملنے لگی

جس میں "ڈپٹی" ہو جانا گویا معراج تھی!

ایسے نازک وقت میں اللہ نے صرف مسلمانوں کی نصرت کے لئے ہی نہیں بلکہ پورے ہندستان کی بہتری اور بہبودی کے لئے اپنے کچھ بندوں کو اصلاحی کاموں کی طرف مائل کیا۔ ہندستان کی عام معاشرت کے لئے راجا رام موہن رائے کی کوششوں نے بہت فائدہ پہنچایا۔ مسلمانوں میں سر سید احمد خاں نے اپنی تعلیمی تحریک کا آغاز کیا۔ انھوں نے یہ چاہا کہ ہندستانی مسلمان انگریزی علوم اور مغربی افکار سے بالکل بیگانے رہ کر زندہ نہ رہیں، بلکہ اُس کو جانیں اور جانچ پرکھ کر اس کا صالح حصّہ قبول اور فاسد حصّہ رَدّ کر دیں۔ اس طرح وہ اپنی دنیا بھی سنوار سکیں گے اور دینی عقائد کی حفاظت بھی اچھی طرح کر سکیں گے۔

اسی زمانے میں ایک فقیر بوریانشین، تہمد پوش، جو ضلع مظفر نگر کے قصبہ تھانہ بھون کا رہنے والا تھا اور جس نے محض دینی غیرت اور للّٰہیت کے بل پر ۱۸۵۷ء میں انگریزی حکومت کے خلاف جہاد کر کے شاملی میں مسلمانوں کی حکومت بھی قائم کر لی تھی، جس کے کچھ ساتھیوں نے جامِ شہادت نوش کیا تھا اور بعض رفقاء انگریز کی قید میں پہنچ چکے تھے، جو خود دار و گیر سے بچ کر صحنِ کعبہ میں بیٹھا ہوا حکمت و رُوحانیت کا درس دے رہا تھا، اور اس سرزمین سے ہزاروں میل دُور رہ کر بھی یہاں کے حالات و کوائف سے باخبر رہتا تھا۔ مکتوب ۱۵ میں مولانا رشید احمد گنگوہی کو لکھا ہے: "میاں عبد الصمد کے خط سے جو حالات پنجاب کے معلوم ہوئے ہوں وہ لکھیں۔" جو مسلمانوں کی بے کسی اور درماندگی پر کُڑھتا تھا، میزابِ رحمت کے نیچے کھڑے ہو کر روتا تھا، روضۂ اقدس کی جالیاں تھام کر دعائیں کرتا تھا، جس کے دل میں دنیا سے کوئی لگاؤ اور اٹکاؤ نہیں تھا، جو ترک و تجرید اور فنا و تفرید کا مجسّم پیکر تھا، حُبِّ الٰہی اور عشقِ محمدی کی زندہ تصویر، قناعت، صبر و رضا اور تسلیم و توکّل کی منہ بولتی ہوئی تفسیر تھا۔ اُس نے اپنے ہم وطن مسلمانوں کے دینی اور اخلاقی اور روحانی سرمائے کی حفاظت تنِ تنہا ایک عظیم انقلابی تحریک اور ایک فعّال انجمن کی طرح

کی۔[1]

ذرا غور کیجئے کہ ایک فقیرِ بے نوا، جو اپنے وطن سے ہجرت کرکے ہمیشہ کے لئے جوارِ بیت اللہ میں رہنے کو آیا ہے، جس کے پاس نہ گھر ہے نہ در ہے نہ کھانے کو غذا ہے نہ پہننے کو لباس ہے، جو بیت اللہ شریف کے صحن میں فقراء و مساکین کی صف میں بیٹھ کر صدقات میں سے آنے دو آنے پاتا ہے اور کئی کئی وقت فاقے سے گزار دیتا ہے، اُس سے اللہ نے ہندوستانی مسلمانوں کی روحانی ثقافت کی نشأۃ ثانیہ کا کیسا عظیم کام لیا اور اُس نے کیسے مضبوط مورچے بنا دیے کہ مخالف طاقتیں اُن سے آج تک اپنا سر ٹکرا رہی ہیں۔

اِس فقیرِ بے نوا نے دارالعلوم دیوبند[2] جیسا دینی تعلیم کا قلعہ تعمیر کرنے کے لئے اپنے مخلص مُریدوں کو آمادہ کیا جہاں سے دین کی تعلیم و تبلیغ اور حفاظت و حراست کا کام سارے برِ صغیر میں پھیل گیا۔ مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ کی تحریک دعوت و تبلیغ بھی دراصل حاجی صاحبؒ ہی کے مِشن کا ایک حصہ ہے[3]

دوسری طرف اس نے ہماری عظیم روحانی روایات کا احیاء کیا۔ چشتی صوفیاء کی خانقاہیں اُجڑ چکی تھیں۔ عشق کی "تیغِ جگر دار" تو کبھی کی چوری ہو چکی تھی اب چند مجاور "خالی نیام" لئے بیٹھے تھے اور دنیا کے بدلے میں دین فروخت کر رہے تھے۔ خانقاہوں کا مقصدِ اصلی گم ہو چکا تھا۔

---

[1] مکتوب ۸ میں مولانا محمد قاسم نانوتوی کو لکھا ہے کہ اگر طالب آجائے صادق ہو یا کاذب۔ کسرِ نفسی کو بالائے طاق رکھ کر اس کی ہدایت میں مشغول ہوں۔ [2] مکتوب ۷ میں مولانا محمد یعقوب نانوتوی کو لکھا ہے: "اجرائے مدرسۂ علم دین بسعی آں عزیزاں و عزیزم حافظ عابد حسین چہ خوشیہا رو نمود کہ بیان نمی آید خدا تعالیٰ ایں امرِ خیر را مدام جاری دارد"۔ [3] دیکھئے مکتوب ۷ میں لکھا ہے: "آں عزیز را باید کہ نفع رسانی را در امور دین مثل وعظ و پند و ارشاد و تلقین بر ہمہ امور مقدم دارند و اوقاتِ خود را درین صرف سازند زیرا کہ دینِ اسلام بسیار ضعیف گردیدہ..."

حضرت حاجی صاحبؒ نے بیت اللہ شریف کے صحن میں بیٹھے بیٹھے اور مثنوی مولانا روم کا درس دیتے دیتے اپنے سینکڑوں خلفاء صرف ہندستان ہی میں نہیں، بلکہ جزیرہ نمائے عرب، ترکی اور شمالی افریقہ میں بھی، دُور دُور تک پہنچا دیے۔ خانقاہوں میں زندگی کی نئی لہر دوڑ گئی، رُوحانی تربیت اور ارشاد و ہدایت کے سوتے جو خشک ہو چلے تھے ایک بار پھر پوری قوت سے پھُوٹ نکلے اور پیاسی دھرتی کو سیراب کرنے لگے۔

جس طرح سر سید احمد خاں نے مسلمانوں کی دنیوی حالت کو سُدھارنے کی کوشش کی اور اُنھیں آبرومندانہ زندگی گزارنے کے وسائل مہیا کیے اور ان کی تعلیمی تحریک کی بدولت پچھلی صدی میں سینکڑوں بڑی شخصیات زندگی کے ہر میدان میں ممتاز نظر آنے لگیں، اسی طرح دینی فکر کے بقا، عقائد کے تحفظ، الحاد و زندقہ کی یورش سے حفاظت اور اسلامی تصوّف کے روحانی ورثے کو عام اور مؤثر بنانے میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ کا کارنامہ بے مثال ہے اور اُن کا فیضان ہمیشہ جاری رہے گا۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ۲۲ صفر ۱۲۳۳ھ مطابق یکم جنوری ۱۸۱۸ء کو پنجشنبہ کے دن اپنی ننہیال نانوتہ ضلع مظفر نگر میں پیدا ہوئے تھے۔[۱] آپ کی ددھیال

[۱] حضرت کی تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے۔ تذکرۃ الرشید میں ۱۲۳۰ھ درج ہے۔ مقبول جہانگیر صاحب کے ایک مضمون مطبوعہ اردو ڈائجسٹ (جنوری، فروری ۱۹۷۶ء) کی رُو سے ۱۲۳۳ھ صحیح تاریخ ہے (مقدمہ معارفِ امدادیہ ص ۱۹) ہم نے یہ تاریخ امداد المشتاق کی روایت سے قبول کی ہے۔ مگر اُس میں ۲۲ صفر کو روز دوشنبہ لکھا ہوا ہے۔ تقویم ہجری و عیسوی کی رُو سے ۲۲ صفر ۱۲۳۳ھ کو جمعرات کا دن تھا۔ مفتی عزیز الرحمٰن بجنوری نے حاجی صاحبؒ کا سالِ ولادت ۱۲۳۱ھ لکھا ہے (تذکرہ مشائخ دیوبند ص ۶۷) انھوں نے ۱۲۳۱ھ کو اس لئے اختیار کیا ہے کہ حضرت کا وصال ۱۲ / یا ۱۳ / جمادی الآخر ۱۳۱۷ھ کو ۸۴ سال تین ماہ اور بیس یوم کی عمر میں ہوا تھا۔ اس حساب سے ۱۲۳۱ھ درست ہوتا ہے۔ لیکن اُن سے شاید کچھ سہو ہوا ہے اس حساب سے بھی ۱۲۳۳ھ ہی نکلتا ہے۔ میں امداد المشتاق کی روایت کو قدیم ترین ہونے کی بنا پر زیادہ صحیح سمجھتا ہوں۔ جس کی تائید آپ کے تاریخی نام سے بھی ہوتی ہے۔ حیاتِ امداد کے مؤلف انوار الحسن شیرکوٹی نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔

تھانہ بھون (ضلع مظفر نگر) میں تھی۔ آپ کے والد ماجد کا اسم مبارک حافظ محمد امین تھا۔ شجرۂ نسب اِس طرح ہے:

شجرۂ نسب حافظ محمد امین بن حضرت حافظ شیخ بڈھا بن حضرت حافظ شیخ بلاقی بن حضرت شیخ عبداللہ بن حضرت شیخ محمد بن حضرت شیخ عبدالکریم بن حضرت شیخ عبدالرحیم بن حضرت شیخ سراج الدین بن حضرت قاضی چندن بن حضرت قاضی محمد موسیٰ بن حضرت قاضی محمد نصر اللہ خاں[1] بن حضرت قاضی محمد یعقوب خاں بن حضرت شیخ نظام الدین بن حضرت شیخ شہاب الدین معروف بہ فرخ شاہ (کابلی)[2]

آپ کا تاریخی نام ظفر احمد ہے جس سے ۱۲۳۳ھ برآمد ہوتے ہیں۔ والد ماجد نے آپ کا نام امداد حسین رکھا تھا۔ لیکن حضرت شاہ محمد اسحٰق محدث دہلوی (نواسہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی) کے ایماء پر آپ نے امداد اللہ نام اختیار کیا کیونکہ امداد حسین میں "بوئے شرک" آتی تھی۔

نسبی اعتبار سے آپ شیخ فاروقی ہیں۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر اجودھنی علیہ الرحمۃ اور حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی فاروقی کا سلسلۂ نسب بھی اوپر جا کر اسی شجرے میں مِل جاتا ہے[3]

شجرۂ خاندان آپ کے خاندان کا شجرہ اس طرح ہے:

حافظ محمد امینؒ

۱ ذوالفقار علی
۲ فدا حسین
۳ امداد اللہ
۴ بہادر علی
۵ بی بی وزیر النساء

آپ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی حسینی تھا اور وہ نانوتہ (سہارنپور) کے شیخ علی محمد صدیقی کی دختر

---

[1] یہ خان خطابی ہے۔ [2] امداد المشتاق ص ۴ شمائم امدادیہ ص ۶
[3] اِس نسب نامے کی تفصیلات اور بعض جزوی امور پر بحث کے لئے حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی کی کتاب "مقاماتِ خیر" دیکھی جائے۔

نیک اختر تھیں۔ ان کا انتقال ۱۲۴۰ھ (۱۸۲۴ء) میں ہوا جب حضرت حاجی صاحب کی عمر صرف سات سال کی تھی۔ اُنھیں حضرت سے ایسی محبت تھی کہ انتقال کے وقت یہ وصیت فرما گئیں کہ میرے بعد میرے بیٹے کو کوئی ہاتھ نہ لگائے اور تعلیم وغیرہ کے لئے بھی اسے تادیب نہ کی جائے۔ اسی لئے آپ کے ددھیال اور ننھیال والوں نے بچپن ہی سے آپ کو بڑے لاڈ میں رکھا اور تعلیم و تربیت کے لئے بھی سختی نہیں کی۔ مگر آپ ازل سے سعید تھے۔ مَنْ سَعِدَ سَعِدَ فِی بَطْنِ اُمِّہٖ۔

بالائے سرش ز ہوشمندی   می تافت ستارۂ بلندی

بچپن میں بھی کبھی لہو و لعب اور لغویات کی طرف مائل نہ ہوئے۔ البتہ تعلیم کی طرف سے گونہ غفلت رہی۔

تعلیم آپ نے ابتدا میں عربی و فارسی کی تعلیم اپنے وطن ہی میں حاصل کی اور خاندانی روایت کے مطابق سب سے پہلے قرآن شریف حفظ کیا۔ ۱۲۵۸ھ میں درسی کتابوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ مگر تعلیم ادھوری رہ گئی۔ شاید اس لئے کہ خدا کو آپ کی ذات میں "علم لدنی" کا جمال دکھانا تھا۔

خود حاجی صاحب اپنی تعلیم کے بارے میں فرماتے تھے کہ "بھائی ہم نے ایک باب اور دیباچہ گلستاں کا اور ایک باب بوستاں کا اور کچھ مفید نامہ اور کچھ دستور المبتدی اور چند ورق زلیخا کے پڑھے تھے اور حصن حصین مولوی قلندر سے پڑھی۔ بعد میں شوق درود وظائف کا ہوا۔"

مثنوی مولانا روم سے آپ کو ہمیشہ خاص شغف[1] رہا۔ اور یہ آپ کے

---

[1] مکتوب ۱۶ میں تحریر فرماتے ہیں۔ "مجھ کو مثنوی شریف سے محبت ہے" یہ آپ کا روحانی تصرف اور اسی محبت کا ثمرہ تھا کہ مثنوی مولوی کا مترجم و محشی ایڈیشن ایسی خوبی اور دیدہ زیبی کے ساتھ شائع ہوا کہ اس سے بہتر کوئی ایڈیشن آج تک نہیں چھپا ہے حالانکہ طباعت کے وقت آپ مکہ معظمہ میں تشریف رکھتے تھے اور کتاب چھاپنے کے وسائل مطلق نہ تھے، لیکن اسی زمانے میں مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کو لکھا کہ "اگر آں عزیز بھی تحشیہ اور اسکی صحت میں شریک ہوں بہت مناسب معلوم ہوتا ہے امید ہے کہ آں عزیز کے شریک ہونے کی صورت میں مثنوی بہت اچھی طبع ہوگی اس سے فراغ کے بعد بہتر ہے کہ گوشۂ عافیت اختیار کریں اور علم ظاہری و باطنی کی تعلیم و تلقین میں مشغول ہوں۔ خدا تعالیٰ تمام امور میں حامی و مددگار ہے حوائج ضروری سے ہرگز تنگی نہ ہوگی" (مکتوب ۱۶ بنام محمد قاسم نانوتویؒ)

سلسلۂ چشتیہ صابریہ کے اکابر کا روحانی فیض تھا کیونکہ اس سلسلۂ عالیہ کے سب بزرگوں نے اور خصوصاً حضرت شاہ محب اللہ الٰہ آبادی کے بعد کے سلسلے کے تمام اکابر نے مثنوی مولانا روم کو اپنا وظیفہ بنائے رکھا تھا۔ مثنوی کے خصوصی تعلق کا دوسرا سبب یہ ہوا کہ آپ نے مثنوی کا درس شاہ عبدالرزاق[1] سے اور انھوں نے مولوی ابوالحسن کاندھلوی سے لیا تھا جن کے والد ماجد مفتی الٰہی بخش نشاط نے عالمِ رؤیا میں مولانا روم سے مثنوی پڑھی تھی اور ان کے حکم سے مثنوی کا دفتر ہفتم لکھ کر مولانا روم کے ادھورے کام کی تکمیل کی تھی۔ حاجی صاحبؒ مدت العمر طلبہ اور مسترشدین کو مثنوی رومی کا درس دیتے رہے اور اس کی شرح میں وہ وہ نکتے بیان فرماتے تھے جو ایک صاحبِ حال کی زبان ہی سے نکل سکتے ہیں۔ آپ نے مثنوی مولانا روم کا ایک نہایت دیدہ زیب ایڈیشن ترجمہ اور حواشی کے ساتھ مطبع نامی کانپور سے شائع کرایا اور حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے بھی اپنی شرح کلیدِ مثنوی میں جا بجا آپ کے بیان کیے ہوئے مطالب درج کر دیے ہیں

اس کے علاوہ آپ نے مولانا رحمت علی تھانوی سے شیخ عبدالحق دہلوی کی تکمیل الایمان کی قرأت اخذ کی۔ امام ابوحنیفہؒ کی فقہ اکبر آپ نے مولانا عبدالرحیم نانوتوی سے پڑھی تھی۔ یہ بھی مفتی الٰہی بخش مرحوم کے تلامذہ میں سے تھے۔ مفتی صاحب کو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے تلمذ کا شرف حاصل تھا۔

بس کتابی علم تو حضرت کا اتنا ہی تھا مگر قرآنی آیات، احادیث، مثنوی روم کے اشعار اور وحدت الوجود کے دقیق مسائل کی تشریح میں ایسے چٹکلے بیان فرماتے تھے کہ بڑے بڑے عالموں کو حیرت ہوتی تھی۔ ایک بار حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے سامنے کسی نے کہہ دیا کہ "حاجی صاحب عالم تو نہیں تھے" مولانا نانوتویؒ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور فرمانے لگے۔ "عالم کیا ہوتا ہے، وہ تو عالم گر تھے" مولانا نانوتوی یہ بھی فرماتے تھے کہ کوئی حاجی صاحب کا مرید

[1] ربیع الاول ۱۲۹۲ھ میں کاندھلہ میں انتقال فرمایا۔ نور محمدی ۱۱۱۔

کسی کمال سے ہوا کوئی کسی سے۔ میں تو اُن کے علم کو دیکھ کر مُرید ہوا ہوں۔"

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحؒ کے علم و فضل و کمال سے کون واقف نہیں۔ حاجی صاحب کا نام سُن کر ہی اُن پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ ایک بار کسی نے پوچھا کہ آخر حاجی صاحبؒ کے پاس کیا ہے جو لوگ علماء کے پاس نہیں جاتے اور اُن کی خدمت میں جاتے ہیں۔ مولانا تھانوی نے کہا کہ "ہمارے پاس الفاظ ہیں اور وہاں معانی ہیں!"

بیعت حضرت حاجی صاحبؒ نے ابتدا میں شاہ نصیر الدین دہلوی سے سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کی تھی۔ شیخ نصیر الدین دہلوی حضرت شاہ محمد آفاق مجددیؒ[۱] کے خلیفہ و مُرید اور مولانا شاہ محمد اسحاق مہاجر دہلوی کے شاگرد و داماد تھے۔ ان سے کچھ اذکار طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کے اخذ کیے۔ امداد المشتاق کی روایت ہے کہ "خرقہ و اجازت سے مشرف ہوئے" لیکن یہ استفادہ زیادہ مدت تک نہیں رہا۔ اسی زمانے میں آپ نے خواب دیکھا کہ حضور سرور عالم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک میں حاضر ہیں مگر اتنا رعب طاری ہے کہ قدم آگے نہیں بڑھتا۔ اچانک آپ کے جد امجد حافظ محمد بلاقی رحؒ تشریف لائے اور انھوں نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک میں دے دیا۔ اُس وقت ہادیِ اعظم مُرشدِ اتم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا ہاتھ میاں جیو نور محمد جھنجھانوی رحؒ کے ہاتھ سے مِلا دیا۔ آپ نے اس خواب سے پہلے کبھی میاں جیؒ کو دیکھا نہیں تھا، بیدار ہو کر بہت سرگرداں رہے کہ یہ کون بزرگ تھے جن سے بیعت کرنے کی

---

[۱] یہ شاہ ضیاء اللہ نقشبندی سے اجازت رکھتے تھے۔ ۱۲۵۱ھ (۱۸۳۵ء) میں انتقال ہوا۔ حضرت شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی بھی حضرت شاہ محمد آفاق دہلویؒ کے خلیفہ تھے۔ شاہ نصیر الدین دہلوی، شاہ رفیع الدین (مترجم قرآن) کے نواسے اور شاہ محمد اسحٰق کے داماد تھے۔ الفرقان (مئی ۱۹۷۹ء) میں جناب نور الحسن راشد کاندھلوی نے حضرت حاجی صاحب کا ایک غیر مطبوعہ خط شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں غلطی سے حاجی صاحب کا مرشد اول شاہ غلام سادات چشتی رحؒ کے صاحبزادے شاہ نصیر الدین دہلوی کو ظاہر کیا گیا ہے حالانکہ یہ دوسرے بزرگ ہیں اور حاجی صاحب کی ولادت سے پہلے ہی ان کا انتقال ہو چکا تھا۔ شاہ صابر بخش رحؒ جن کی درگاہ دریا گنج دہلی میں ہے اُن کے صاحبزادے تھے۔

ہدایت رسالت مآبؐ (روحی فداہ) نے فرمائی ہے ۔ یہ عالم کئی سال تک رہا۔ ایک دن مولانا محمد قلندر محدث جلال آبادی جن سے حاجی صاحبؒ نے حصن حصین کا درس بھی لیا تھا، خود ہی فرمانے لگے "تم پریشان کیوں ہوتے ہو، یہاں سے قریب ہی قصبہ لوہاری میں میاں جی نور محمد موجود ہیں اُن سے تمہارا مقصود حاصل ہوگا۔" آپ نے سواری کے انتظام کا بھی انتظار نہیں کیا اور سخت گرمی کے موسم میں تھانہ بھون سے قصبہ لوہاری پہنچ گئے۔ پیادہ روی کی زیادہ عادت نہیں تھی پیروں میں آبلے پڑ گئے۔ لوہاری مظفر نگر کے ضلع میں ایک چھوٹی سی بستی ہے۔ اس کی ایک مسجد میں میاں جی نور محمدؒ نماز پڑھاتے تھے اور خالی اوقات میں بچوں کو درس دیا کرتے تھے۔ دیکھنے میں بالکل سادہ اور قصباتی وضع کے انسان مگر اپنے وقت کے بہت بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ نے حضرت سید احمد شہید رائے بریلوی سے بیعتِ جہاد کی تھی اور سلسلۂ چشتیہ میں حضرت سید عبدالرحیم ولایتی فاطمی شہید قدس اللہ سرہ العزیز سے خلافت واجازت رکھتے تھے۔

حضرت سیّد عبدالرحیم فاطمیؒ حضرت سیّد عبدالرحیم ولایتی علاقہ روہ افغانستان کے رہنے والے تھے اور ان کے ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا کہ انھوں نے ایک بار خواب میں حضور اکرم ہادیِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص کے ہاتھ میں اُن کا ہاتھ دے دیا۔ اس خواب سے حضرت سیّد عبدالرحیمؒ ولایتی نے یہ تعبیر لی کہ مجھے ان بزرگ سے بیعت کا حکم ہوا ہے۔ چنانچہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اس مُرشد کی تلاش میں نکل پڑے۔ اس سفر میں ایک اور ساتھی اخوند جان محمد بھی آپ کے شریک ہو گئے۔

افغانستان سے نکل کر سرحد کی خانقاہوں کو دیکھا، وہاں سے پنجاب آئے پھر سہانپور، انبالہ، ساڈھورہ، مظفر نگر وغیرہ کے روحانی مراکز کو دیکھتے ہوئے امروہہ (ضلع مرادآباد) پہنچے۔ یہاں حضرت شہسوار میدان آزادی بندگی شاہ عبدالہادی چشتی متوکل امروہوی قدس اللہ سرہٗ کی خانقاہ محلہ قریشیان میں واقع تھی اور اُس وقت چشتی نسبت کا سب سے بڑا مرکزِ فیض بنی ہوئی تھی۔

حضرت[1] شاہ عبدالہادی چشتی (متوفی ۱۴ رمضان ۱۱۹۰ھ) کا تو انتقال ہوچکا تھا۔ ان کے سجادہ نشین اور پوتے حضرت قیوم زمانی شاہ عبدالباری چشتی (متوفی ۱۱ شعبان ۱۲۲۶ھ) صدر حیات میں تھے۔ اُن سے ملاقات ہوئی تو وہ عصر کی نماز پڑھا کر خانقاہ کی مسجد سے برآمد ہو رہے تھے۔ حضرت شاہ عبدالرحیم فاطمیؒ نے جیسے ہی آپ کے رُوئے مبارک پر نگاہ ڈالی اپنے خواب کی تعبیر کو مجسم دیکھ لیا اور سفر کی تکان بھول گئے۔

حضرت شاہ عبدالباری چشتیؒ طریقۂ نقشبندیہ مجددیہ میں حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں (متوفی ۱۱۹۵ھ) سے خلافت رکھتے تھے اور ان کی طرح بہت نفیس طبع بزرگ تھے۔ گندمی رنگ، بھرا ہوا پُرنور چہرہ، مُسکراتے ہوئے لب جن سے پانوں کی سُرخی جھلکتی تھی، بہت نازک تن زیب کا سفید کُرتا سفید لٹھے کا پاجامہ، عطر میں لباس بسا ہوا، کندھے پر چار خانے کا رومال پڑا ہوا۔ رہن سہن میں بھی بہت سلیقہ اور نفاست جھلکتی تھی۔ یہ کیفیت دیکھ کر اخوند جان محمد کے دل میں خطرہ پیدا ہوا کہ "یہ تو درویش سے زیادہ کوئی رئیس آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ عطر و پان کا بھی ذوق رکھتے ہیں"۔

دونوں مہمان تین دن تک خانقاہ میں رہے۔ خانقاہ سے بالکل متصل مسجد تھی۔ (جو آج بھی موجود ہے) پانچوں وقت حضرت شاہ عبدالباریؒ نماز پڑھانے مسجد میں تشریف لاتے تھے لیکن ابھی تک دونوں مسافروں کی طرف کوئی خصوصی توجہ نہیں کی تھی۔ تیسرے دن آپ بعد نماز ظہر مثنوی مولانا روم کا مطالعہ کر رہے تھے اس وقت کسی خادم

---

[1] حضرت شاہ عبدالہادی چشتی کے حالات و ملفوظات پر مشتمل کتاب مفتاح الخزائن فارسی کے اپنے زمانے کے مشہور انشار پرداز سید نثار علی بخاری بریلوی نے ۱۲۲۷ھ میں مرتب کی تھی۔ انھیں حضرت شاہ عبدالہادیؒ سے خلافت و اجازت بھی حاصل تھی۔ اُن کے منشآت کا ایک مجموعہ "انشائے دلکشا" کے نام سے کئی بار مطبع نولکشور سے شائع ہوا ہے۔ مفتاح الخزائن کا صرف ایک قلمی نسخہ جو راقم الحروف کے استاد و پیر و مرشد حضرت شاہ سلیمان احمد چشتی سجادہ نشین حضرت شاہ عبدالہادی قدس اللہ سرہا کے کتب خانے میں تھا اور اب میرے پاس محفوظ ہے، اسے اُردو ترجمہ و حواشی کے ساتھ اشاعت کے لئے تیار کر لیا گیا ہے۔ ان شاء اللہ جلد ہی اس کی اشاعت کا بھی انتظام کیا جائے گا۔ واللہ ولی التوفیق۔

سے فرمایا کہ "جاؤ اخوند جی سے کہہ دو تمہارا حصہ حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ (متوفی ۱۲۴۰ھ/۱۸۲۴ء) کے ہاں ہے اور سید عبدالرحیم فاطمی کو میرے پاس بُلالاؤ"۔ پھر نمازِ عصر کے بعد حضرت سیّد عبدالرحیم کو ساتھ لے کر اپنے جدّ امجد حضرت شاہ عبدالہادی چشتی علیہ الرحمۃ کی درگاہ میں تشریف لے گئے' وہاں بیعت فرمایا۔

اخوند جان محمد[۱] موضع حمید علاقہ چھچھ ضلع ہزارہ (صوبہ سرحد، پاکستان) کے رہنے والے تھے۔ ان کا خاندان لورزئی یا اسمان خیل کہلاتا ہے لیکن دوسری روایت یہ ہے کہ علوی سیّد تھے ان کے والد کا نام خان بہادر تھا۔ اخون جان محمد کے فرزند شاہ عبدالعلیم قادری تھے جو بھوپال میں مدفون ہیں اور نصراللہ خاں خویشگی خورجوی کے پیرو مرشد ہیں[۲]۔ مؤخرالذکر نے اپنی کتاب بیاضِ دلکشا میں لکھا ہے کہ یہ ہدایت لے کر اخون جان محمد امروہہ سے رُخصت ہوئے اور قلعہ غوث گڑھ پہنچ کر نواب ضابطہ خاں (فرزند نواب نجیب الدولہ) کے ملازم ہوئے۔ جب مرہٹوں نے ضابطہ خاں کو شکست دے کر قلعۂ غوث گڑھ کو تاخت وتاراج کیا تو اخوند صاحب وہاں سے نکل کر لوہاری ضلع مظفر نگر میں آگئے۔ یہاں نورنگ خاں نامی ایک افغان رہتا تھا اس کو فقراء سے بہت عقیدت تھی اور وہ صاحبِ حیثیت

---

[۱] اخون جان محمد نے ۹۶ سال کی عمر پاکر ۱۲۵۳ھ (۱۸۳۷ء) میں انتقال فرمایا اور لوہاری ہی میں دفن ہوئے دوبرس کے بعد ۱۲۵۵ھ (۱۸۳۹ء) میں اُن کی اہلیہ نے ساٹھ سال کی عمر میں رحلت کی۔ دونوں کی قبریں مسجد عیسیٰ شاہ کے متصل بیری کے درخت کے نیچے گوشۂ جنوب شرق میں واقع ہیں۔ (درفرید/۳۴)

[۲] شاہ عبدالعلیم نے ۱۳ محرم ۱۲۶۶ھ کو سفرِ حج میں انتقال فرمایا اور بھوپال میں دفن ہوئے۔ اُن کے فرزند نصراللہ خاں خویشگی خورجوی متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ انھوں نے حیدرآباد دکن کی ایک بسوط تاریخ بھی لکھی تھی اور ان کا ایک تذکرہ شعرائے اردو ہمیشہ بہار کے نام سے انجمن ترقی اردو پاکستان نے شائع کیا ہے۔ انھوں نے اپنے پیرومرشد کے حالات میں ایک رسالہ بیاضِ دلکشا کے نام سے فارسی میں لکھا تھا اس کا اردو ترجمہ مع اضافات مولوی فرید احمد غازیپوری (خلیفہ نصراللہ خاں خورجوی) نے درفرید کے نام سے کیا یہ رسالہ مطبع دارالعلوم میرٹھ سے ۱۳۱۸ھ میں حافظ عبدالکریم صاحب (رئیس لال کرتی میرٹھ) نے شائع کرایا تھا۔ نصراللہ خاں کا ایک "رسالہ تصوف" مطلّا اور خوش خط ۱۲۸۶ھ کا لکھا ہوا کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن میں بھی موجود ہے۔ (نمبر تصوف ۱۵۱۶)

رئیس تھا اس نے ایک مکان اخوند صاحب کو رہنے کے لئے نذر کیا۔ اس طرح آپ لوہاری میں سکونت پذیر ہو گئے۔

حضرت شاہ عبدالرحیم فاطمی نے زندگی بھر کے لئے اپنے مرشد حضرت شاہ عبدالباری چشتیؒ کے قدم پکڑ لئے تھے وہ امروہہ میں ہی مقیم رہے مگر اپنے پرانے ساتھی اخون جان محمد صاحب سے ملاقات کے لئے کبھی کبھی لوہاری جایا کرتے تھے۔ ساڈھورہ، انبالہ، مظفر نگر وغیرہ کی طرف اُن کے مُریدوں کی بھی خاصی تعداد تھی۔ یہی سبب ہوا کہ حضرت میاں جی نور محمد جھنجھانویؒ نے آپ سے بیعت فرمائی۔

اخون جان محمد نے لوہاری میں سکونت اختیار کرنے کے بعد نکاح کیا۔ آپ کی اہلیہ بی بی مُراد، فتح پور ہسوہ یا مئو فرخ آباد کی رہنے والی تھیں۔ اُن کے بطن سے ایک[1] دختر اور ایک فرزند پیدا ہوا۔ بیٹے کا نام اللہ داد رکھا گیا۔ بعد کو حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے ایک مُرید شیخ خلیل الرحمٰن نے (جو خانقاہ کے منتظم بھی تھے) آپ کا نام بدل کر عبدالعلیم رکھ دیا تھا۔ یہ بھی ایک کرامت تھی کیونکہ کئی سال بعد اللہ داد خاں نامی افغان کے ہاتھوں شیخ خلیل الرحمٰن شہید ہوئے تھے۔ انھوں نے یہ نہیں چاہا کہ میرے دوست کا نام میرے قاتل کے نام سے مشابہ ہو۔ یہ شیخ عبدالعلیم قادری دہلی میں تحصیلِ علم کرتے رہے چونکہ لوہاری وطن تھا ماں، باپ اور بہن وہیں مقیم تھے اس لئے لوہاری آنا جانا رہتا تھا۔ یہاں میاں جی نور محمد جھنجھانوی سے دوستی ہو گئی تھی۔ ایک بار لوہاری میں یہ مشہور ہوا کہ قصبہ جلال آباد (ضلع مظفر نگر) میں جو لوہاری سے تین کوس کے فاصلے پر ہے ایک بڑی قوی تاثیر والے بزرگ آئے ہوئے ہیں، جس کی طرف دیکھ لیتے ہیں وہ بے خود ہو جاتا ہے، کوئی اُن کی توجہ کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ شیخ عبدالعلیم قادری نے میاں جی نور محمد سے صلاح کی کہ اِن بزرگ کی زیارت کے لیے جانا چاہیئے۔ چنانچہ ایک دن مغرب کی نماز پڑھ کر دونوں روانہ ہوئے

[1] دختر کا نام بی بی ننھی تھا انھوں نے پچاس سال کی عمر پا کر ۲۶ رمضان ۱۲۵۶ھ کو لوہاری ضلع مظفر نگر میں انتقال کیا۔

اورعشاء سے پہلے جلال آباد پہنچ گئے۔ یہاں پیر احسان علی شاہ اپنا حلقہ بنائے ہوئے بیٹھے تھے، یہ سلسلہ آبادانیہ قادریہ میں بیعت واجازت رکھتے تھے اور پاک پٹن کے رہنے والے تھے، اُن کے مرشد کا نام شاہ آبادانی سیالکوٹی تھا۔ نواب امجد علی خاںؒ لکھنوی اور رحم علی شاہ انبالویؒ اُن کے پیر بھائی تھے۔ انھوں نے توجہ ڈالی تومیاں جی نور محمدؒ مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگے۔ پھر دونوں حضرات اکثر جلال آباد جایا کرتے اور اُن کے حلقے میں بیٹھ کر توجہ لیتے تھے میاں جی نور محمد جھنجھانویؒ نے ان سے بیعت بھی کرلی تھی۔ احسان علی شاہ کا مزار انبالہ میں ہے۔ اُن کا انتقال اسی سال ہوا تھا جب حضرت سید احمد شہیدؒ کا قافلہ سہارنپور پہنچا ہے۔ اس قافلہ میں شاہ عبدالعلیم قادریؒ اور شاہ عبدالرحیم فاطمیؒ بھی شامل تھے۔

میاں جی نور محمد جھنجھانویؒ نے احسان علی شاہؒ سے بیعت توکرلی تھی مگر اجازت وخلافت نہیں ملی تھی اور اس کا سبب غالباً یہ تھا کہ وہ شاہ عبدالعلیم کے ساتھ لکھنؤ چلے گئے تھے، جنھیں احسان علی شاہ نے اس لئے بھیجا تھا کہ وہاں نواب امجد علی خاں کی صحبت سے فیض حاصل کریں اسی دوران احسان علی شاہؒ صاحب کا انتقال ہوگیا تھا[۱] لیکن شاہ عبدالعلیم قادری نے ان سے بیعت کرکے خلافت حاصل کی تھی[۲]

بہرحال میاں جیو نور محمد جھنجھانویؒ نے سلسلۂ چشتیہ صابریہ میں حضرت سید عبدالرحیم فاطمی ولایتی شہید علیہ الرحمۃ والرضوان سے بیعت کی اور خرقۂ اجازت وخلافت حاصل کیا۔

حضرت شاہ عبدالباری چشتی امروہوی قدس اللہ سرہٗ العزیز کا انتقال ۱۱ رشعبان ۱۲۲۶ھ

---

[۱] نواب سید امجد علی خاں لکھنوی نے اپنی تالیف نورالقلوب میں شاہ آبادانی سیالکوٹی کے حالات لکھے تھے اور حافظ احسان علی شاہ آبادانی پاک پٹنی ثم انبالوی کے حالات میں نصر اللہ خاں خویشگی نے کتاب بیاض دلکشا مرتب کی تھی اسی کو اردو میں ترجمہ کرکے اضافہ وترمیم کے ساتھ درفرید کے نام سے چھاپا گیا۔ نصر اللہ خاں، بجنور میں ڈپٹی کلکٹر بھی رہے تھے، اور اس زمانے میں ان سے سرسید احمد خاں نے بھی استفادہ کیا تھا۔ میاں جی نور محمد جھنجھانوی کے بھتیجے میاں عبدالعزیز جھنجھانوی نے نصر اللہ خاں خویشگی سے سلوک کی تکمیل کی تھی۔ [۲] شجرۂ طریقت یوں ہے: عبدالعلیم عن احسان علی شاہ عن آبادانی سیالکوٹی عن میر محمد زکریا عن میر محمد سندھی عن شاہ محمد قریشی لاہوری عن شاہ محمد خاں لودھی عن پیر محمد خاں لودھی عن شیخ آدم بنوری عن شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رضوان اللہ علیہم۔

مطابق ۳۰ر اگست ۱۸۱۸ء کو ہوا اور اُن کے فرزندِ اکبر حضرت شاہ رحمٰن بخش سجادہ نشین ہوئے۔ اُن کی عمر اس وقت تقریباً بیس سال تھی اور سلوک کی تکمیل نہیں ہوئی تھی۔ حضرت شاہ عبدالباری رح کے ایک اور مُرید و مجاز حضرت میران شیخ حاتم علیؒ تھے جو دہلی میں برسوں حضرت شاہ فخرالدین محب النبی نظامی دہلوی کی خانقاہ میں رہ کر علومِ باطنی کی تحصیل کر چکے تھے۔ یہاں سے طلبِ مزید آپ کو حضرت شاہ عبدالباری کی خدمت میں لائی اور پھر سدا کے لئے اسی در کے ہو گئے حتّٰی کہ انتقال کے بعد بھی اپنے ہادی و مرشد کے قدموں میں ابدی آسودگی کے مزے لے رہے ہیں۔ حضرت شاہ عبدالباری نے اپنے فرزند کو ان کے سپرد کیا تھا تاکہ وہ منازلِ سلوک کی تکمیل کرادیں۔ اس وقت تک حضرت سید عبدالرحیم ولایتی بھی خانقاہ میں موجود تھے۔ جب حضرت سید احمد شہید رائے بریلوی نے علمِ جہاد بلند کیا تو ہندوستان بھر کی خانقاہوں کو مراسلہ بھیجا تھا کہ وہ جہاد میں شرکت کریں۔ حضرت شاہ رحمٰن بخش کی خانقاہ میں بھی یہ مراسلہ آیا۔ انھیں جہاد کی بڑی تمنا تھی، اسی لئے شہسواری اور شمشیر زنی بھی سیکھی تھی۔ کسرت بھی کیا کرتے تھے۔ انھوں نے جہاد پر جانے کی تیاری شروع کر دی لیکن مُریدوں اور متوسّلوں نے درخواست کی کہ خانقاہ کی طرف سے مجاہدین کا ایک قافلہ بھیج دیا جائے اور آپ خود نہ جائیں ورنہ خانقاہ سُونی ہو جائے گی اور تعلیم و ہدایت کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا۔ چنانچہ انھوں نے سید عبدالرحیم فاطمیؒ کو خانقاہ کی طرف سے قافلۂ مجاہدین میں شرکت کرنے کے لئے نامزد کیا۔ پانچ سو روپے کی ایک تھیلی، دوسرا بہت سا سامان اور اجناس اور مجاہدوں کا ایک مختصر سا قافلہ لے کر حضرت عبدالرحیم ولایتیؒ روانہ ہوئے اور سہارنپور پہنچ کر سید احمد بریلویؒ کے قافلہ میں شامل ہو گئے۔ یہ ۱۸۲۸ء کے آخر یا ۱۸۲۹ء کے آغاز کا واقعہ ہے۔ وہاں سے یہ قافلہ طویل سفر طے کرتا ہوا سرحدی علاقے میں پہنچا جس کی مکمل تفصیلات مولانا غلام رسول مہر کی کتاب سیرت سیّد احمد شہید اور سرگذشت مجاہدین وغیرہ میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

آخر کار بالاکوٹ علاقہ پنجتار کے معرکے میں ۲۴ ذی قعدہ ۱۲۴۶ھ مطابق ۶ مئی ۱۸۳۱ء کو جہاد کرتے ہوئے حضرت سیّد احمد بریلوی رح کے ساتھ ہی شہید ہوگئے۔ اب اُن کے مزار کا پتا بھی نہیں مِلتا مگر اُن کا روحانی فیض آج تک عرب و عجم میں جاری ہے اور:

بعد از وفات تربتِ ما در زمین مجوی
در سینہ ہائے مردم عارف مزارِ ماست

کی کھُلی تفسیر ہے۔

یہ تفصیلات[1] یہاں اِس لئے لکھی گئی ہیں کہ تذکرۃ الرشید کی بعض روایات نے اور امیر الروایات جیسی کتابوں میں مذکور بعض قصّوں نے حقیقت کو بالکل مسخ کر دیا ہے۔ جو حضرات اس روحانی سلسلے سے وابستہ ہیں انھوں نے بھی مولوی امیر شاہ خاں کی کہانیوں کو آنکھ بند کرکے تسلیم کرلیا اور صحیح حالات کے جاننے کی ذرا کوشش نہیں کی، حالانکہ حضرت شاہ عبد الباری کی خانقاہ بھی برسوں موجود رہی اور ان کی اولاد میں ایسے بزرگ سجّادہ نشین ہوتے رہے جو واقعات کی تصدیق کرسکتے تھے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعض فروعی مسائل میں مسلک کا اختلاف انھیں اپنے پیروں کی خانقاہ میں جانے سے بھی روکتا رہا، ورنہ امروہہ، دیوبند یا تھانہ بھون یا گنگوہ سے کچھ ایسا دُور نہ تھا، دُور بھی ہوتا تو

بُعدِ منزل نبود در سفرِ روحانی

اُس وقت اگر یہ ربط قائم ہوگیا ہوتا تو امیر الروایات کی کتنی ہی کہانیوں کا تار و پود بکھر جاتا۔ حضرت شاہ عبد الباری چشتی علیہ الرحمۃ کی خانقاہ میں اعلیٰ درجے کا منتخب ذخیرۂ کتب بھی موجود تھا

---

[1] یہاں بہت سی تفصیلات ترک کردی ہیں ایک تو اس لئے کہ "مرقوماتِ امدادیہ" کی اشاعتِ جدید کا پروگرام اچانک ہی بن گیا اور اسے بہت مختصر وقت میں اشاعت کے لئے تیار کیا گیا ہے جب کہ پیش نظر دوسرے ضروری کام موجود تھے۔ دوسرے یہ کہ ان تفصیلات کو زیادہ وضاحت کے ساتھ "مفتاح الخزائن" کے مقدمہ میں پیش کیا جائے گا۔

اور آج سے ۲۰-۲۵ سال پہلے تک ایسے بزرگ بھی موجود تھے جو بہت سی قیمتی معلومات فراہم کر سکتے تھے۔ اب وہ شیرازہ بکھر چکا ہے اور وہ خانقاہ بے بام و در پڑی ہے۔ نہ مکان رہا نہ مکین رہے۔ ہمیشہ رہے نام اللہ کا۔

جیسا کہ ہم نے پہلے لکھا ہے میاں جی نور محمد جھنجھانوی ؒ نے ابتدا میں پیر احسان علی شاہ سے بیعت کی تھی۔ اُس کے بعد حضرت عبد الرحیم ولایتی سے طریقہ چشتیہ صابریہ میں بیعت کی اور خلافت و اجازت حاصل کی پھر حضرت سید احمد شہید بریلوی سے بیعتِ جہاد کی۔ غالباً اس سے پہلے بیعتِ طریقت بھی کی تھی۔ لیکن میاں جی نے پھر اُن کے خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی ؒ نے اپنے سب متوسلین کو طریقہ چشتیہ ہی میں بیعت فرمایا ہے اور اُسی کے اذکار و اشغال تعلیم کیے ہیں۔

امیر الروایات ہی میں یہ بھی ہے کہ میاں جی نور محمد جھنجھانوی ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں حاصل کرنے کے بعد دہلی آئے تھے اور مدرسہ رحیمیہ میں داخل ہو کر حضرت شاہ عبد القادر دہلوی سے پڑھا تھا۔ امیر شاہ خاں مرحوم کہتے ہیں کہ "میرے اُستاد میاں جی محمدی صاحب فرماتے تھے کہ میں نے مولانا شاہ اسحٰق صاحب سے کافیہ شروع کیا اور سید صاحب جب تشریف لائے تو انھوں نے شاہ اسحٰق صاحب سے میزان شروع کی تھی اور اتنی جلدی ترقی کی کہ نصف سے آگے مجھے کافیہ میں پکڑ لیا۔ اور کافیہ ہی پڑھتے ہوئے انھوں نے مشکوٰۃ بھی شاہ صاحب سے شروع کر دی اور کوئی کتاب مولوی اسمٰعیل صاحب شہید ؒ سے بھی پڑھتے تھے۔"

شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی ؒ نے نقشِ حیات میں لکھا ہے کہ میاں جی نور محمد جھنجھانوی ؒ ۱۸۰۶ء میں دہلی میں حضرت شاہ عبد العزیز صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کی خدمت میں تحصیلِ علوم اور سلوک کی غرض سے حاضر ہوئے۔ مقصد معلوم کرنے کے بعد حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا: آپ کے خاندان میں تو منصب ولایت موروثی ہے امید ہے کہ آپ بھی اپنے آبا و اجداد کی طرح منزل مقصود پر فائز ہوں گے۔ آپ کو حضرت

شاہ صاحب نے اپنے چھوٹے بھائی حضرت شاہ عبدالقادر صاحب کے سپرد کردیا۔ انھوں نے روحانی تعلیمات اور تلقینات کے ساتھ قرآن پاک کا ترجمہ اور حدیث و تفسیر وغیرہ پڑھائی۔ ۱۸۰۸ء میں جبکہ آپ کی عمر ۲۲ سال کی تھی حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ سے بیعت ہوئے چونکہ حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ کی صحبت مؤثرہ اور تلقینات سے مادہ وصول الی اللہ پوری طرح تیار ہو گیا تھا چنانچہ چند ہی روز میں شاہ عبدالعزیز صاحب کی حسنِ توجہ اور اپنی خداداد قابلیت کی بنا پر کمال کو پہنچ گئے۔ شاہ صاحب نے خلعتِ خلافت سے سرفراز فرمایا۔ اسی سال وطن مالوف واپس ہو گئے۔[۱] اس سے ظاہر ہے کہ میاں جی نور محمد جھنجھانویؒ (ولادت ۱۲۰۱ھ مطابق ۱۷۸۶ء) بائیس سال کی عمر میں ۱۸۰۸ء میں ہی حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی سے بیعت کر کے خلافت لے چکے تھے۔ لیکن بیاضِ دلکشا کے حوالے سے جو روایت ہم نے نقل کی ہے اس سے ظاہر ہے کہ جس سال حضرت سید احمد شہیدؒ کا قافلہ لکھنؤ سے سہارن پور آیا ہے اس سے چند سال قبل ہی میاں جی نور محمد جھنجھانوی نے شیخ عبدالعلیم قادری کے ساتھ پیر احسان علی شاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی تھی۔[۲] انھوں نے میاں جی کو تو بیعت کر لیا تھا لیکن شیخ عبدالعلیم قادری کو جو تقریباً بیس[۲] سال تک حضرت شاہ غلام علی دہلوی کی صحبت سے مستفید ہو چکے تھے، یہ کہہ کر بیعت نہیں کیا کہ تمہارا قلب "تختۂ زیرِ مشق" کی طرح ہے، میرے لائق نہیں ہے یا تو میں تمام سابقہ نقشوں کو مٹا دوں یا اُنھیں اپنے قاعدے کے موافق درست کروں اور یہ دونوں کام دِقّت طلب ہیں۔" لیکن شاہ عبدالعلیم پھر بھی ان کی خدمت میں حاضر ہو کر کسبِ فیض کرتے رہے اور جو کچھ وہ اشغال بتاتے تھے انھیں بجا لاتے رہے۔ بالآخر اُن سے بیعت ہو کر خلافت و اجازت حاصل کی۔ یہ واقعہ ۱۸۰۸ء سے بہت بعد کا ہے۔ اگر میاں جی نے حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ یا حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی کی خدمت میں رہ کر منازلِ سلوک کی تکمیل کر لی

---

[۱] نقشِ حیات جلد ۲ ص ۱۹۔ مشائخِ دیوبند ص ۲۵، ۲۶ [۲] در فرید ۱۳۔

تھی تو ظاہر ہے کہ انھیں پیر احسان علی شاہ سے بیعت ہونے اور اشغال سیکھنے کی کیا ضرورت تھی ؟

پیر احسان علی شاہ جلال آباد سے سہارن پور منتقل ہو گئے اور وہاں تین سال تک رہے۔ پیر شیخ عبدالعلیم قادری لکھنؤ چلے گئے تھے اور جب سید صاحب کے قافلے کے ساتھ سہارن پور آئے تو معلوم ہوا کہ انبالہ میں پیر احسان علی شاہ کا انتقال ہو گیا تھا۔

اس سے ظاہر ہے کہ میاں جی نور محمد جھنجھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو طلبِ صادق کشاں کشاں لیے لیے پھرتی تھی اور آخر انھیں اپنا مقصود حضرت سیّد عبدالرحیم فاطمی شہید سے حاصل ہو گیا۔ حضرت حاجی عبدالرحیم کی شخصیت اور ان کے رُوحانی کمالات معمولی درجے کے نہیں تھے۔ انھوں نے جس جذبے کے ساتھ راہِ حق میں جہاد کیا اور حضرت سیّد صاحب کے ساتھ اپنی جان نچھاور کر دی خود یہی بات ان کے فضل و کمال کی بہت بڑی نشانی ہے حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "مومن خاں مومن دہلوی مجھ سے فرماتے تھے کہ ایک بار چند حضرات شاہ عبدالعزیز صاحب سے حدیث پڑھ رہے تھے، تذکرہ اکابر کا آگیا۔ ہم لوگوں نے عرض کیا اب بھی کوئی ایسا ہے ؟ شاہ صاحب نے فرمایا کہ پرسوں ہمارے پاس فلاں حُلیہ کا ایک شخص مسئلہ دریافت کرنے آئے گا وہ مردِ کامل ہے" اور پھر وقتِ موعودہ پر دیکھا کہ حضرت عبدالرحیم ولایتی چلے آرہے ہیں۔

حضرت شیخ محمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک بار شاہ محمد اسحٰق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حاجی عبدالرحیم ولایتی رحمۃ اللہ علیہ پر توجہ ڈالی اور کچھ دیر کے بعد آنکھیں کھول کر فرمایا:

"اللہ اکبر تمھاری نسبت میں بڑی فراخی ہے اور تم کو کچھ احتیاجِ اکتساب باقی نہیں رہی"[۱] یہ کون سی نسبت تھی جس میں اتنی فراخی حضرت شاہ محمد اسحٰق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے معائنہ کی تھی ؟

---

[۱] رسالہ نور محمدی اہم . بحوالہ مشائخ دیوبند ۲۸۔

مفتی عزیز الرحمٰن بجنوری مؤلف تذکرہ مشائخ دیوبند نے یہ ساری روایات لکھنے کے بعد لکھا ہے: "بہر حال حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب ولایتی اس زمانے میں کاملین میں سے تھے۔ اِن ہی سے حضرت میاں جیو صاحبؒ بیعت ہوئے اور خرقۂ خلافت ملا۔"[۱]

لیکن پھر حاشیے پر جو وضاحت کی ہے اُس میں ایک تو یہ غلطی موجود ہے کہ "آپ امروہہ میں شاہ عبدالہادی صاحب کی خدمت میں بیعت کی غرض سے حاضر ہوئے انھوں نے فرمایا بابا کسی اور کو تلاش کرو" حالانکہ حاجی عبدالرحیم صاحبؒ، حضرت شاہ عبدالہادی کے پوتے حضرت شاہ عبدالباریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ اپنے ہی سلسلے کے بزرگوں کے بارے میں معلومات کا ناقص ہونا افسوس کی بات ہے۔ آگے لکھتے ہیں: "حضرت شاہ عبدالرحیم صاحبؒ پہلے ہی سے صاحبِ نسبت تھے۔ سہارن پور واپس ہوئے تو شیخ کا انتقال ہو گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد سہارن پور میں حضرت سید صاحبؒ تشریف لائے تو اُن سے بیعت ہوئے۔ بیعت کے بعد حضرت سید صاحبؒ نے اُن کو اپنا خلیفہ اور مجاز بھی بنا دیا۔ اس طرح حضراتِ دیوبند نقشبندی بھی ہیں۔ اور ان کا سلسلہ خاندانِ ولی اللٰہی کے ذریعے حضرت مجدد صاحبؒ سے جا ملتا ہے۔"[۲]

در فرید میں بیاضِ دلکشا کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت شاہ عبدالرحیم ولایتی اور اخون جان محمد ایک ساتھ ہی تلاشِ مُرشد میں نکلے تھے۔ جب حضرت شاہ عبدالباریؒ نے اخون صاحب کو بیعت نہیں کیا اور انھیں حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ کی خانقاہ میں جانے کا مشورہ دیا تو انھوں نے امروہہ سے غوث گڑھ جا کر نواب ضابطہ خاں کی ملازمت اختیار[۳]

---

۱ و ۲ مشائخ دیوبند ۲۹۔ ۳ یہ بیان کہ اخون جان محمد نے قلعۂ غوث گڑھ میں نواب ضابطہ خاں کی ملازمت کر لی تھی ابھی مزید غور و تحقیق کا محتاج ہے۔ ضابطہ خاں کے خلاف مرہٹوں نے سکرتال کے میدان میں جنگ کی تھی (۱۱۸۵ھ/۱۷۷۱ء) غوث گڑھ کا قلعہ فتح کر لیا تھا اور ضابطہ خاں کے زن و فرزند اسیر کر لئے تھے۔ پھر نواب شجاع الدولہ کی سفارش پر ان کو رہائی ملی تھی۔ اس وقت خانقاہ مجددیہ میں حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رونق افروز تھے۔ ان کے انتقال (۱۱۹۵ھ/۱۷۸۱ء) کے بعد ہی حضرت شاہ غلام علی دہلوی مسند آرائے ارشاد ہوئے ہیں۔ حضرت شاہ عبدالباری نے اخون جی کو شاہ غلام علی کی خانقاہ میں جانے کی ہدایت کی تو یہ ۱۱۹۵ھ کے بعد کا ہی قصہ ہو سکتا ہے اور یہ وہ زمانہ ہے جب ضابطہ خاں کا بیٹا غلام قادر خاں روہیلہ غوث گڑھ موجود تھا میرا اندازہ یہ ہے کہ اخون جان محمد ۱۲۰۱ھ کے آس پاس کسی سال میں غلام قادر خاں روہیلہ کے ملازم ہوئے ہوں گے۔

کرلی۔ اُس وقت اخون جی لوہاری جاکر بس گئے اور پھر آپ نے وہیں نکاح کیا اور دہلی میں حضرت شاہ غلام علی صاحبؒ سے طریقۂ قادریہ میں بیعت ہوئے۔ ان سب تفصیلات سے ظاہر ہے کہ یہ دونوں بزرگ ۱۲۰۱ھ کے بعد ام و ہہ میں حضرت شاہ عبدالباریؒ کی خدمت میں پہنچے ہوں گے۔ اُن کا وصال ۱۲۲۶ھ (۱۸۱۱ء) میں ہوا ہے۔ اس حساب سے وہ بیعت کرنے کے بعد کئی سال تک پیر و مرشد کی خدمت میں رہے اور ان کے انتقال کے ۱۶ سال بعد تک بھی خانقاہ میں موجود تھے اور یہاں سے نامزد ہو کر جہاد میں گئے تھے۔ اگر انھوں نے سہارنپور جاکر سید احمد شہیدؒ سے بیعتِ طریقت کر کے خلافت و اجازت حاصل کی تھی تو وہاں سے وہ براہِ راست بالاکوٹ علاقہ پنجتار کے لئے روانہ ہو چکے تھے جہاں بالآخر مرتبۂ شہادت پر فائز ہوئے اور اس مدت میں کسی کو بیعت کر کے خلافت سے مشرف کرنے کا سوال ہی نہیں تھا جبکہ افضل ترین عبادات یعنی جہاد کا مرحلہ سامنے تھا جس کے آگے اوراد و اشغال باطنی سب ہیچ ہیں۔ پھر یہ کہ میاں جی نور محمد جھنجھانویؒ حضرت سید احمدؒ صاحب کے ہم عمر تھے۔ دونوں ایک ہی سنہ میں پیدا ہوئے تھے۔ میاں جی نے سید صاحبؒ سے بیعتِ جہاد بھی کی تھی۔ اس سے پہلے وہ ان سے بیعتِ طریقت کر چکے تھے۔

خلاصۂ کلام یہ کہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے چشتی صابری نسبت اور اعمال و اشغال اپنے پیر و مُرشد میاں جی نور محمد جھنجھانویؒ سے اور انھوں نے اپنے مرشد حاجی عبدالرحیم ولایتی شہید سے اور انھوں نے مصدر فیض جاری حضرت خواجہ عبدالباری چشتیؒ سے حاصل کیے تھے۔ حضرت حاجی صاحبؒ کے انفاسِ مبارک سے سلسلہ چشتیہ کو حیاتِ تازہ مل گئی اور جس طرح مولانا خالد کردی[1] نے طریقۂ نقشبندیہ کو ممالکِ عربیہ

---

[1] مولانا خالد کردی کا تکیہ بغداد میں جانب شرقی میں ہے اسے پہلے مسجدِ احسائی کہا جاتا تھا چونکہ شیخ محمد بن احمد الاحسائی الحنفی (متوفی ۱۰۸۳ھ/ ۱۶۷۲ء) نے اسے تعمیر کرایا تھا جن کی قبر پر آج بھی تکیہ موجود ہے۔ شیخ خالد (متوفی ۱۲۴۲ھ/ ۱۸۲۶ء) نے یہاں قیام فرمایا تو یہ جگہ ان کے نام سے موسوم ہو گئی اور حاکمِ بغداد نے اس کی اصلاح و مرمت کرادی پھر اس تکیہ کو نجیب پاشا نے آباد کیا اور یہ آج تک صحیح سالم موجود ہے۔ حلیۃ البشر ۱/ ۵۸۰۔ الروض الازہر ۳۔ البغدادیون ۲۳۳۔ المورد المجلد ۷، العدد ۱ (۱۹۷۸ء)

میں شائع گیا۔ اسی طرح حاجی صاحب کے دم قدم سے چشتی نسبت کے چراغ کا نور اقصائے عالم میں پھیل گیا۔ اب یہ سلسلہ ایک ایسا لطیف مرکب ہے جس میں حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولویؒ، حضرت شاہ عبدالقدوس گنگوہیؒ حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ، حضرت شاہ محب اللہ الہ آبادیؒ، حضرت سید احمد شہید رائے بریلویؒ جیسے بزرگوں نے رنگ بھر کر بوقلموں بنا دیا ہے۔ اس میں علم بھی ہے عرفان بھی ہے، سوز و گداز بھی ہے، جذبۂ جہاد بھی، اتباعِ سنّتِ سنیّہ بھی ہے اور وجد و شوق کی متاعِ گراں مایہ بھی۔ خود حضرت حاجی صاحبؒ کی شخصیت میں یہ سب عناصر بڑے دلآویز تناسب کے ساتھ جمع ہوئے ہیں۔ چنانچہ ۱۸۵۷ء میں جب ہندستانی مسلمان غیر ملکی حکومت کے خلاف جہاد کے لئے صف آرا ہوئے اور اس جذبہ کی لہریں شاملی اور تھانہ بھون تک پہنچیں تو وہاں حضرت حافظ ضامن شہیدؒ، مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ مجاہدین کی ایک جماعت لے کر انگریزوں کے خلاف میدان میں آگئے۔ ان مجاہدوں کے سپہ سالار حضرت حاجی صاحب ہی تھے جنھوں نے کبھی بندوق نہیں چلائی تھی اور اس جہاد میں جب پہلا فیر کیا تو آپ پر بے ہوشی سی طاری ہوگئی تھی مگر جس دینی حمیّت اور ملی غیرت کے ساتھ میدان میں آئے تھے اس نے پائے ثبات میں لغزش نہیں آنے دی۔

جب انگریزوں نے اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ بحال کرلیا اور دار و گیر شروع ہوئی تو حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ نے مکہ معظمہ کو ہجرت فرمائی (۱۲۷۶ھ) مولانا رشید احمد گنگوہی گرفتار ہوگئے تھے۔ حاجی صاحبؒ اور مولانا محمد قاسم نانوتوی روپوش رہے۔ حاجی صاحبؒ نے اسی طرح رُوپوش رہ کر تھانہ بھون سے کراچی بندر تک کا سفر کیا۔ وہاں سے جہاز میں روانہ ہو کر مکہ معظمہ پہنچے۔

۱۲۷۵ھ میں حضرت حاجی صاحب ہندوستان میں اپنے زمانہ رُوپوشی میں انبالہ، تگری، پنجلاسہ، گمتھلا، لاڈوہ وغیرہ علاقوں میں رہے۔ مولانا محمد قاسم صاحب اس زمانے

میں کئی بار اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایک بار مولانا رشید احمد گنگوہی بھی
پنجلاسہ جا کر ملاقات کر آئے تھے۔ تینوں حضرات کے وارنٹ جاری ہو چکے تھے اور یہ اعلان
ہو چکا تھا کہ گرفتار کرانے والے کو انعام دیا جائے گا، اس لئے حاجی صاحب پنجلاسہ میں
اپنے ایک مخلص مرید اور صاحبِ ثروت راؤ عبداللہ خاں کے گھر پر اصطبل کی ایک تنگ
و تاریک کوٹھری میں چھپے ہوئے تھے۔ ایک دن آپ نے اسی کوٹھری میں وضو کیا اور راؤ
عبداللہ خاں اور دوسرے مخلصین سے فرمایا۔ آپ لوگ جائیں میں نفل پڑھ لوں۔ یہ کہہ کر
مصلیٰ بچھایا اور چاشت کی نماز شروع کر دی۔ جیسے ہی راؤ عبداللہ خاں باہر نکلے دیکھا کہ
پولس کی دوش انگریز افسر کی قیادت میں سیدھی اصطبل کی طرف آ رہی ہے۔ کسی باغی کو
پناہ دینا اور اس کی اعانت کرنا بھی اتنا ہی بڑا جرم تھا جتنا بغاوت کرنا۔ راؤ عبداللہ خاں
اپنے علاقے کے رئیس اور ذی وجاہت آدمی تھے۔ پولس اور انگریز افسر کو دیکھتے ہی گھر
کی بربادی، جائیداد کی ضبطی، ہتھکڑی اور پھانسی کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ مگر
سب سے زیادہ تکلیف دہ بات یہ تھی کہ ان کے ہادی و مرشد ان کے گھر سے گرفتار ہوں گے۔
پل بھر میں انگریز افسر اُن کے سامنے کھڑا تھا اور ہنس ہنس کر کہہ رہا تھا کہ ہمیں یہ اطلاع
ملی تھی کہ آپ کے پاس ایک بہت اعلیٰ نسل کا گھوڑا ہے، اُسے دیکھنے کے اشتیاق
میں ناوقت ہی چلا آیا، اور اس نے اصطبل کی طرف قدم بڑھا دیے۔ جاسوس نے
اپنے پرچے میں وہ کوٹھری تک متعین کر دی تھی جس میں حاجی صاحب رح روپوش تھے۔
سیدھا اُس کوٹھری تک پہنچا اور اُس کے پٹ یہ کہتے ہوئے کھول دیے: "راؤ صاحب
اس میں کیا ہے؟" ان کے پیروں تلے کی زمین نکل چکی تھی مگر اپنی گھبراہٹ کو چھپائے ہوئے
تھے اور سمٹے سنبھلے اس کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ کہنے لگے اس میں گھوڑوں کا چارہ
بھرا رہتا ہے۔ کوٹھری میں سامنے ہی ایک چوکی بچھی ہوئی تھی اس پر مصلیٰ پڑا تھا نیچے
لوٹا رکھا تھا اور تازہ وضو کا پانی زمین پر پھیلا ہوا تھا۔ مگر حاجی صاحب کا کہیں پتا نہیں

تھا۔ پولس افسر دل ہی دل میں مخبر کے غلط خبر دینے پر کڑھ رہا تھا اور راؤ صاحب کی حالت اچانک سنبھل گئی تھی۔ انگریز نے پوچھا کہ خاں صاحب یہاں لوٹا اور پانی کیسا ہے ؟ انھوں نے کہا یہاں ہم مسلمان نماز پڑھتے ہیں اور وضو کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے آنے سے دس منٹ پہلے اسی کی تیاری تھی۔ افسر نے ہنس کر کہا کہ آپ لوگوں کی نماز کے لئے مسجد ہے یا اصطبل کی کوٹھری ؟ انھوں نے برجستہ جواب دیا کہ مسجد فرض نمازوں کے لئے ہے اور نفل نمازیں ایسی جگہ پڑھی جاتی ہیں جہاں کوئی دیکھ نہ سکے۔ انگریز نے لاجواب ہو کر کوٹھری کے کواڑ بند کر دیے اور یہ کہتا ہوا چلا گیا خاں صاحب معاف کرنا آپ کو ہماری وجہ سے بہت تکلیف اٹھانی پڑی اور ہمیں پھر بھی کوئی گھوڑا پسند نہ آیا۔ دوش کے واپس جانے کے کچھ دیر کے بعد راؤ صاحب نے جاکر کوٹھری کھولی تو دیکھا کہ حاجی صاحبؒ سلام پھیر کر مصلے پر مطمئن بیٹھے ہیں۔ [1]

مکہ معظمہ پہنچ کر ابتدا میں آپ کو بہت تکلیف اٹھانا پڑی۔ کئی کئی وقت کے فاقے ہو جاتے تھے۔ [2] اوّل چند سال جبل صفا پر اسمٰعیل کی رباط کے ایک حجرے میں معتکف رہے۔ اکثر اوقات عبادت میں گذرتے تھے۔ کبھی کبھی وہاں کے بعض علماء و شیوخ کے ساتھ مجالست ہوتی تھی جن میں یحییٰ پاشا داغستانی، شیخ فانیسی شاذلی، شیخ ابراہیم رشیدی اور شیخ احمد دحلان مکی حضرت حاجی صاحبؒ کا بہت احترام فرماتے تھے۔ [3]

نکاح

حضرت حاجی صاحبؒ نے پچاس سال عالم تجرد میں بسر کیے، پھر غیبی اشارہ ہوا کہ نکاح سنت موکدہ ہے، اس سنت کو بھی ترک نہ کرنا چاہیے۔ بعض مریدین بھی اصرار کرتے تھے تاکہ حضرت کو اپنے مشاغل اور عبادات میں راحت نصیب ہو سکے۔ کلکتہ کی ایک خاتون بی بی نورن زوجہ سید حیدر علی مہاجر بنارسی نے ۲۱۔ رمضان ۱۲۸۲ھ (۷، رفروری ۱۸۶۶ء) کو اپنی نواسی حضرت بی بی خدیجہ بنت حاجی شفاعت خاں

[1] تذکرۃ الرشید ج ۱ ص ۷۶، امداد المشتاق ص ۳۰، [2] شمائم امدادیہ ص ۱۸۔ [3] ایضاً ص ۱۸۔

رام پوری سے جن کے ماں باپ دونوں کا انتقال ہو چکا تھا، ساٹھ ریال فرانسیسی (ایک سو بیس روپے ہندستانی) مہر کے عوض آپ کا نکاح کر دیا۔ لیکن زوجۂ اولیٰ سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ اور ان کا انتقال ہو گیا تو دوسرا نکاح فرمایا۔ تیسرا نکاح آخر عمر میں فرمایا تھا کیونکہ ضعیفی کے باعث اُٹھنے بیٹھنے میں کسی سہارے کی ضرورت تھی اور آپ یہ نہیں چاہتے تھے کہ کوئی غیر محرم خاتون آپ کو ہاتھ لگائے اس لئے مصلحتہً نکاح فرمایا تھا۔ آپ کے صلبی اولاد کوئی نہیں ہوئی مگر معنوی اولاد سے آج بھی شرق و غربِ عالم معمُور ہے۔

مکان

۱۲۹۴ھ (۱۸۷۷ء) میں بعض مخلص مُریدوں نے محلہ حارۃ الباب میں ایک مکان خرید کیا اور اسے بطور خود تعمیر کر کے حضرت کی نذر کر دیا۔[۱] آپ اس مکان میں تشریف لے آئے اور آخر تک اسی میں رہے۔ اب حرمِ نبوی کی توسیع جدید میں وہ مکان صحنِ حرم میں آگیا ہے۔

خلفاء

حضرت حاجی صاحبؒ کے مُریدین و خلفاء کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے۔ آپ کے خلفاء ہندستان کے علاوہ مصر، ترکی، عراق اور شام میں بھی سلسلۂ چشتیہ صابریہ کی اشاعت کرتے تھے۔ ہندستان میں صرف ایک مولانا اشرف علی تھانویؒ ہی کی خانقاہ ایسی تھی کہ اس کی نظیر نہ قدیم زمانے میں ملتی ہے اور نہ آئندہ امید ہے کہ ایسا جامع حیثیات کوئی بزرگ اِتنے بڑے پیمانے پر خلق اللہ کے ارشاد و ہدایت کی ذمّہ داری سنبھال سکے گا۔

مولانا تھانویؒ کے علاوہ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ (وفات ۱۳۲۳ھ)، مولانا محمد قاسم نانوتویؒ (وفات ۱۲۹۷ھ)، مولانا عبد الرحمٰن کاندھلوی، مولانا محمد حسن پانی پتی، مولانا محمد یعقوب نانوتوی، مولوی محمد یوسف تھانوی (فرزند حضرت حافظ ضامن شہیدؒ)، حکیم ضیاء الدین[۲] انصاری

---

[۱] شمائم امدادیہ ۱۹۔ [۲] حکیم ضیاء الدین انصاریؒ نے حاجی عبد الرحیم ولایتیؒ سے بھی استفادہ کیا تھا لیکن بیعت میاں جی نور محمدؒ کے خلیفہ حافظ محمد ضامن شہیدؒ سے ہوئے تھے مگر امداد المشتاق ص ۲۵ پر ان کا نام بھی حضرت حاجی صاحب کے خلفاء کی صف میں ملتا ہے ممکن ہے ان سے بھی اجازت حاصل ہوئی ہو۔

(رام پور منہیاران)، مولانا عبدالسمیع بیدل (رام پور منہیاران)، مولانا فیض الحسن سہارن پوری (اُستاد مولانا شبلی نعمانی)، نواب محی الدین خاں مرادآبادی، مولوی محی الدین خاں میسوری، مولوی احمد حسن ٹڈسکوی، صوفی محمد حسین الہٰ آبادی، مولوی نور محمد، مولوی محمد شفیع نورنگ آبادی، مولوی عنایت اللہ مالوی، مولوی صفات احمد غازی پوری، حاجی محمد افضل ولایتی، مولانا سید عبدالحی (ناظم ندوۃ العلماء)، حاجی سید فدا حسین محی الدین نگری، مولانا محمود حسن دیوبندی، مولانا حسین احمد مدنی، مولانا محب الدین، عبداللہ انصاری انبیٹھوی، مولانا کرامت اللہ خاں دہلوی، مولانا احمد حسن محدث امروہوی، مولانا احمد حسن کانپوری، حضرت شاہ سلیمان پھلواری، مولوی انوار اللہ فضیلت جنگ جیسے علماء، مشائخ، صوفیا اور دوسری ممتاز شخصیتیں بھی حاجی صاحبؒ سے فیض یافتہ تھیں۔

ایک بار آپ نے فرمایا کہ جس درویش کی طرف بہ نسبت طالبانِ دین کے طالبانِ دنیا کا ہجوم زیادہ ہو معلوم ہوتا ہے کہ خود اس میں ابھی شعبہ دنیا کا موجود ہے اس لئے ایسے لوگوں کا اس کی طرف زیادہ میلان ہے۔ الجنس الی الجنس یمیل۔ پھر ارشاد فرمایا کہ بھائی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے ہمارے یہاں تو زیادہ تعداد غرباء و مساکین اور صلحاء اور طالب علموں کی ہے، دنیا کے بڑے آدمی ہمارے یہاں کم ہیں۔

آپ فرماتے تھے کہ چشتی سلسلے میں آخر وقت میں جذب اور استغراق کی کیفیت بڑھ جاتی ہے[۱]۔ آپ پر بھی آخر عمر میں اسی نسبت کا غلبہ ہوا۔ وجد و شوق کے عالم میں کبھی کبھی اشعار پڑھنے لگتے تھے۔ توحید اور عشق کا غلبہ بہت قوی ہوگیا تھا۔

انتقال حضرت حاجی صاحبؒ نے ۸۴ سال تین ماہ ۲۰ یوم کی عمر پائی اور ۱۲ ریا ۱۳ر جمادی الثانی ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۸ر، ۱۹ر اکتوبر ۱۸۹۹ء کو بدھ کے دن صبح کے وقت محبوبِ حقیقی سے واصل ہوئے۔ آپ کو جنت المعلیٰ میں (جہاں حضرت خدیجہ

---

[۱] امداد المشتاق ۱۲۶

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار ہے) مولانا رحمت اللہ کیرانوی رح کے پہلو میں دفن کیا گیا۔
انتقال سے پہلے آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے جنازے کے ساتھ ذکرِ جہر کیا جائے۔
بعض حضرات کو اس میں تامل تھا۔ ناگاہ ایک عرب نے نعرہ بلند کیا "اُذکُرُوا اللہ"۔
اور سب نے باواز بلند ذکر کرنا شروع کر دیا۔[1]

ملفوظات[2] حضرت حاجی صاحب رح کے ملفوظات جمع کرنے کا زیادہ اہتمام نہیں ہوا ورنہ ہمارے ذخیرۂ ملفوظات میں ایسا اضافہ ہوتا کہ رہتی دنیا تک اہلِ ذوق اور صاحبانِ دل کے لئے آبِ حیات کا کام کرتا حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رح نے حضرت حاجی صاحب رح کے ملفوظات فراہم کر کے کمالاتِ امدادیہ کے نام سے سنہ ۱۳۲۱ھ (۱۹۰۳ء) میں مطبع انتظامی کانپور سے چھپوا دیئے تھے۔ یہ ساٹھ صفحوں کا رسالہ تھا جس میں تقریباً سوا سو ملفوظات ہیں۔ مولانا تھانوی رح ہی نے دوسرا رسالہ کراماتِ امدادیہ اس سے پہلے ترتیب دیا تھا اور یہ ۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء میں حضرت حاجی صاحب رح کی وفات کے معاً بعد چھپوایا تھا اس میں ۱۵ صفحات ہیں اور جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس میں ایسے واقعات اور رموز و نکات کا بیان ہے جنھیں حضرت حاجی صاحب رح کی بزرگی اور کرامت کہا جا سکتا ہے۔ مولانا تھانوی رح سے جو لوگ واقف ہیں وہ سمجھ سکتے ہیں کہ ان کے قلم سے کوئی بات مبالغہ آمیز یا خلافِ واقعہ نہیں نکل سکتی۔
ان دو مختصر رسالوں میں بھی جتنا مواد ہے وہ ہر طرح مستند اور لائقِ مطالعہ ہے۔ یہ دونوں رسالے بار بار چھپے ہیں اور آج بھی تلاش کرنے سے بازار میں مل جاتے ہیں۔
تیسرا مجموعہ شمائمِ امدادیہ ہے۔ یہ فارسی میں لفحاتِ مکیہ من مآثرِ امدادیہ کے نام سے فراہم ہوا تھا۔ اس کے اردو ترجمہ پر مولانا تھانوی نے نظرِ ثانی بھی فرمائی تھی۔ یہ

---

[1] امداد المشتاق: ۲۰۵ [2] یہاں حضرت حاجی صاحب رح سے متعلق بعض دوسری کتب سوانح و ملفوظات کا بیان قصداً چھوڑ دیا ہے اور خود حاجی صاحب کی تصانیف کا تذکرہ بھی نہیں کیا گیا ہے۔ ان کا مناسب تفصیل کے ساتھ تعارف مقدمہ امداد المشتاق میں پیش کروں گا۔ ان شاء اللہ۔

مجموعہ حضرت حاجی صاحبؒ کی زندگی ہی میں جمع ہو چکا تھا۔

مولانا تھانویؒ ہی نے حضرت حاجی صاحبؒ کے حالات و کمالات اور ملفوظات پر مشتمل ایک کتاب مولوی مشتاق احمد کیرانوی کی فرمائش پر امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق تالیف کی تھی۔ یہ مولوی محمد شبیر علی ایڈیٹر رسالہ النور (تھانہ بھون) کے زیر اہتمام آخر شوال ۱۳۴۳ھ (مئی ۱۹۲۵ء) اشرف المطابع تھانہ بھون سے چھپی تھی۔ اس کا متن ۲۰۶ صفحات پر آیا ہے۔[۱]

مکتوبات

امداد المشتاق کے ساتھ ہی المرقومات الامدادیہ شائع ہوئی تھی۔ یہ ص ۲۰۶ سے شروع ہوتی ہے اور اس میں کل ۶۱ خطوط شامل ہیں۔ یہ سب خطوط غیر مطبوعہ تھے اور انھیں مولانا وحید الدین رامپوری نے جمع کیا تھا۔ اِن خطوط کے مکتوب الیہم گیارہ ہیں جن میں مولانا محمد قاسم نانوتوی رح، مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ، حکیم ضیاء الدین رامپوری،[۲] مولوی رشید احمد گنگوہی اور حاجی عابد حسین صاحب جیسے صاحبانِ کمال اور حضرت حاجی صاحب کے ممتاز مسترشدین شامل ہیں۔ اُس زمانے میں ایک ہی لفافے میں کئی حضرات کے نام علیحدہ خط بھیجنا قانوناً ممنوع تھا اِس لئے بعض خطوط میں حاجی صاحبؒ نے دو یا تین حضرات کو خطاب فرمایا ہے۔

اِن میں سے بیشتر مکتوبات فارسی میں ہیں۔ بعض اُردو میں بھی لکھے گئے ہیں۔ فارسی مکتوبات کا اُردو ترجمہ خانقاہ تھانہ بھون میں رہ کر مولوی عبد الحی پروفیسر جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن نے کیا تھا۔ چونکہ بعض مسائل سلوک و تصوف اور نکات غریبہ بھی ان خطوط میں

---

[۱] الحمد للہ کہ اب امداد المشتاق بھی مقدمہ جدید اور ترتیب نو کے ساتھ فوٹو آفسیٹ کے ذریعہ مکتبہ برہان دہلی کی جانب سے شائع ہو رہی ہے اور اس کے بعد وہی ناظرین کی خدمت میں پیش ہوگی۔

[۲] یہ رام پور منہیاران (سہارن پور) کے باشندے اور حکیم ضیاء الدین انصاری کے قریبی عزیز ہیں۔

[۳] مولانا محمد قاسم نانوتوی کا تاریخی نام خورشید حسین ہے۔ اس مجموعہ میں جو بعض خطوط مولانا خورشید حسین کے نام ہیں دراصل مولانا نانوتوی ہی ان کے مکتوب الیہ ہیں۔

آئے ہیں اس لیئے مولانا اشرف علی تھانویؒ نے اُن پر اپنے توضیحی حواشی لکھ کر (شوال ۱۳۴۶ھ) اُن رموز و نکات کو سب کے لیے قابل فہم بنا دیا ہے۔ مکتوب الیھم کے مختصر حالات یا جن شخصیات اور واقعات کے حوالے ان خطوط میں ملتے ہیں ان کے بارے میں وضاحتیں جامع مکتوبات مولانا وحید الدین رامپوری کے صاحبزادے مولانا سعید الدین رامپوری نے تحریر فرمائے ہیں۔ اِس طرح یہ کتاب مرقوماتِ امدادیہ چار بزرگوں کی توجہ اور کوشش سے مرتب ہو کر چھپی ہے۔ یہ مجموعہ ۱۳۴۲ھ (۱۹۲۳ء) میں دریافت ہوا تھا۔ مگر یہ خطوط ۱۳۰۴ھ (۱۸۸۶ء) میں جمع کیے گئے تھے اور ان کا اردو ترجمہ محرم ۱۳۴۷ھ (جون ۱۹۲۸ء) میں ختم ہوا اور یہ کتاب شعبان ۱۳۴۷ھ (جنوری ۱۹۲۹ء) میں چھپ کر تیار ہوگئی۔ حضرت حاجی صاحبؒ کے شیدائیوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا اور جلد ہی یہ ایڈیشن ختم ہوگیا۔ پھر اس کے دوبارہ شائع ہونے کی نوبت نہیں آئی۔ اب یہ پورے پچاس سال کے بعد دوبارہ چھپ رہی ہے۔ الحمدللہ۔

کئی سال ہوئے مجھے مرقوماتِ امدادیہ کا حوالہ رسالہ دارالعلوم دیوبند کے ایک مضمون میں ملا تھا، میں نے اپنے محترم مولانا سید ازہر شاہ قیصر کی خدمت میں خط بھیج کر اس کی تفصیل طلب کی اور انھوں نے سید محبوب رضوی مرحوم سے اِس کی تفصیلات فراہم کر کے بھیج دیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ دارالعلوم دیوبند کے کتب خانے میں اس کا مطبوعہ نسخہ موجود ہے لیکن مشاغل اور علائق نے وہاں جا کر اسے دیکھنے کی مہلت نہیں دی۔ اِسی طرح کتاب امداد المشتاق بھی نا پید ہے۔ اور مجھے ایک مدت سے اسے دیکھنے کا اشتیاق تھا۔ بارے ایک تائیدِ غیبی نے کام کیا۔ میرے ایک نادیدہ مخلص جناب شعائر اللہ خاں نے رامپور سے اپنے خط میں اِس کتاب کی نشان دہی کی۔ میں نے انھیں لکھا کہ اگر وہ چند روز کے لئے یہ کتاب مجھے مستعار دے دیں تو میں اسے پڑھ کر واپس کر دوں گا۔ انھوں نے فوراً رجسٹری کر کے کتاب میرے پاس بھیج دی۔ میں اسے پڑھ کر اپنی

یادداشتیں تیار کرتا رہا۔ ایک دن مطالعہ کرتے ہوئے اچانک یہ القا ہوا کہ امداد المشتاق اور مرقوماتِ امدادیہ دونوں کو عکسی طباعت کے ذریعے دوبارہ شائع کرنا چاہیے۔ اسی وقت حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے اِس خواہش کا اظہار کیا۔ وہ ابتدا سے میرے حال پر لطف و عنایت کی نظر رکھتے ہیں، اور اس کتاب کا موضوع بھی ایسا تھا جس کے چھاپنے کے لیے ندوۃ المصنفین، یا مکتبہ برُہان موزوں ترین اشاعتی ادارے ہو سکتے تھے۔ اُنھوں نے فوراً آمادگی کا اظہار کیا اور کتاب پریس کو چلی گئی۔ میں نے بعجلتِ ممکنہ اس کی طبع جدید کے لیے چند صفحات کا مقدمہ لکھ دیا۔ اور اس طرح یہ گوہرِ نایاب عام اور ارزاں ہو گیا۔ اِس کے لیے مجھے جناب شعائر اللہ خاں رام پوری کا تہِ دل سے شکر گذار ہونا چاہیئے۔ لیکن انھوں نے یہ ایک ایسا نیک کام کیا ہے کہ شکریے سے زیادہ وہ دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت قطب العالم حاجی صاحبؒ کے انفاسِ مبارکہ کی حُرمت کے صدقے میں اُنھیں دین و دنیا کی سعادتوں سے بہرہ اندوز کرے۔

حضرت حاجی صاحبؒ کے خطوط پر مشتمل ایک مجموعہ مکتوباتِ امدادیہ بھی، مولانا تھانوی رحؒ نے مرتب کیا تھا۔ اس کے علاوہ رسالہ صد فوائد میں کچھ خطوط شامل تھے۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کے والد ماجد مولانا سید عبدالحی رائے بریلوی (ناظم ندوۃ العلماء) کے ماموں زاد بھائی مولوی سید ابوالقاسم ہسوی (متوفی ۱۹۱۱ء) بھی حضرت حاجی صاحبؒ سے خط و کتابت رکھتے تھے اور ان کے اجازت یافتہ بھی تھے۔ انھوں نے مکتوب المعارف کے نام سے ایک مجموعہ مرتب کیا تھا جس میں حضرت شاہ علم اللہ رائے بریلوی کے خاندان والوں کے نام خاندان ولی اللّٰہی کے خطوط جمع کیے گئے ہیں[۱]۔ اِن

---

[۱] اسی مرقع میں سے ۲۵ ذی قعدہ ۱۳۰۵ھ (۴ اگست ۱۸۸۸ء) کا لکھا ہوا ایک خط مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کی تالیف حیات عبدالحی (ندوۃ المصنفین ۱۹۷۰ء) کے صفحات ۹۱-۹۳ پر درج ہوا ہے۔ یہ مولانا سید عبدالحی رحؒ کے نام ہے۔

میں سے بعض خطوط عمِ محترم حضرت مولانا نسیم احمد فریدی امروہوی مدظلہ نے رسالہ الفرقان (لکھنؤ) میں بھی شائع کرائے تھے۔ حال ہی میں مولوی نور الحسن راشد کاندھلوی نے اسی مرقع سے چھ غیر مطبوعہ خطوط اخذ کر کے رسالہ الفرقان کی اپریل ۱۹۷۹ء کی اشاعت میں مفید حواشی کے ساتھ چھاپے ہیں۔ ایک خط انھیں خانقاہ صابریہ دریا گنج دہلی سے ملا تھا وہ مئی ۱۹۷۹ء کے الفرقان میں چھپا ہے۔ مولانا امداد صابری (ڈپٹی میئر دہلی) نے راقم الحروف کو بتایا کہ اُن کے والدِ مرحوم کے نام بھی حضرت حاجی صاحبؒ کے کچھ غیر مطبوعہ خطوط محفوظ ہیں۔

غرض مرقوماتِ امدادیہ کی اس اشاعتِ تازہ کے بعد بھی یہ ضرورت باقی رہتی ہے کہ کوئی اللہ کا بندہ مکتوبات، مرقومات، دوسرے متفرق[1] مطبوعہ اور غیر مطبوعہ خطوط از سرِ نو فراہم کرے، اُس پر مختصر اور جامع حواشی اسی طرح لکھے جیسے حضرت تھانویؒ نے قلمبند فرمائے ہیں اور جدید معیار کے ساتھ حاجی صاحب کے تمام مکتوبات کو مرتب کر کے محفوظ کر دیا جائے۔ وما ذٰلك على الله بعزیز۔

اب چند باتیں اِن مکتوبات کے مضامین اور مشمولات کے بارے میں عرض کرتا ہوں:

اِن خطوط کے گیارہ مکتوب الیہم ہیں جن میں دس حضرات حاجی صاحبؒ کے "یارانِ اعلیٰ" میں سے ہیں۔ گویا یہ مجموعہ صرف اس اعتبار سے ہی اہم نہیں ہے کہ ان خطوط کا لکھنے والا ایک قطبِ وقت، شیخ العلماء، اور مجدد طریقۂ چشتیہ ہے بلکہ اس لحاظ سے بھی تاریخی اہمیت رکھتے ہیں کہ ان کے مکتوب الیہم مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا محمد قاسم نانوتوی،

---

[1] مثلاً حاجی صاحب کا ایک طویل خط "مسئلہ وحدۃ الوجود اور اس کی تحقیق" کے موضوع پر شمائم امدادیہ حصہ اول کے آخر میں (ص ۳۱ تا ۳۹) چھپا تھا (کتاب خانہ شرف الرشید شاہ کوٹ پاکستان ۱۳۸۶ھ)

مولانا محمد یعقوب نانوتوی، حکیم ضیاء الدین انصاری، مولانا حافظ محمد یوسف تھانوی رح (فرزند حضرت حافظ ضامن شہید رح) اور حاجی عابد حسین جیسے شیوخِ وقت اور حاجی صاحب رح کے جلیل القدر مسترشدین ہیں۔

اکثر خطوط سے ان کا زمانۂ تحریر بقید تاریخ وسنہ دریافت نہیں ہوتا لیکن بعض خطوط پر تاریخ موجود ہے۔ مثلاً مکتوب ۱۰ ۱۲۸۰ھ (۱۸۶۳ء) کا اور مکتوب ۸ ۱۲۸۳ھ (۱۸۶۶ء) کا لکھا ہوا ہے۔ بعض خطوط اُن حاجیوں کے ہاتھ بھیجے گئے ہیں جو ہندستان کو حج کر کے واپس آتے تھے۔ حضرت حاجی صاحب رح کی فارسی کا ایک خاص انداز ہے اور بعض خطوط عجلت میں لکھے گئے ہیں۔ کبھی فارسی عبارت لکھتے لکھتے بعض مطالب اُردو میں بھی لکھتے ہیں۔ (مثلاً مکتوب ۱۰) خواتین یا کم پڑھے لکھے لوگوں کو اُردو میں خطاب فرمایا ہے۔ یہ اس زمانے کے خطوط ہیں جب حاجی صاحب رح کو ہجرت کیے ہوئے چھ سات سال ہو گئے تھے اور آپ اسمٰعیل سیٹھ کی رباط میں قیام رکھتے تھے۔ یہ فقر وفاقہ اور تنگی ترشی کا زمانہ تھا۔ وہاں گرانی بھی بہت زیادہ تھی۔ ایک خط میں لکھا ہے: "بعض مصلحتوں کے سبب یہاں کا حال نہیں لکھ سکتا۔ گرانی زیادہ ہے۔ غریب لوگ پریشان ہیں" (مکتوب ۱۵) اس کے باوجود حضرت نے کسی خط میں اپنی کسی تکلیف کا شکوہ نہیں کیا ہے یہ کمالِ استقامت اور مقامِ صبر وتسلیم پر فائز ہونے کی دلیل ہے۔ مکتوب نمبر ۱۰ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں مولوی رحمت اللہ کیرانوی استانبول گئے ہوئے تھے۔ اُنھیں سلطان عبدالحمید (ترکی) نے ردِّ نصاریٰ کے لیے طلب کیا تھا۔ وہاں جاتے ہوئے انھوں نے حاجی صاحب رح سے کہا تھا کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں سلطان کی خدمت میں باریابی کے وقت آپ کا تذکرہ کروں؟ حاجی صاحب کا توکّل اور استغنا اس مرتبے کا تھا کہ آپ نے فرمایا۔ اس سے کیا ہوگا؟ زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ وہ مجھے استانبول میں طلب کر لیں گے۔ بیت اللہ سے دُور ہونا اور قصرِ سلطانی سے قریب ہونا

مجھے منظور نہیں۔ البتہ روایات میں آیا ہے کہ سلطان عادل کی دُعا قبول ہوتی ہے۔ اور آپ اُن کی تعریف میں کہتے ہیں کہ وہ عادل ہیں تو یہ ہو سکتا ہے کہ آپ میرے لیے اُن سے دُعا کرا دیں۔ مگر ایک عظیم المرتبت شہنشاہ سے یہ کہنا کہ ایک فقیر بے نوا کے لیے دعا کر دے آدابِ شاہی کے خلاف ہے۔ اس لیے آپ اُن سے میرا سلام کہہ دیں وہ جواب میں "وعلیکم السلام" ضرور کہیں گے۔ بس یہی میرے حق میں دعا ہو جائیگی۔

بعض خطوط میں تصوف اور سلوک کے نکات و رموز بیان کیے ہیں۔ یہ حصہ خود حضرت حاجی صاحب کے روحانی تربیت کے طریقے اور تعلیم و تلقین کو سمجھنے کے لئے بہت مفید ہے[1]۔ مکتوب نمبر ۲۱ میں مولانا محمد قاسم کو شجرۂ بیعت دُرست کرا کے چھپوانے کے سلسلے میں ہدایات دی ہیں۔ اسی خط میں سہروردی سلسلے کے بزرگ شیخ عظمت اللہ کا نام لکھا ہے مگر دوسری جگہ (مکتوب ۱۸) میں شیخ عظیم اللہ درج ہوا ہے۔

حاجی صاحب کو ہندستانی مسلمانوں کی معاشرتی اصلاح اور اخلاقی و روحانی سرمائے کے تحفظ سے کتنی دلچسپی تھی اور کیسی دل سوزی کے ساتھ وہ یہاں کے حالات و کوائف پر نظر رکھتے تھے اس کا اندازہ بھی ان خطوط سے کیا جا سکتا ہے۔ مقامی اثرات کے تحت یہاں کے مسلمانوں نے بھی بیوہ کے نکاح کو بہت ہی شرمناک فعل سمجھ رکھا تھا اور اسے شرافتِ نسبی کی نشانی سمجھا جاتا تھا کہ بیوہ دوسرا نکاح نہ کرے۔ حضرت سید احمد دہلویؒ نے اس قبیح رسم کو توڑنے کے لیے پوری جد و جہد کی تھی اور اُن کی تحریک کی مخالفت جو سرحد کے مقامی لوگوں کی طرف سے ہوئی اس کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ سید صاحبؒ نے اسلامی حکومت قائم کرنے کے بعد نکاحِ بیوگان شروع کرا دیا تھا۔ لیکن یہ رسم ایسی جاگزیں ہو چکی تھی کہ ہندستانی مسلمانوں کا ذہن کسی طرح اسے قبول کرنے پر آمادہ نہیں تھا۔

---

[1] حضرت حاجی صاحبؒ کے مسلکِ طریقت اور رُوحانی اصلاح و تربیت کے موضوع پر زیادہ تفصیل کے ساتھ امداد المشتاق کے مقدمے میں لکھا جائے گا۔

حضرت حاجی صاحبؒ بیت اللہ شریف میں بیٹھ کر اس تحریک کی تائید فرما رہے ہیں۔ حکیم ضیاء الدین انصاریؒ نے اِس رسم بد کو توڑنے کے لیے ایک بیوہ خاتون سے عقد کر لیا جو رشتہ میں ان کی ممانی بھی ہوتی تھیں اس پر خود ان کے خاندان والے بھی سخت برہم تھے۔ مگر حاجی صاحب کو یہ اطلاع ملی تو بہت خوش ہوئے: "عزیزم محمد علی کے خط سے معلوم ہوا کہ عزیز نے بی حفیظا سے نکاح کیا ہے بہت خوش ہوا۔ الحمد للہ کفر کی رسم اور قیدِ بد ہمارے خاندان سے دُور ہوئی۔ خداوند تعالیٰ ہر دُو کو جزائے خیر دے۔" (مکتوب ۱۱)

حضرت مولانا محمد قاسم کی ایک ہمشیر بیوہ تھیں اور ان کی عمر بھی خاصی ہو چکی تھی، مگر مولانا نانوتویؒ نے محض اس رسمِ بد کو توڑنے کے لیے ان کا نکاحِ ثانی کرا دیا۔ اس پر بھی حاجی صاحبؒ کو بے حد خوشی ہوئی تھی۔ (مکتوب ۱۸)

مکتوب ۲۳ بھی ۱۲۸۳ھ کا لکھا ہوا ہے۔ کیونکہ اس سے ضیاء القلوب کا تالیف کرنا معلوم ہوتا ہے۔ اِس کتاب میں سلسلہ چشتیہ صابریہ قدوسیہ کے اوراد و اشغال اور مراقبے حاجی صاحبؒ نے "بہ اشارۂ غیبی"[1] جمع کیے تھے اور اس کی فرمائش حافظ محمد یوسف تھانوی نے کی تھی۔

اور یہ کتاب ۱۲۸۲ھ میں تالیف ہوئی ہے جیسا کہ اس کے تاریخی نام "مرغوب دل" سے ظاہر ہے۔ اسی زمانے میں حاجی صاحب نے مثنوی تحفۃ العشاق کو نظم کیا۔ اس کی فرمائش حضرت حافظ ضامن شہیدؒ نے کی تھی ان کی یاد میں حاجی صاحبؒ نے کئی اشعار مثنوی کے آغاز میں لکھے ہیں۔ مکتوب ۲۳ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مثنوی بیت اللہ شریف میں نظم کی گئی اور حاجی اسمٰعیل سہارن پوری کے ہاتھ اس کی نقل مولانا رشید احمد گنگوہی کے پاس بھیجی گئی تھی۔

مولانا محمد قاسم نانوتویؒ پر فنائیت کا غلبہ تھا اور وہ کسی کو داخلِ سلسلہ کرنے سے

---

[1] دیباچہ ضیاء القلوب۔ نیز مرقوماتِ امدادیہ مکتوب ۲۳۔

گریز کرتے تھے۔ حاجی صاحبؒ نے بار بار اُن کو لکھا ہے کہ کسرِ نفسی چھوڑیں اور جو طالب آئے خواہ وہ طالبِ صادق ہو یا کاذب اس کا ہاتھ پکڑیں اور اسے اللہ کا نام سکھائیں۔ اس سے منشا یہ تھا کہ اس کی کچھ نہ کچھ اصلاح تو ہو ہی جائے گی۔ ایک خط میں (مکتوب ۲۴) مولانا گنگوہی کو لکھا ہے:

"میں آں برادر کو اپنے علم میں عالی مرتبہ پاتا ہوں۔ خداوند تعالیٰ مبارک کرے اور ترقی دے امید کہ اس بدنصیب کو بھی دعائے خیر سے یاد رکھیں[۱] کہ کہ آں عزیز کو اپنی نجات کا وسیلہ جانتا ہوں۔ مولوی محمد قاسم کو فہمائش کریں کہ بیعت لینے اور تعلیم کرنے سے سلسلۂ مشائخ کے طریقے سے ہرگز انکار نہ کریں۔ احقر کو امید ہے کہ ان سے بہت فیض ہوگا۔ ان کی نسبت ان پر مکشوف نہیں ہوئی ہے ان کے طالبین پر ظاہر ہوگی جیسا کہ کوئی شخص اپنے چہرے کو نہیں دیکھ سکتا ہے جس وقت کہ آئینہ سامنے آتا ہے اس وقت اپنے چہرے کو دیکھتا ہے"

خط نمبر ۲۷ کے مضمون سے ظاہر ہے کہ یہ ذی الحجہ ۱۲۸۲ھ میں لکھا گیا ہے۔ کیوں کہ اس میں حضرت حاجی صاحبؒ نے اپنے نکاح کا ذکر کیا ہے، جو رمضان ۱۲۸۲ھ میں ہوا تھا۔ مکتوب ۹۴ حضرت مولانا محمد قاسم کی وفات (۴ جمادی الاول ۱۲۹۷ھ) کے بعد لکھا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ حاجی صاحبؒ کو مولانا نانوتوی سے کیسا گہرا تعلق تھا۔

"اس صدمۂ جاں کاہ نے اس جانِ حزیں سراسر غمگیں کی کمر توڑ دی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ بجز رضائے الٰہی کے کیا چارہ ۔۔۔۔ اب فقیر بھی پابرکاب ہے کچھ زندگی کا مزہ نہیں رہا"

مکتوب ۵۵ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ترکی نے جو بہت مال دار تھا حضرت کے

---

[۱] کیا ٹھکانا ہے اس عاجزی و فروتنی کا۔ اس زمانے کے مرشدوں کو اس آئینے میں اپنی صورت دیکھنی چاہیے۔

گھر کے سامنے اپنا مکان بنایا تھا اور وہ آپ سے عداوت رکھتا تھا بہت ایذائیں پہنچاتا تھا۔ شہر کے حکام بھی ترک تھے اِس لیے اُس کی طرف داری کرتے تھے اور حضرت اُس کی ایذا سے بچنے کے لیے مدینہ منورہ میں جاکر بسنے کا قصد کر رہے تھے۔ مولانا تھانوی نے لکھا ہے کہ کسی نے آپ سے کہا کہ استغاثہ دائر کردیں۔ آپ نے فرمایا کہ میرا استغاثہ حاکمِ حقیقی کے یہاں ہے وہی انصاف کرے گا۔ کچھ ہی دنوں میں وہ ترکی معتوب اور معزول ہوکر بہت خوار ہوا۔[۱]

بس تجربہ کردیم دریں دیر مکافات ‏ ‏ ‏ با دردکشاں ہر کہ درافتاد برافتاد

مکتوب ۹۵ سے ظاہر ہے کہ حکیم ضیاء الدین انصاری نے یہاں عزیزوں سے فتوح جمع کرکے اٹھائیس روپے حاجی صاحبؒ کی خدمت میں بطور نذرانہ بھیجے تھے اس پر تنبیہ فرمائی ہے۔ حاجی صاحب نے لکھا:

"فقیر آں عزیزوں کی دوجہان کی بہبودی چاہتا ہے اُن کے مال پر نظر نہیں ہے... اگر آں عزیز راہِ راست پر ہیں تو فقیر خوش ہے اور آں عزیزوں کے حق میں دعائے خیر کرتا ہے ورنہ پروا نہیں رکھتا ہے۔ الحمدللہ اب فقیر کا گذران توکل پر ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اس جگہ سے کہ خیال نہیں رکھتا ہوں حاجت سے زائد دیتا ہے۔ غرض کہ اس کے بعد عزیزوں کو ایسی تکلیف نہ دینی چاہیے۔"

خلاصۂ کلام یہ کہ مرقوماتِ امدادیہ کے یہ خطوط متوسّلینِ سلسلۂ چشتیہ صابریہ امدادیہ کے لیے خصوصاً اور تصوفِ اسلامی سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لیے عموماً ایک نعمتِ غیر مترقبہ ہیں۔ امید ہے کہ پہلی اشاعت کی طرح یہ نیا ایڈیشن بھی قدردانی کے ہاتھوں سے لیا جائے گا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن

نثار احمد فاروقی

۷ رجون ۱۹۷۹ء ۱۱ رجب ۱۳۹۹ھ پنجشنبہ

شعبہ عربی دہلی یونیورسٹی۔ دہلی ۷

---

[۱] شمائم امدادیہ ۲۶۔

المرقومات الامدادیہ

المرقومات الامدادیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین رب السموات ورب الارض رب العالمین وله الكبرياء فی السموات والارض وهو العزيز الحكيم والصلوٰۃ والصلوات الطيبات الزاكيات على من اختص بالخلق العظيم نبی الرحمۃ وشفيع الامۃ بالمؤمنين رؤف رحيم سيدنا ومولانا محمد سيد الاولين سيد الآخرين عليه افضل صلوٰۃ المصلين وازكی سلام المسلمين وعلی آله الطيبين واصحابه الغر الميامين وازواجه امهات المؤمنين وذريته الطاهرين اجمعين اللهم اغفر لی ولوالدی ووالدی والدی ولجميع المؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات الاحياء منهم والاموات انك مجيب الدعوات برحمتك يا ارحم الراحمين۔

اما بعد خاکسار روسیاہ شرمسار محمد وحید الدین رامپوری عرض می نماید کہ خطوط حضرت مرشدی ومولائی ملجائی وماوائی بنا زمندان وسیلتنا فی الدارین قبلہ دین وایمان راہ نمائے دارین حافظ قرآن حضرت حاجی امداد اللہ

بعد حمد وصلوٰۃ کے خاکسار روسیاہ شرمسار محمد وحید الدین رامپوری عرض رسا ہے کہ حضرت مرشدی ومولائی ملجائی وماوائی بنا زمندان وسیلتنا فی الدارین قبلہ دین وایمان راہ نمائے دارین حافظ قرآن حضرت حاجی امداد اللہ

نوٹ

ان مکتوبات میں بہت سے حضرات کے اسمار گرامی اس طرح آئے ہیں کہ فہم مضامین اُن کے حالات معلوم ہونے پر موقوف ہے بنا برعلیہ جناب مولانا سعید الدین صاحب ابن مولانا محمد وحید الدین صاحب جامع مکتوبات سے اُن حضرات کے مختصر حالات تحریر فرمانے کی استدعا کی گئی ممدوح نے نہایت خوشی سے اسکو منظور فرمایا لہٰذا جابجا جہاں نام آئے ہیں حاشیہ پر اُن کی مختصر حالات درج کردی ہے درجن بعض کے حالات معلوم نہ ہو سکے یا اُن کے معلوم ہونے پر فہم مضامین موقوف نہ تھا مجبوراً چھوڑ دیا ہے اور مولانا سعید الدین صاحب کے حواشی کو ختم

صاحب سلمہ اللہ تعالی و دام فیوضہ بنام
خدامان ایراد یافتہ بود از ہمہ باگرفتہ جمع نمودم
وامیدوار بہبودی گردیدم اللہم بارک لی
ولمن نظر فیہ واجعل خدمتی
ھذہ ذریعۃ للسعادۃ العظمی
ووسیلۃ لمرضاۃ الشیخ الجلیل الولی
المہتدی۔

مکتوب اول بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد وصلوۃ بخدمت بابرکت مقبول دارین
مولوی محمد قاسم صاحب دام ذوقہ وشوقہ ع
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واشتیاق
ملاقات واضحرائے شریف باد کتابت سامی
رسید خوشنود ساخت از مضمونش آگاہی بخشید
البتہ بندۂ عاجز را نسبت خود ہیں فہمیدن

صاحب سلمہ اللہ تعالی و دام فیوضہ کے والانامے
جو خدام کے نام صادر ہوئے تھے ان سب کو لیکر میں نے جمع
کر دیئے اور امیدوار فلاح کا ہوں اے اللہ برکت
دے مجھے اور ان کے مطالعہ کرنے والے کو اور
میری اس خدمت کو ذریعہ سعادت عظمی کا اور
وسیلہ شیخ جلیل ولی مہتدی کی مرضی کے حاصل
ہونیکا بنا دیجئے۔

مکتوب اول بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد وصلوۃ بخدمت بابرکت مقبول دارین
مولوی محمد قاسم صاحب دام ذوقہ و شوقہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ اور اشتیاق
ملاقات واضحرائے شریف ہو کہ نامہ عالی پہونچا مسرور کیا
مضمون سے اطلاع ہوئی آپ جیسے مقبول الہی نے جو کچھ حوالہ
قلم کیا ہے ایک بندۂ عاجز کو اپنی نسبت ایسا ہی گمان کرنا

المعلومات الارشادیۃ علی المرقومات الامدادیۃ

بعد الحمد والصلوۃ وسط ۱۳۵۳ھ میں مولانا سعید الدین صاحب امپوری سلمہ اللہ تعالی سے ایک معتد بہ ذخیرہ مجموعہ مکتوبات سیدی ومرشدی حضرت مولانا الحاج الشاہ محمد امداد اللہ صاحب رحمۃ کا بدون کسی اسم کے دستیاب ہوا جو حضرت کے خاص منتسبین کے نام صادر فرمائے گئے ہیں مطالعہ سے معلوم ہوا کہ بعض مقامات کی توضیح موجب ازدیاد فائدہ ہوگی اسلئے یہ توضیحات بطور حواشی کے لکھکر اصل کو المرقومات الامدادیہ سے اور توضیحات کو المعلومات الارشادیہ علی المرقومات الامدادیہ سے ملقب کرتا ہوں جیسا اس کے قبل رسالہ صد فوائد اسی رنگ میں لکھا ہے بلکہ اس سے بھی انفع ہے کیونکہ ان مکتوبات کے مخاطبین حضرت خواص ہیں تو ان میں علوم بھی خاص ہیں وباللہ التوفیق وہو خیر معین وخیر رفیق کتبہ اشرف علی عفی عنہ

ع سیاق کلام سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ نے از راہ تواضع (باقی بر صفحہ آئندہ)

بایدکہ آں مقبول الٰہی بقلم آوردہ اندو فی الواقع دین وایمان واعتقاد واعمال مابندگان اگرچہ باعتقاد وفہم خود خوب میبدانیم وشائستہ می انگاریم لیکن ہرگز نعوذ باللہ منہا لایق وسزاوار دربار عالی وقار حضرت کردگار نیست مگرچہ کردہ آید کہ بندہ گندہ شرمندہ را بجز بندگی شائستہ ناشائستہ چارہ نیست بہرصورت بحال خستہ وشکستہ وبقصور خود معترف گشتہ بردرگاہ کریم کارساز پیوستہ افتادہ ماند	چاہئے اگرچہ اپنی دانست واعتقاد میں ہم اپنے دین وایمان واعتقاد واعمال کو بہتر اور لایق خیال کرتے ہیں لیکن نعوذ باللہ منہا حضرت کردگار کے دربار عالیوقار کے ہرگز لایق وشایاں نہیں ہے لیکن بندہ گندہ ونادم کے لئے اس سے چارہ نہیں ہے کہ بری بھلی طرح بندگی کرتا رہے۔ بہرصورت اسی شکستہ وخستہ حالت میں اپنی کوتاہی کے اقرار کے ساتھ درگاہ کریم کارساز پر ہمیشہ پڑا رہے

(بقیہ مضمون صفحہ گذشتہ) خدمت تعلیم وتلقین سے کچھ عذر فرمایا ہوگا اس پر یہ ارشاد فرمایا حاصل ارشاد کا یہ ہے کہ اعتقاد تو یہی رکھنا چاہئے کہ ہیں کوئی چیز نہیں لیکن توکلاً علی اللہ باتباع طریق مشائخ کے اس سنت کو جاری رکھنا چاہئے اور اس مکتوب میں دو مضمون نہایت ہی اور گراں قدر ہیں ایک یہ جملہ " نہ فہمند کہ لایق دربارستم " اس قول تک " امیدوار ماند " جس کا حاصل یہ ہے کہ فی نفسہ ناقابل ہونے سے دربار میں غیر مقبول ہونا لازم نہیں کیونکہ مقبولیت کا مدار قابلیت پر نہیں بلکہ محض کرم پر ہے اور کرم قابلیت تامہ کے ساتھ مشروط نہیں دوسرا یہ جملہ " طالب را فرستادہ است " جس کا حاصل یہ ہے کہ عذر ناقابلیت کا اسوقت معقول ہے جب ہادی اپنے کو سمجھے اور ہادی ہونیکی قابلیت نہ دیکھکر عذر کرے اور اگر ہادی ہونیکی نسبت اپنے سے قطع کرکے حق تعالیٰ کو ہادی سمجھے اور یہ خیال کرے کہ جب اُسی نے اس کو بھیجا ہے تو وہ خود ہدایت کی کفالت فرماویں گے تو عذر کے کوئی معنی نہیں اور گو حق تعالیٰ بلا سبب بھی ہدایت پر قادر ہیں مگر عادت اُن کی ہدایت کے باب میں یہی ہے کہ فی الجملہ اُس کا کوئی سبب پیدا کردیتے ہیں خواہ قوی ہو یا ضعیف ہو پس اگر یہ شخص قابلیت تامہ نہیں رکھتا تو اس کا انتہائی اثر یہ ہوگا کہ سبب قوی نہیں ہے۔ اور سبب کا قوی ہونا خود شرط نہیں البتہ تعیین سبب میں ہر شخص کی رائے معتبر نہیں بلکہ کسی ناقد مبصر کی رائے شرط ہے کہ یہ بھی ایک عادت اللہ ہے اور راز اس کا یہ ہے کہ جس کو ناقد مبصر نے تجویز نہ کیا ہو وہ فی الواقع سبب معتد بہا ہی نہیں نہ قوی نہ ضعیف اُس پر مسبب مرتب نہیں ہوتا الا نادراً بخرق العادۃ۔

ونہ فہد کہ لایق دربار حضرت سبحانہ تعالیٰ نیستم
بیت تو مگو ما را بداں شہ بار نیست + باکریماں
کارہا دشوار نیست + بلکہ بدست ہمت دامن
رحمت گرفتہ نگذارد و امیدوار ماند اگر ہمچنیں کند
امید قوی ست کہ ارحم الراحمین بندہ شکستہ خود را
نخواہد گذاشت زیراکہ او تعالیٰ از عبد خود بجز
شکستگی و خستگی نمی خواہد چنانچہ قولہ ابیات
من نگردم پاک از تسبیح شاں + پاک ہم ایشاں
شوند و درفشاں + چند ازیں الفاظ و اضمار و مجاز
سوز خواہم سوز باآں سوز ساز + غرض کہ در
درگاہ بے نیاز جز نیاز و تضرع راہ نیست زیادہ
ازیں تکلف نمودن است کہ بفضلہ آں عزیز عالم
و عاقل اند الغرض نظر بفضل کریم کارساز
نمودہ و سنت پیران و پیشوایان خود دانستہ
ہر کدام کہ طالب صادق آید ہرچہ از بزرگاں
رسیدہ است و نیز از کتاب ارشاد الطالبین
و جواہر خمسہ و رسالہ مکیہ کہ در آں اشغال خاندان
ما یافتہ است گرفتہ مناسب حال و استعداد او
تعلیم نمایند و دریغ ندارند آیندہ ہدایت کنندہ
و فائدہ بخشندہ کہ طالب را فرستادہ است خود
فائدہ و ہدایت و توفیق خواہد بخشید و از حال مولوی
صاحب زود زود می عہ نوشتہ باشند کہ ہر وقت

اور یہ نہ خیال کرے کہ میں سبحانہ تعالیٰ کے دربار
کے لائق نہیں ہوں بیت تو مگو ما را بداں شہ
بار نیست + باکریماں کارہا دشوار نیست + بلکہ ہمت
کے ہاتھ سے رحمت کے دامن کو نہ چھوڑے اور
امیدوار رہے اگر اسی طرح کرتا رہے تو امید
قوی ہے کہ ارحم الراحمین اپنے بندہ شکستہ کو نہ چھوڑیگا
کیونکہ خداوند تعالیٰ اپنے بندہ سے بجز شکستگی
و خستگی کے کچھ نہیں چاہتے چنانچہ (عارف رومی) کا
قول ہے ابیات من نگردم پاک از تسبیح شاں +
پاک ہم ایشاں شوند و درفشاں + چند ازیں
الفاظ و اضمار و مجاز + سوز خواہم سوز باآں سوز ساز
غرض ان کی درگاہ بے نیاز میں بجز تضرع و زاری
کے کوئی کامیابی کا طریقہ نہیں اس سے زیادہ
عرض کرنا تکلف ہے کیونکہ آنعزیز بفضلہ عالم
و عاقل ہیں الغرض کریم کارساز پر نظر کرکے اور
اپنے پیروں اور پیشواؤں کا طریقہ سمجھکر جو کچھ آپ کو
بزرگوں سے پہنچا ہے اور نیز کتاب ارشاد الطالبین و جواہر خمسہ
و رسالہ مکیہ کو کہ ان میں ہمارے خاندان کے اشغال
ہیں لیکر جو طالب صادق آئے اسکے مناسب حال
و استعداد تعلیم سے مضائقہ نہ کریں آیندہ جس ہادی اور نفع
رساں ذات نے طالب کو بھیجا ہے خود ہی فائدہ و ہدایت و توفیق بخشینگے
اور مولوی صاحب کا حال جلد جلد لکھتے رہیں کہ ہر وقت

عہ این کلمہ می در اصل داخل ست بہ باشند این قسم تصرفات در لسان شائع است ۱۲

۱۰۵۱ ج حضرت عہ ۱۱ رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں اس زمانے میں حضرت مولانا محمود حسن علیہا رہتے ۱۲ اسعد الدین۔

طبع احقر متعلق باتصوب است او تعالی جلد
فضل خود کند و از ابتلار ہا ساز د آمین بخدمت
بابرکت برگزیدہ کونین مقبول دارین عزیزم
مولوی محمد یعقوب صاحب بعد سلام و دعائے
خیر و اشتیاق ملاقات مضمون واحد تصور فرمایند
کہ بسبب پریشانی طبع خط علیحدہ نہ نوشتہ ام
معاف دارند۔

مکتوب دویم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بعد
حمد و صلوٰۃ از دور افتادہ بخدمت بابرکت برگزیدۂ
کونین عزیزم مولوی خورشید حسین و مقبول
عالمین محمد ضیار الدین دام شوقہما و ذوقہما
و عرفانہما و پس از تبلیغ مراسم سلام و دعا خیر
و انصرائے عزیزیں باد کتابت پر ملالت بعین
انتظاری رسید طبع احقر را مکدر گردانید عہ
عزیزان من اینہمہ مکروہات و ابتلار کہ بر دوستان
خود می آید از خوبی شامت اعمال بد این مد براست عہ

احقر کی طبیعت اس سے متعلق رہتی ہے خداوند
تعالی جلد اپنا فضل کرے اور آزمائش سے
نجات دے آمین۔ بخدمت بابرکت برگزیدہ
کونین مقبول دارین عزیزم مولوی محمد یعقوب
صاحب بعد سلام و دعائے خیر و اشتیاق ملاقات
مضمون واحد تصور فرمائیں کیونکہ پریشانی طبع سے
علیحدہ خط نہ لکھ سکا معاف کریں۔

مکتوب دوسرا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ دور افتادہ
سے بعد حمد و صلوٰۃ بخدمت بابرکت برگزیدۂ کونین
عزیزم مولوی خورشید حسین و مقبول عالمین محمد ضیاء الدین
دام شوقہما و ذوقہما و عرفانہما اور بعد تبلیغ مراسم سلام
و دعائے خیر کے و انصرائے ہر دو عزیزان کے ہو
نامہ غمناک عین انتظار میں پہونچا۔
جس نے احقر کی طبیعت کو مکدر کیا عزیزان
من یہ تمام مکروہات اور آزمائش جو اپنے دوستوں پر آتی ہے
اس کم نصیب کے اعمال بد کی شامت و خوبی ہے

۵ مراد حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی خلیفہ ارشد حضرت حاجی صاحب صدر مدرس اول دار العلوم دیوبند ۱۲ جمیل الدین

عہ یعنی طبعا و استحضار للاعمال کما سیاتی نہ کہ عقلا کیونکہ عارفین ہر تصرف کو رحمت و حکمت سمجھتے ہیں۔

عہ اللہ اکبر کیا انتہا ہے اس تواضع و انکسار اور اپنے نقائص کے استحضار کی کہ اگر اپنے دوسرے متعلقین کو کوئی کلفت پہونچے تو اس کو اپنے اعمال کا اثر سمجھیں حضرت کا یہ واقعہ بالکل حضرت ذوالنون مصری کے واقعہ کے مماثل ہے جسکو شیخ شیرازی نے نقل کیا ہے ۵ چنیں یاد دارم کہ سقائے نیل + نہ کرد آب بر مصر سالے سبیل + گروہے سوئے کوہسار ان شدند + بزاری طلبگار باراں شدند + گرستند و از گریہ جوئے رواں + بیابد مگر گریہ آسماں + بذی النون خبر برد از ایشاں کسے + کہ بر خلق رنج ست و سختی بسے فرو ماندگاں را دعائے بکن + کہ مقبول را رد نباشد سخن +

(باقی بر صفحہ آئندہ)

باعث آنکہ رابطہ اتحاد بایں [عہ] دارند بیت
ہر چہ آمد بر تو این رنج و محن + این بیباکی و گستاخی من آہ
ہزار آہ مصرع کجا روم چہ کنم حالِ دل کرا گویم بیت کاشکے
ہرگز نبودے نامِ من + تا نہ بودے جنبش و آرامِ من ـہ
کشتی من کہ بگردابِ خطر افتادہ است + وہ چہ بودے
کہ رسیدے بکنارے یارے۔ ایعزیز این حسن ظن
شماست والا این بندۂ گندہ از کردۂ خود شرمندہ چہ کہ
مصرع او خویشتن گم است کرا رہبری کند
بحالِ خود مبتلاست شعر نے اہل صلاحیم نہ
مستانِ خرابات + اینجا و نہ آنجا و چہ قومیم و کجائیم
ایعزیز مالک الملک ارحم الراحمین اکرم الاکرمین
بندگان خود را مفت رائگاں نمی کند و ہلاک
نمی سازد اگرچہ بنظرِ ظاہر بینان کم حوصلہ در رنج
و ابتلا مبتلا می باشند و معنی خیمۂ انبساط با علی
علیین می زنند شعر گرچہ دُر دانہ بہا دون گو فتند +
نورِ چشم و دل شد و بند بلند۔ گندمے را زیرِ خاک

کہ اس فقیر کے ساتھ رابطہ اتحاد کا رکھتے ہیں بیت
ہر چہ آید بر تو این رنج و محن + این بیباکی و گستاخی من +
افسوس ہزار افسوس مصرعِ کجا روم چہ کنم حالِ دل
کرا گویم بیت کاشکے ہرگز نہ بودے نامِ من + تا
نبودے جنبش و آرامِ من ـہ کشتی من کہ بگردابِ
خطر افتادہ است + وہ چہ بودے کہ رسیدے بکنارے
یارے + ایعزیز یہ تمہارا حسن ظن ہے ورنہ یہ بندہ
گندہ اپنے کرداروں سے شرمندہ ہے کیونکہ
مصرعِ او خویشتن گم ست کرا رہبری کند اور اپنی
حالتمیں مبتلا ہے بیت نے اہل صلاحیم نہ مستانِ
خرابات + اینجا و نہ آنجا و چہ قومیم و کجائیم۔ ایعزیز
مالک الملک ارحم الراحمین اکرم الاکرمین اپنے بندوں کو
مفت رائگاں و ہلاک نہیں کرتا ہے اگرچہ ظاہر میں کم حوصلہ
کی نظر میں رنج و ابتلا میں مبتلا معلوم ہوتے ہیں مگر انکے سرور و انبساط
کا خیمہ اعلی علیین پر لگا ہوا ہے شعر گرچہ دُر دانہ بہا دون گو فتند +
نورِ چشم و دل شد و بند بلند + گندمے را زیرِ خاک

(بقیہ مضمون صفحہ گذشتہ) شنیدم کہ ذوالنون بمدین گریخت + بسے بر نیامد کہ باراں بریخت (الی قولہ) بپرسید
از وعارفے در نہفت + چہ حکمت درین رفتنت بود گفت + شنیدم کہ بر مرغ و مور و دواں + شود تنگ روزی
بفعل بداں + درین کشور اندیشہ کردم بسے + پریشاں تر از خود ندیدم کسے + برفتم مبادا کہ از شرِ من +
بہ بندد درِ خیر بر انجمن۔ اسی مماثلت بالسلف کی بنا پر حضرت مولانا مظفر حسین صاحب رح کاندھلوی نے فرمایا تھا
کہ حضرت حاجی صاحب آج کل کے بزرگوں میں سے نہیں ہیں بلکہ بزرگان سلف سے ہیں مجھے یہ روایت محمد علی خاں
صاحب جلال آبادی مرحوم نے کی ہے اور انھوں نے مولانا سے سنا۔

عہ اشارہ بجانب خود فرمودہ اند۔

انداختن + پس زخاکش خوشہ ہا بر ساختن -
شہبازان وشیران را بندِ زنجیر میکنند نہ بوم
وشغال را شعر عار نبود شیر را از سلسلہ +
نیست عار از قضاء حق گلہ + شیر را بر گردن
ار زنجیر بود + بر ہمہ زنجیر سازاں میر بود -
الحمدللہ آفریں بر عزیز دلم و راحت روحم آرے
مردان خدا ہم چنیں میباشند کہ در رنج و تلف
چناں شاد اند کہ با اقبال و شرف زیرا کہ ہر دم
وہر آن جویائے رضاء مولا می باشند و از
خودی خود دور می مانند شعر حکم حق را بر سر
و رو می نہند + حفظ فکر خویش یکسو می نہند -
جزاہ اللہ خیر الجزاء او تعالیٰ ثابت قدم و مردانہ
دارد آمین عزیزان من خاطر جمع دارید -
وہراساں و نا امید نہ شوید نظر بخدا دارید
دعا کردہ باشید امید از بارگاہ ارحم الراحمین
واکرم الاکرمین وغیاث المستغیثین کہ بر بندگان
خود شفیق تر و مہربان تر از صد پدر و مادر ست
چناں است کہ عزیز دلم و راحت روحم باین عنایت
بنہایت خود از ابتلاء ہائے دہر و معاندان
وحاسدان و بدخواہان او را نادم و پشیمان
سازد و ما عاجزان و غمزدگان را از وفور رحمت
خود شادان و فرحاں کناد آمین یارب العالمین
عاقبت و انجام بخیر باد بحرمت النبی والہ الامجاد -

انداختن + پس زخاکش خوشہ ہا بر ساختن +
شیروں اور شہبازوں کو ہی زنجیر اور پنجرے میں بند
کرتے ہیں نہ کہ اُلو اور گیدڑ کو شعر عار نبود شیر را
از سلسلہ + نیست عار از قضاء حق گلہ + شیر را
بر گردن ار زنجیر بود + بر ہمہ زنجیر سازاں میر بود +
الحمدللہ آفریں ہے میرے عزیز دلی اور راحت روح
پر مردان خدا ایسے ہی ہوتے ہیں کہ رنج و مصیبت
میں ایسے ہی مسرور رہتے ہیں جیسے کہ اقبال و شرف
کے زمانہ میں اس لئے کہ ہر آن و ہر دم رضائے
مولیٰ کے متلاشی رہتے ہیں اور اپنی خودی سے
دور رہتے ہیں شعر حکم حق را بر سر و رو می نہند +
حفظ فکر خویش یکسو می نہند - خدا تعالیٰ انکو جزائے
خیر دے اور ثابت قدم و مردانہ رکھے آمین عزیزان
من خاطر جمع رکھو اور ہراساں و نا امید نہو اور
خدا پر نظر رکھو دعا کرتے رہو بارگاہ ارحم الراحمین
واکرم الاکرمین وغیاث المستغیثین سے جو اپنے بندوں پر
سو ماں باپ سے زیادہ شفیق و مہربان ہے ایسی
امید ہے کہ میرے دلی عزیز و راحت روح کو اپنی
بے انتہا عنایت کی برکت سے آزمایش سے نجات
دیگا اور دشمن و حاسدوں و بدخواہوں کو نادم
و پشیمان کریگا - اور ہم عاجزوں اور غمزدوں کو
اپنی کثیر رحمت سے شاداں و مسرور کریگا آمین یا رب العالمین
بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد عاقبت و انجام بخیر ہو -

مکتوب سوم - بسم اللہ الرحمن الرحیم - بخدمت مولوی خورشید حسین صاحب واضح باد اگرچہ این روسیاہ گمراہ ہم سزاوار این امر عظیم نیست مگر امتثال امر بزرگان نمودہ اخذ بیعت تبرکاً میکند لہذا آں برگزیدۂ کونین را نیز بطوریکہ این مدبر را از بزرگان خود اجازت اخذ بیعت است اجازت دادہ می آید مناسب کہ ہر کدام کس طالب کہ رجوع نماید اخذ بیعت نمودہ تعلیم نام خدا نماید ہرگز انکار نکنند عہ ہدایت کنندہ ہادی مطلق ہست آنرا کہ خواہد فرستاد ہدایت ہم خواہد کرد -

مکتوب تیسرا - بسم اللہ الرحمن الرحیم - بخدمت مولوی خورشید حسین صاحب واضح ہو اگرچہ یہ روسیاہ وگمراہ اس امر عظیم کا لائق نہیں ہے مگر بزرگوں کے تعمیل ارشاد کے لحاظ سے تبرکاً بیعت کر لیتا ہے - لہذا آپ برگزیدۂ کونین کو بھی اس طریق سے کہ اس کم نصیب کو اپنے بزرگوں سے اجازت بیعت لینے کی ہے، اجازت دی جاتی ہے - مناسب ہے کہ جو طالب رجوع کرے بیعت لے کر خدا کے نام کی تعلیم کریں اور ہرگز انکار نہ کریں ہدایت کرنیوالا ہادی مطلق ہے جو بھیجیگا وہی ہدایت کریگا -

مکتوب چہارم - بسم اللہ الرحمن الرحیم - بعد حمد وصلوٰۃ بخدمت بابرکت سعید دارین مقبول کونین مولوی محمد یعقوب صاحب زاد اللہ شوقہ وذوقہ وعرفانہ پس از تبلیغ مراسم سلام مسنون واشتیاق مشحون ہست اے غائب از نظر کہ شدی ہمنشین دل + میگویمت دعا وثنا می فرستمت - واضح رائے عزیز باد بندہ بہرحال کہ دارندہ دارد خوش وخرم است

شعر ناخوش او خوش بود در جان من + جان فدائے یار دل رنجان من + عاشقم بر رنج خویش و درد خویش + بہر خوشنودی شاہ

مکتوب چہارم - بسم اللہ الرحمن الرحیم - بعد حمد وصلوٰۃ بخدمت بابرکت سعید دارین مقبول کونین مولوی محمد یعقوب صاحب زاد اللہ شوقہ وذوقہ وعرفانہ بعد از ادائے مراسم سلام مسنون واشتیاق کثیر ہست اے غائب از نظر کہ شدی ہمنشین دل + میگویمت دعا وثنا می فرستمت + واضح رائے آنعزیز کے ہو کہ بندہ جس حال میں حق تعالے رکھیں خوش وخرم ہے -

شعر ناخوش او خوش بود در جان من + جان فدائے یار دل رنجان من + عاشقم بر رنج خویش و درد خویش + بہر خوشنودی شاہ

عہ یہ ایسا ہی مضمون ہے جیسا مکتوب اول میں مذکور ہوا اس جملہ میں (طالب را فرستادہ است)

فرد خویش - مکتوب محبت اسلوب رسید نار
اشتیاق دو بالا گردید شعر خورم آں روز
کہ از یار پیامے برسد + تا دل غمزدہ یک لحظہ
بکامے برسد + عجبے نیست اگر زندہ شود جان
عزیز + چو ازاں یار جدا ماندہ سلامے برسد -
فی الواقع آں عزیز پر تمیز را از راہ حسن ظن
بہ نسبت ایں بدبخت ہمیں خوش عقیدت است
کہ زیر قلم آوردہ اند اگرچہ ایں مدبر روسیاہ
سزاوار نیست مگر آرے بسیار طالبان[ع] خدا
بحسن ظن عقیدت خود بمرتبہ رسیدند کہ مرشدان
را از آں مقام بادے ہم نرسیدہ عجب نیست
کہ اگر آں عزیز ہم بایں نیک عقیدتی بمقصود
رسند سابق ازیں منجو[ع] است کہ چند برادران

فرد خویش - نامہ محبت شمامہ پہونچا جس سے
آتش اشتیاق اور تیز ہوگئی شعر خورم آں روز کہ
از یار پیامے برسد + تا دل غمزدہ یک لحظہ بکامے
برسد + عجبے نیست اگر زندہ شود جان عزیز +
چو ازاں یار جدا ماندہ سلامے برسد + حقیقۃ
عزیز باتمیز کو اس کم نصیب کی نسبت ایسی ہی
خوش اعتقادی ہے جیسے کہ حوالہ قلم کیا ہے اگرچہ
یہ کم نصیب روسیاہ اس قابل نہیں ہے مگر
کثیر طالبین خدا اسی حسن ظن کی وجہ سے ایسے
مرتبہ پر فائز ہوگئے کہ مرشد بھی اُس مقام تک
نہیں پہونچے عجب نہیں کہ آں عزیز بھی اپنی حسن
عقیدت سے مقصود پر پہونچ جائیں - اس سے
پہلے چاہتا تھا کہ چند احباب -

ع اس میں ایک شرط بھی ہے کہ مرشد صاحب طریق صحیح ہو اور نیز صاحب تعلیم صحیح ہو گو بعض مقامات عالیہ تک نہ پہونچا ہو - اور اگر طریق یا تعلیم ہی صحیح نہ ہو تو اس صورت میں عادۃً تو طالب کی محرومی ہی غالب ہے لیکن اگر بطور خرق عادت وصل ہو جائے تو یہ شاذ ہے -

ع یہ بھی ایک طریق ہے ترقی نسبت کا مثل دیگر طرق اذکار و اشغال و صحبت اہل احوال و اشتغال مطالعہ اقوال و احوال اہل کمال کے بشرطیکہ نیت خالص ہو شہرت و اظہار مقصود نہ ہو آگے اس قول سے کہ مگر چہ کردہ آید الخ معلوم ہوتا ہے کہ اس کا وقوع نہیں ہوا یا بعض مفاسد کے احتمال سے رائے بدل گئی اور آجکل یہ مفاسد توجہ متعارف اور ذکر مع الحلقہ میں مشاہد ہیں اور اس کے بعد اس عبارت میں کہ تاہم طالب را باید الخ دلالت ہے کہ وصول الے المقصود طریق مذکور میں منحصر نہیں بلکہ ایک طریق طلب و مجاہدہ استقامت و استدامت بھی ہے - بلکہ اصل طریق یہی ہے دوسرے طرق محض معین کے درجہ میں ہیں -

موافقت جمع شوند و تکرار حال و قال
سلوک نمایند کہ رفتہ رفتہ ازیں قیل و قال
بحال گرایند و بمقصود خود برسند **شعر** نہ تنہا
عشق از دیدار خیزد + بسا کیں دولت از
گفتار خیزد - مگر چہ کردہ آید کہ بندہ مجبور
بجز تہمت اختیار چیزے نیست **شعر** ما ہمہ شیران
ولے شیر علم + حملہ شاں از باد باشد دمبدم
بفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید
و پریشان است چہ کند بنالد و میگوید
شعر اے رفیقاں راہ ہا را بستہ یار +
آہوئے لنگیم او شیر شکار + جز کہ تسلیم و رضا
چہ چارہ + در کف شیر نر خونخوارہ - العزیز
تاہم طالب صادق را باید کہ در طلب مطلوب
خود مردانہ وار سرگرم پرجوش باشد یکدم
آرام نگیرد بقول عاشق **شعر** یابم اورا یا
نیابم جستجوئے میکنم + حاصل آید یا نیاید آرزوئے
میکنم - رازہائے دل بیاں سازم بہ پیش
یار خود + بشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم +
اگر انچنیں باشد از کرم عمیم او امید قوی ست
کہ طالب خود را محروم نخواہد گذاشت **شعر**
سایۂ حق بر سر بندہ بود + عاقبت جوئندہ
یابندہ بود + گفت پیغمبر کہ چوں کوبی درے +
عاقبت زاں در بروں آید سرے -

ہم مذاق جمع ہو کر سلوک کے حال و قال کا
مذاکرہ کریں کہ رفتہ رفتہ یہ قیل و قال حال سے
بدل جائے اور مقصود پر پہونچیں **شعر** نہ تنہا عشق
از دیدار خیزد + بسا کیں دولت از گفتار خیزد
مگر کیا کیا جاوے کہ بندہ مجبور ہے بجز تہمت
اختیار کے کچھ نہیں ہے **شعر** ما ہمہ شیراں ولے
شیر علم - حملہ شاں از باد باشد دمبدم - حق تعالےٰ
جو چاہتے ہیں وہ کرتے ہیں اور جو ارادہ کرتے ہیں
وہی حکم کرتے ہیں بندہ پریشان ہے کیا کرے
روتا ہے اور کہتا ہے **شعر** اے رفیقاں راہ ہا را
بستہ یار + آہوئے لنگیم او شیر شکار + جز کہ تسلیم
و رضا چہ چارہ + در کف شیر نر خونخوارہ - العزیز
تاہم طالب صادق کو چاہئے کہ اپنے مطلوب
کی طلب میں مردانہ وار سرگرم و پرجوش رہے
ایک دم آرام نہ لے بقول عاشق **شعر** یابم اورا
یا نیابم جستجوئے میکنم + حاصل آید یا نیاید آرزوئے
میکنم + رازہائے دل بیاں سازم بہ پیش
یار خود + بشنود یا نشنود من گفتگوئے
میکنم - اگر ایسا ہوتا رہے تو اس کے عام
کرم سے امید قوی ہے کہ اپنے طالب کو محروم نہ چھوڑیگا
شعر سایۂ حق بر سر بندہ بود + عاقبت جوئندہ
یابندہ بود + گفت پیغمبر کہ چوں کوبی درے
عاقبت زاں در بروں آید سرے +

چوں نشینی بر سرِ کوئے کسے + عاقبت بینی تو
ہم روئے کسے ۔ لا تقنطوا من رحمة
اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا
انہ ھو الغفور الرحیم ۔ عزیز مولوی
خورشید حسین را کہ خورشید حقیقی است از
بندہ بطوریکہ مرا از بزرگان خود اجازت
بیعت است ہم اجازت اخذ بیعت و تعلیم
است ہر کہ خواہد از اوشاں بیعت نمودہ
استفادہ نمایند و نیز خط اسمی شاں موجب
درخواست آں صاحب ع در مقدمہ اجازت
اخذ بیعت نوشتہ شد خواہد رسید انشاء اللہ
تعالی صاحب موصوف انکار نخواہد نمود
امید از اکرم الاکرمین قوی ست کہ فیضان
بسیار خواہد شد عاقبت بخیر باد ۔

چوں نشینی بر سرِ کوئے کسے + عاقبت بینی تو
ہم روئے کسے ۔ لا تقنطوا من رحمة
اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا
انہ ھو الغفور الرحیم ۔ عزیز مولوی
خورشید حسین کو کہ خورشید حقیقی ہیں بندہ کی طرف
سے اسی طرح اجازت بیعت و تعلیم کی ہے
جسطرح کہ بندہ کو اپنے بزرگوں سے ہے جو چاہے
اُن سے بیعت کرکے استفادہ کرے ۔ نیز
ایک خط اُن کے نام آپ کی درخواست کی
موافق اخذ بیعت کے متعلق لکھا گیا ہے
انشاء اللہ پہونچیگا ۔ صاحب موصوف انکار
نہ کریں گے ۔ اکرم الاکرمین سے امید قوی
ہے کہ بہت فیضان ہوگا ۔ عاقبت
بخیر ہو۔

ع یہ محاورات خطبہ میں اشارہ مکتوب الیہ کی طرف ہوتا ہے ۔ مولانا خورشید حسن صاحب (کہ تاریخی نام ہے حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا) اس کے مشارٌ الیہ نہیں ۔ پس مولانا کی خواہش کا ایہام نہ کیا جاوے ۔ مکتوب اول کے شروع ہی میں مولانا کی معذرت کا مضمون مذکور ہے پس مراد آں صاحب سے مولانا محمد یعقوب صاحب ہیں ۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حاجی صاحب کے بُعد مکانی کے سبب مولانا محمد یعقوب صاحب نے عرض کیا ہوگا کہ آپ تک تو ہم لوگوں کا پہونچنا مشکل ہے اگر مولانا محمد قاسم صاحب کو حکم ہو جاوے تو طالبین کو تربیت میں سہولت ہو ۔ یہ اس درخواست کی منظوری ہے ۔ اور اس سے ان اکابر کی شان خیر خواہی و رحماء بینہم کی ظاہر ہوتی ہے نہ کہ رسمی سلاسل کی طرح کہ پیر بھائیوں میں سب سے زیادہ تحاسد و تباغض ہوتا ہے ۔

مکتوب پنجم - بسم اللہ الرحمن الرحیم - از فقیر
عبد الکریم عہ بعزیز القدر عالی مرتبت مولوی محمد قاسم
زاد شوقہ و ذوقہ باللہ تعالیٰ - بعد سلام
مسنون اشتیاق مشحون مشہود فرمایند
دو مکاتبہ بہجت طراز آنعزیز القلوب کہ آخریں
ہر دو مورخہ پانزدہم رجب بود سویمی بدست
مولوی رشید احمد گنگوہی ہمہ مملو بدرد و سوز
رسید طبع را فرحت افزود تا ابد ہم چنیں باد و دل من
مزید باد عزیزم عہ دریں راہ جز درد نایافت و حسرت
حرماں ہیچ نمی سزاید چہ نایافت صورت نیستی دارد
وانچہ یافت دارد صورت ہستی دارد و ہستی بلائے سالک ست و نیستی موجب
ثمرات بیغایات بس بریں درد نایافت ماند تا زید
و بکار خود باید بود کار خلق حسب اجازت
مشائخ باید کشود ما و شما وسیلہ بیش نیستیم مالک
تعالیٰ خود کار ہا مالک خود میکند وسایط را بہا
بہانہ دادہ و روپوش فیضان خود کردہ واللہ
تعالیٰ معنا و معکم وانچہ در بابسہ رفتن کاندہلے
طلب مولوی نور الحسن صاحب نبشتہ اند دریں
امر ہیچ تردد و خیال را بدل خود راہ ندہند
فقیر را ازاں عزیز خصوصاً ہیچ وجہ ملال نیست

مکتوب پانچواں - بسم اللہ الرحمن الرحیم -
طرف سے فقیر عبد الکریم کی عزیز القدر عالی مرتبت
مولوی محمد قاسم زاد شوقہ و ذوقہ باللہ تعالیٰ
کو بعد سلام مسنون اشتیاق مشحون کے ملاحظہ
فرمائیں دو خط مسرت نشان عزیز القلوب کے
پہونچے جو مورخہ ۱۵ رجب کے تھے تیسرا خط مولوی
رشید احمد گنگوہی کے ہاتھ جو درد و سوز سے بھرا ہوا
تھا پہونچا طبع کو مسرور کیا ہمیشہ ایسا ہی دل من
مزید رہے - عزیز من اس راہ میں سوائے
درد ناکامیابی و حسرت حرماں کے کچھ لائق نہیں ہے
کیونکہ یہ نایافت صورت نیستی ہے اور یافت و کامیابی
کا ادعا ہستی کی صورت ہے اور ہستی سالک کے لئے
بلا ہے اور نیستی بے انتہا ثمرات کا باعث پس جبتک
زندگی ہے اسی درد نایافت میں بسر کرے اور کام میں
مشغول رہے اور حسب اجازت مشائخ مخلوق کی خدمت کرے
ہم اور تم وسیلہ سے زیادہ نہیں ہیں اللہ تعالیٰ انہیں وسائط کے
بہانہ سے اپنے فیضان کو چھپا کر اپنے کام کا خود انتظام کرتے
ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمارے تمہارے ساتھ ہے اور جو کچھ آپنے بابت طلب
مولوی نور الحسن صاحب کے کاندہلہ جانیکے متعلق لکھا ہے اسمیں کسی طرح کا تردد اور
خیال اپنے دل میں نہ لائیں فقیر کو آنعزیز سے خصوصاً کسی قسم کا ملال نہیں ہے

عہ یہ بھی ایک نام ہے حضرت رح کا بعض مصالح دقیقہ سے اسکو اختیار فرمایا -

عہ یہ فنا ہے اس لئے مطلوب ہے -

سہ یہ مضمون کسی قصہ کے متعلق ہے جو معلوم نہیں -

وبرائے ضعف دماغ[عہ] خود خوشی فقیر آنکہ چیزے
چیزے تدبیر کردہ مانند ونظر واعتماد بر شافی
حقیقی دارند ونزد مشائخ کرام رضوان اللہ
تعالیٰ علیہم اجمعین برابر استقامت کمتر دیگر
شئے بود پس انچہ بشما حوالہ شدہ است التزام
بروا سلم امور است پس انچہ شاغل ازآں
است بالکلیہ بدو باید یافت لہذا نوکری مطبع
خوب نمی پندارم کہ از صبح تا شام ہمہ تن مصروف
بودے باشد اگر نوکری[عہ] معلمی بود چہ خوش است
اول سنت سیدی[لہ] وشیخی قدس سرہ است
مع ہذا شغل او نہ چناں شغل است کہ ازو
باید ہراسید پس اگر چنیں کار بدست آید
چنانچہ در خط سابق خود نوشتہ بودند بلا توقف
قبول فرمایند کہ ہم کار خود از دست نمی رود
وہم رضاء والدین وانجاح ضرورت خود است

اور اپنے ضعف دماغ کے لئے خوشی فقیر کی یہ ہے
کچھ تدبیر کریں اور نظر و بھروسہ شافی حقیقی پر
رکھیں مشائخ کرام کے نزدیک استقامت کی برابر
کوئی چیز کم ہے پس جو چیز تمہارے حوالہ ہے اسپر
التزام مناسب ہے اور جو چیز اس سے مانع ہو
اسکو بالکلیہ ترک کرنا چاہیئے اسلئے مطبع
کی نوکری کو اچھا نہیں سمجھتا ہوں کہ صبح وشام
ہمہ تن اس میں مصروفیت رہتی ہے اور
اگر معلمی کی نوکری ہو تو کیا اچھا ہو کہ سنت
سیدی و شیخی قدس سرہ کی ہے اور باوجود
اس کے شغل اسکا (مطبع کا) بھی ایسا شغل
نہیں ہے کہ اس سے خوف کیا جائے پس اگر ایسا کام نکلتا ہو
جیسا کہ اپنے سابق خط میں تحریر کیا ہے بلا تامل قبول
فرمائیں کہ اپنا کام بھی ہاتھ سے بچ جائے اور نیز رضائے
والدین اور حاجت روائی بھی ہے۔

عہ اس سے حضرت رح کی شان حکیمانہ ظاہر ہے کہ روح کے ساتھ جسد کی حفاظت بھی ضروری فرماتے ہیں اُس تعلق کی بناء پر جو روح کو جسد کے ساتھ ہے۔

عہ اس میں تنبیہ ہے کہ اسباب معاش کا اختیار کرنا منافی طریق نہیں مگر اس میں بھی اس کی رعایت مناسب ہے کہ حتی الامکان ایسے اسباب ہوں جو مانع مشغولی طریق سے نہ ہوں نیز اس میں ترجیح ہے معلمی کی دوسرے اسباب معاش پر جس میں عام اور مشترک وجہ ترجیح کی اس قول میں مذکور ہے۔ کہ شغل او نہ چناں شغل است اور دوسرے اپنے سلسلہ والوں کے لئے وجہ ترجیح کی وہ ہے جو اس قول میں مذکور ہے سنت سیدی و شیخی الخ اور مطلق وجہ اختیار اسباب کی اس قول میں ہے انجاح ضرورت خود است اور بعض کے اعتبار سے یہ ہے ہم رضاء والدین الخ۔

لہ مراد حضرت میانجیو نور محمد صاحب مرشد حضرت حاجی صاحب رح ۱۲ سعد الدین۔

پس از فقیر اجازت است۔
مکتوب ششم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ
ونصلی **شعر** تو مگو مارا بداں شہ بار نیست +
با کریماں کارہا دشوار نیست۔ اما بعد از
فقیر حقیر مدبر گمراہ مشہور بامداد اللہ بخدمت
بابرکت عزیزم مولوی محمد یعقوب صاحب
دام ذوقہ وشوقہ وعرفانہ سلام شوق واشتیاق
ملاقات مطالعہ نمایند مکتوب مملو باضطرار
وبیقراری طول طویل مولوی رشید احمد
صاحب رسانید وبدو روز اتفاق مطالعہ
تمام گردید خوشنود ساخت عزیز من این کمبخت عہ
وبدنصیب ماتم ومصیبت خود میدارد کہ
عمر طبعی باخر رسید وروئے مقصود نہ دید
شعر کارم بدورِ چرخ بساماں نمی رسد +
خوں شد دلم ز درد وبدرماں نمی رسد۔
ہیہات ہیہات **مصرع** او خویشتن گم است
کرا رہبری کند۔ اگر کسے از یاران ایں
گمراہ چیزے یافت بحسن اعتقاد خود دریافت
نہ از من مدبر چہ آنکہ من آنم کہ من دانم عزیز
من طالب حق مردانہ باید وہمت را پست
نہ نماید وناامید نہ شود **شعر** ناامیدی را خدا

پس فقیر کی طرف سے اجازت ہے۔
مکتوب چھٹا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ
ونصلی **شعر** تو مگو مارا بداں شہ بار نیست + با
کریماں کارہا دشوار نیست۔ اما بعد طرف سے
فقیر حقیر کم نصیب گمراہ مشہور بامداد اللہ کے
بخدمت بابرکت عزیزم مولوی محمد یعقوب صاحب دام
ذوقہ وشوقہ وعرفانہ سلام شوق واشتیاق ملاقات
کے بعد مطالعہ کریں مولوی رشید احمد صاحب نے
تمہارا ایک طول طویل خط جو اضطرار وبیقراری
سے مملو تھا پہنچایا اور دو دن میں اسکے مطالعہ سے
فارغ ہوا مسرور کیا عزیز من یہ کمبخت وبدنصیب
اپنی مصیبت وماتم رکھتا ہے کہ عمر طبعی کو پہونچ گیا
اور روئے مقصود نظر نہ آیا **شعر** کارم بدورِ
چرخ بساماں نمی رسد + خوں شد دلم ز درد
بدرماں نمی رسد۔ ہیہات ہیہات **مصرع**
او خویشتن گم است کرا رہبری کند۔ جو کچھ
بھی اس گمراہ کے یاروں نے پایا اپنے حسن
اعتقاد سے پایا نہ مجھ بدنصیب سے کیونکہ میں جو کچھ ہوں
جانتا ہوں عزیز من طالب حق کو مردانہ رہنا چاہئے
اور پست ہمت وناامید نہ ہونا چاہئے
شعر۔ ناامیدی را خدا

عہ یہ الفاظ پڑھ کر میرے بدن میں سناٹا نکل گیا کہ اللہ اللہ واصلین وکاملین کا یہ حال ہے۔ تا
باشال مایاں چہ رسد۔

گردن زدہ است + چوں گنہ مانند طاعت
آمدہ است - از کوشش و جہد دست نباید
داد خصوصاً در ایام قبض کہ جہاد اکبر ہمیں است
اگر طالب منقبض بجدے شود کہ از و بجز حیرانی
وسرگردانی ہیچ نشود باید کہ در آخر شب
از آب سرد غسل کند اگر نتواند وضو کند در
مکانے خالی و تاریک اول دو رکعت نماز
نفل در اول رکعت بعد فاتحہ سورہ انا فتحنا
و در دوم رکعت سورۃ اذا جاء خواندہ بعد
باخضوع و خشوع و عجز و انکسار توبہ و استغفار
نماید ایں دعا را بحضور قلب بار بار تکرار کند
یا غیاث المستغیثین اغثنی و یا
ارحم الراحمین ارحمنی - و درود بخواند
بعد ازاں بذکر جہر باشرائط مشغول شود
یعنی ذکر نفی و اثبات با مد و شد و رابطہ
و واسطہ بجدے کند کہ ذوق دست دہد
بعد ازاں اثبات مجرد و اسم ذات ہمیں
طور کند غرض تا سہ روز یا ہفت روز یا
یازدہ روز یا بست و یک روز غایت تا چہل
و یک روز ایں عمل کند انشاء اللہ تعالیٰ
ایں عمل بسیار فائدہ خواہد بخشید - و صحبت
یاران طریقت را غنیمت شمارند بر استغنائے
آنہا خیال نہ کنند از طرف خود حاضر باشش

گردن زدہ است + چوں گنہ مانند طاعت
آمدہ است - کوشش و جہد سے فارغ نہ ہونا
چاہئیے خصوصاً ایام قبض میں کہ جہاد اکبر یہی ہے
اگر طالب اس حد تک منقبض ہو جائے کہ بجز حیرانی
وسرگردانی کچھ نہ ہو تو مناسب ہے کہ آخر شب میں
غسل کرے اور ممکن نہو تو وضو کرے اور کسی تاریک
اور خالی مکان میں اول دو رکعت نماز نفل
اسطرح کہ اول رکعت میں بعد فاتحہ سورہ انا فتحنا
اور دوم رکعت میں سورۃ اذا جاء پڑھے پھر
خضوع و خشوع و عجز و انکسار سے توبہ و استغفار
کرے اور یہ دعا بحضور قلب بار بار تکرار کرے
یا غیاث المستغیثین اغثنی و یا
ارحم الراحمین ارحمنی درود پڑھے اور
اُس کے بعد ذکر جہر اپنے شرائط کے ساتھ
مشغول ہو یعنی ذکر نفی و اثبات مد و شد اور
رابطہ و واسطہ کے ساتھ اُسوقت تک کہ ذوق
پیدا ہو اس کے بعد اثبات مجرد و اسم ذات کا
ذکر اسی طرح کرے الغرض ۳ روز یا ۷ روز
یا گیارہ روز یا اکیس روز انتہا اکتالیس روز
تک یہ عمل کرے انشاء اللہ یہ عمل بہت فائدہ
بخشیگا - اور یاران طریقت کی صحبت کو
غنیمت خیال کریں ان کی بے توجہی کا خیال
نہ کریں اپنی طرف سے حاضر باشش

باشند عاقبت بخیر باد آمین۔

مکتوب ہفتم۔ از فقیر حقیر عبدالکریم عفی عنہ بخدمت بابرکت عزیز القدر برگزیدہ حضرت رب العالمین مقبول حضرت سیدالمرسلین حکیم محمد ضیاء الدین صاحب دام ذوقہ وشوقہ وعرفانہ شعر اے غائب از نظر کہ شدی ہمنشین دل + میگویمت ثنا ودعا می فرستمت۔ واضح باد کہ مکتوب درد وشوق اسلوب درعین انتظاری رسید موجب انشراح خاطر احقر گردید از اول تا آخر بمطالعہ فقیر آمد عزیزمن انسان مدام دررنج وآلام است بحکم لقد خلقنا الانسان فی کبد ہرکرا رنج نیست انسان نیست امارنج براقسام است رنج دنیا ورنج عقبی ورنج مولی رنج دنیا بدوزخ ورنج عقبی بجنت ورنج مولی بمولی میرساند چوں انسان راازرنج چارہ نبود بس رنجے گزیند کہ بگنج راحت برساند۔ نہ کہ درعقبی خسرالدنیا والآخرہ ہلاک سازد الحمد للہ کہ آنعزیز را رنج مولی غالب بر رنج ہاست اگرچہ گاہ گاہ چیزے رنج غیر مطلوب بنطوق الانسان مرکب من الخطاء

رہیں عاقبت بخیر ہو آمین۔

مکتوب ساتواں۔ فقیر حقیر عبدالکریم کی طرف سے بخدمت بابرکت عزیز القدر برگزیدۂ حضرت رب العالمین مقبول حضرت سیدالمرسلین حکیم محمد ضیاء الدین صاحب دام ذوقہ وشوقہ وعرفانہ شعر اے غائب از نظر کہ شدی ہمنشین دل + میگویمت ثنا ودعا می فرستمت۔ واضح ہو کہ نامہ درد وشوق اسلوب عین انتظار میں پہونچا انشراح خاطر کا باعث ہوا اول سے آخر تک فقیر نے مطالعہ کیا۔ عزیزمن انسان ہمیشہ رنج ودرد میں ہے بحکم ولقد خلقنا الانسان فی کبد۔ اور جسکو رنج نہیں انسان نہیں لیکن رنج کی چند قسمیں ہیں رنج دنیا اور رنج عقبی اور رنج مولی، رنج دنیا دوزخ ہیں اور رنج عقبی جنت ہیں اور رنج مولی مولی کے پاس پہونچاتا ہے۔ جب انسان کو بدون رنج چارہ نہیں ہے تو وہ رنج اختیار کرے جس سے راحت پہونچے نہ کہ عقبی ہیں نقصان دین ودنیا سے ہلاک ہو جائے۔ الحمد للہ کہ آں عزیز پر رنج مولی تمام رنجوں پر غالب ہے اگرچہ کبھی کبھی رنج غیر مطلوب بمنطوق الانسان مرکب من الخطاء

ع۱ مراد حکیم ضیاء الدین صاحب رامپوری منہیاران ضلع سہارنپور خلیفہ ارشد حضرت حاجی محمد عباس صاحب شہید تھانوی رح ۱۲ سعید الدین

والنسیان بمثال خاشاک بر روئے
دریا ظہور گیرد لیکن بجز دمے[ع] نپاید بلکہ آنرا
مثل مار بر گنج باید دانست پس طالب
حق را باید کہ ہر چہ رنجے و راحتے کہ از مخلوقات
باو رسد از حق داند و بر آں صابر و شاکر
باشد و نیز جملہ حرکات و سکنات موجودات
را آلہ و حق را فاعل مطلق دانستہ دراں
مستغرق شود وقتیکہ دراں ملکہ شود رنج
و راحت این و آں برابر میگردد بلکہ در
رنج لذتے و ذوقے رو دہد کہ در بیان
نیاید من لم یذق لم یدر۔ ہر
ہر کہ گذرد داند شعر بدم گفتی و خورسندم
عفاک اللہ نکو گفتی + جواب تلخ می زیبد
لب لعل شکر خارا۔ وآنکہ نوشتہ بودند
کہ اربعین کردہ بودم در عشرہ اول بسیار
قبض و اضطراب لاحق حالم ماند آخر کار
بامداد مرشد چنداں ذوق و انبساط
دست داد کہ غلبہ سلطان الاذکار ظہور
کرد انواع انواع کیفیات و لذات
حاصل گشت کہ در تحریر نمی آید از دریافت
ایں مضمون شکر بجا آوردہ شد مبارکباد
ذلک فضل اللہ یوتیہ من
یشاء اللھم زد فزد۔

والنسیان۔ مثل خاشاک کے سطح دریا پر
ظاہر ہوتا ہے مگر دم بھر سے زیادہ نہیں ٹھہرتا بلکہ اسکو مثل مار گنج سمجھنا
چاہیئے پس طالب حق کو چاہیئے کہ جو رنج
و راحت اس کو مخلوق سے پہونچے حق تعالیٰ سے
جانے اور اسپر صابر و شاکر رہے اور نیز موجودات
کے تمام حرکات و سکنات کو آلہ اور حق کو فاعل
مطلق سمجھکر اس میں غرق ہو جائے جبوقت اسکا
ملکہ ہو جائیگا رنج و راحت اسکا اور اسکا برابر
ہو جائیگا۔ بلکہ رنج میں ایسا لذت و ذوق
ظاہر ہوگا جو بیان میں نہیں آسکتا۔ من
لم یذق لم یدر۔ جسپر گذرتی ہے وہی
جانتا ہے شعر بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ
نکو گفتی + جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا
اور وہ جو لکھا تھا کہ میں نے چلہ کیا تھا اول
ہی عشرہ میں مجکو قبض و اضطراب بہت لاحق
حال ہوا آخر کار بامداد مرشد اسقدر ذوق
و انبساط پیدا ہوا کہ سلطان الاذکار کا غلبہ
ظاہر ہوا اور اقسام کے کیفیات و لذات
حاصل ہوئیں کہ تحریر میں نہیں آتیں۔
اس مضمون کے معلوم ہونے سے
شکر کیا گیا "مبارک ہو"
ذلک فضل اللہ یوتیہ من
یشاء اللھم زد فزد۔

ع یہاں اصل الفاظ مشکوک تھے مگر انکی ہیئت سے یہ عبارت اقرب معلوم ہوئی ۱۲ شبیر علی

عزیز من عاشقان حق در قبض و ہجراں لذت
وصال می چشند شعر جو مزا انتظار میں
دیکھا ا نہ کبھی وصل یار میں دیکھا ۔ در
قبض و بسط و ہجراں و وصل فرق نمی کنند
شعر پس زبون وسوسہ باشی دلا + گر
طرب را باز دانی از بلا ۔ شرح ہجر و وصل
در زبان قلم نمی گنجد و مرقوم بود کہ حالا بجز
ذکر اسم ذات ہیچ خوش نمی آید و آں ہم
گاہ گاہ بغلبہ لذت معنوی ترک می شود
عزیز وقتیکہ ذکر روحی وسری ظہور میکند
ذکر زبانی و خفی ہمہ محو می شوند و انواع
انوار و تجلیات ظاہر کہ در ظہور آں ذاکر
مستور می گردد و نہ ذاکر ماند نہ ذکرع ذاکر
مذکور گردد و ذکر ذکر حق شود ۔ شہد ۲ اللہ
۲ انہ لا ۲ الہ ۲ الا ھو ۔ پس طالب
حق را باید کہ لیل و نہار در ذکر زبانی
و قلبی جہریہ و خفیہ چنداں مشغول و مستغرق
گردد کہ خود را و ذکر خود را فراموش
سازد بامداد الٰہی چنداں انوار و اسرار
و واردات الٰہی بر دل ذاکر جلوہ گر شوند

عزیز من عاشقان حق قبض و ہجران میں لذت
وصال پاتے ہیں شعر جو مزا انتظار میں دیکھا +
نہ کبھی وصل یار میں دیکھا ۔ قبض و بسط ہجران
و وصل میں فرق نہیں کرتے ہیں شعر بس
زبون وسوسہ باشی دلا + گر طرب را باز دانی
از بلا ۔ ہجر و وصل کی شرح سے زبان قلم
عاجز ہے ۔ مرقوم تھا کہ اب بجز ذکر اسم ذات
کچھ اچھا نہیں معلوم ہوتا اور وہ بھی کبھی کبھی
معنوی لذت کے غلبہ سے ترک ہو جاتا ہے
ایعزیز جس وقت کہ ذکر روحی وسری کا
ظہور ہوتا ہے اُس وقت تمام اذکار ربانی ہو
یا خفی محو ہو جاتے ہیں اور اقسام کے انوار
و تجلیات ظاہر ہوتے ہیں کہ اس کے ظہور میں
ذاکر مستور ہو جاتا ہے اور نہ ذاکر رہتا ہے نہ
ذکر اور ذاکر مذکور ہو جاتا ہے اور ذکر ذکر حق ہو جاتا ہے
شہد ۲ اللہ ۲ انہ لا ۲ الہ ۲ الا ھو ۔ پس طالب حقکو
چاہئے کہ رات دن ذکر زبانی و قلبی جہری و خفی میں اسقدر
مشغول و مستغرق ہو کہ خود کو اور اپنے ذکر کو فراموش
کر دے بامداد خداوندی اسقدر انوار و اسرار اور
واردات الٰہی قلب ذاکر پر جلوہ گر ہوں گے ۔

ع عبارت ہے فنا سے چنانچہ اسی معنی میں کہا جاتا ہے کہ آہن آتش گردد اور شہد اللہ ۲ انہ لا ۲ الہ
۲ الا ھو سے استشہاد کی تقریر یہ ہے کہ مراد اس شہادت سے مفسرین کے نزدیک اُن دلائل توحید کا نصب ہے
جنکی دلالت اضطراری ہے چونکہ یہ شخص اس حالت میں اضطراراً ذاکر ہے ۔ پس دلالت میں مشابہ اُن دلائل کے ہوگا ۔

که بتحریر نیاید و در اشراق آں انوار
لذات جمال مذکور و تجلیات حق حاصل آید
و بمقصود برسد و مسطور بود که وقت مشاہده
جمال ارواح مشائخ وغیرہا پردۂ خفیف
حائل میماند صاف مشاہده نمی شود عزیز من
ہر قدر که از صفات ہستی در و باقیست
ہمانقدر حجاب ع از غیب است و چندانکه
از خود رفت باحق پیوست پس طالب حق را
باید که خود را و جمیع موجودات را از نظر
بردارد و ہستی ذات مطلق را موجود داند
و دراں محو شود تا پردۂ غیریت برخیزد و غیبوبت
پدید آید و جمال مطلوب رخ نماید در ینولا
بموجب التماس آں عزیزان در مراتب
سلوک راہ حق تعالی مسمی به ضیاء القلوب
نوشته ام بخدمات آں عزیزاں می رسد
باید که او را التعویذ جان کنند پیشوائے خود
دانسته بر آں عمل نمایند انشاء اللہ تعالی
بسیار فائدہ خواہد بخشید بخدمت عزیز جانم

کہ تحریر میں نہیں آسکتے اور ان انوار کی چمک میں
جمال مذکور (حق) کی لذات اور تجلیات حق
حاصل ہونگے۔ اور مقصود حاصل ہوگا اور
لکھا تھا کہ ارواح مشائخ کے جمال کے مشاہدہ
کیوقت خفیف پردہ حائل رہتا ہے صاف
مشاہدہ نہیں ہوتا ہے۔ عزیز من جسقدر کہ ہستی
کے صفات باقی رہیں گے اسیقدر غیب سے حجاب رہیگا
اور جسقدر خودی کا زوال ہوگا حق سے اتصال
ہوگا پس طالب حق کو چاہیئے کہ خود کو اور تمام
موجودات کو نظر سے اٹھائے اور ذات مطلق کی
ہستی کو موجود جانے اور اس میں محو ہو جائے
تاکہ غیریت کا پردہ اٹھجائے اور غیبوبت ظاہر
ہو اور جمال مقصود کا رخ ظاہر ہو اسوقت
عزیزوں کی درخواست کے موافق راہ حق تعالی
کے سلوک کے مراتب میں ایک کتاب ضیاء القلوب میں نے
لکھی ہے جو خدمت عزیزان میں پہونچیگی چاہیئے
کہ اس کو حرز جان اور پیشوا سمجھکر عمل کریں انشاء اللہ
تعالی بہت فائدہ ہوگا بخدمت عزیز جانم

ع اس غیبت میں ارواح بھی داخل ہیں اور آگے جو ارشاد ہے "چندانکه از خود رفت باحق پیوست" اس
از خود رفتگی میں فناء ارواح بھی داخل ہے کیونکہ روح ادراک کیوقت اس مدرک کی صورۃ ذہنیہ ہے جو اسکی
صفت ہے جب اس کی طرف التفات ہوا تو از خود رفتگی نہ ہوئی اور توجہ الی الحق میں حقیقت حق اس کی صورت
ذہنیہ نہیں ہوتی جو اس کو اس کی صفت کہا جاوے اور گو وجہ صورت ذہنیہ ہے مگر اس طرف التفات
نہیں ہوتا پس فنائے تام حاصل ہوا۔

حافظ محمد یوسفؐ بعد سلام و دعا واضح آنکہ
مبارکباد کہ التماس و دعا آنعزیز بجناب
اقدس حق تعالی قبول افتاد امید قوی ست
کہ آں سعید کونین را بمراتبات عالیات
و ولایت مشیخت رسانند و عالم را از نور فیض
ہدایت تو منور گردانند آمین باید کہ در کار خود
باشند و ترقی در ترقی خواہند بریک جا
قرار نہ گیرند و گاہ گاہ از حال خود مینویسان
باشند و خود را پیش نظر مولویؐ صاحب
دارند کہ مربی شما اند بخدمت عزیزم حکیم ضیاء الدین
مکرر آنکہ انچہ در مقدمہ خود و مولوی صاحب
نوشتہ بودند عزیز من بہ نسبت آں عزیزان
برگفت و شنود کسے اعتبارے ندارم فقیر را
بہ نسبت شما حسن ظن بمرتبہ عین الیقین است
و شمار امعہ دوستان خدائے مدا باہم
یک جان و دل و شیر و شکر میدانم و نیز محبت
شمار او سیلہ نجات خود می پندارم چہ
جائے ملال خاطر جمع دارند و باہم با اتحاد
و محبت و اتفاق در کار خود باشند و نیز
مثنوی تحفۃ العشاق کہ بموجب ارشاد
حضرت حافظ محمد ضامن صاحب رحمۃ اللہ
علیہ منظوم کردہ ام ہم میرسد قبول نمایند
زیرا کہ آن عزیز را بجائے حضرت موصوف

حافظ محمد یوسف بعد سلام و دعا کے واضح ہو
کہ مبارکباد کہ درخواست و دعائے عزیز
بجناب اقدس حق تعالی قبول ہوئی قوی امید ہے
کہ سعید دوجہان کو مراتب بلند اور ولایت
و مشیخت پر پہونچا دیں اور تمہارے فیض ہدایت
کے نور سے عالم کو منور کر دیں آمین - چاہیئے
کہ اپنے کام میں لگے رہیں اور ترقی در ترقی
کے خواہاں رہیں اور ایک جاے پر قرار نہ
پکڑیں اور کبھی کبھی اپنا حال لکھتے رہیں اور
اپنے کو مولوی صاحب کے پیش نظر رکھیں کہ
تمہارے مربی ہیں بخدمت عزیزم حکیم ضیاء الدین
مکرر یہ کہ جو کچھ آپنے اپنے اور مولوی صاحب
کے بارہ میں لکھا تھا عزیز من اُن عزیزونکی
نسبت میں کسی کے کہنے سننے کا اعتبار نہیں
کرتا ہوں فقیر کو تمہاری نسبت حسن ظن عین الیقین
کے درجہ پر پہونچگیا ہے اور تمکو مع دوستان خدا کے
یکجان و دل و شیر و شکر جانتا ہوں اور نیز تمہاری
محبت کو اپنی نجات کا وسیلہ گمان کرتا ہوں چہ جائیکہ
ملال ہو خاطر جمع رکھیں اور آپس میں اتحاد و محبت
و اتفاق سے اپنے کام میں رہیں اور نیز مثنوی تحفۃ العشاق
کہ بموجب ارشاد حضرت حافظ ضامن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے
منظوم کیا ہے آپکے پاس پہونچتی ہے قبول کریں اسواسطے
کہ آں عزیز کو بجائے حضرت موصوف

۱۹ صاحبزادہ صاحب حضرت حافظ محمد ضامن صاحب ۔ سعید الدین

۲۰ مراد حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں ۔ سعید الدین

میدانم اگر توانند یک نسخہ نقل کنانیدہ
نزد فقیر بفرستند کہ نزدم بجز مسودہ او نماند
است ۔

مکتوب ہشتم ۔ بخدمت بابرکت عزیزم
حکیم ضیاء الدین صاحب طال عرفانہ باللہ
از فقیر حقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ سلام مسنون
مطالعہ نمایند سہ خط آں عزیز یکے مرقومہ
ہیجدہم ربیع الاول دوم مورخہ بست و یکم
جمادی الثانی سوم مرقومہ ہفتم رمضان
شریف ۱۲۸۳ھ بعد از آمدن مدینہ منورہ
وصول یافت ۔ از مضمون آنہا فرحہا اندوختم
کہ در خط اول حال اربعین مع کیفیات
واردات معنوی گوناگوں و حصول لذت
و کیفیت ع در آنہا مرقوم بودند و از دریافت
آنہا بسیار خوشنود شدم و سجدہ شکر
بجا آوردم مبارکباد اللھم زد فزد
عزیز جانم جائے شکر است مصرع کہ ایں
دولت سرمد ہمہ کس را نہ دہند ۔ ہر کرا
خواہند میدہند بسیار مرداں طالب حق
دریں راہ کوشش و سعی بیشمار و زہد بے پایاں

جانتا ہوں اگر ممکن ہو تو ایک نسخہ نقل کر کے فقیر
کے پاس بھیجیں کیونکہ میرے پاس بجز اس کے
مسودہ کے نہیں ہے ۔

مکتوب آٹھواں ۔ بخدمت بابرکت عزیزم
حکیم ضیاء الدین صاحب طال اللہ عرفانہ باللہ فقیر حقیر
امداد اللہ عفی اللہ عنہ سے بعد سلام مسنون مطالعہ
کریں کہ آنعزیز کے تین خط ایک مرقومہ ۱۸ ربیع
الاول دوسرا مورخہ ۲۱ جمادی الثانی
تیسرا مرقومہ ۷ رمضان شریف ۱۲۸۳ھ مدینہ
منورہ سے واپسی کے بعد وصول ہوئے انکے
مضامین سے مسرتیں حاصل ہوئیں اول خط
میں چلہ کا حال مع کیفیات اور اقسام کے باطنی
واردات اور لذت و کیفیت کا حصول ان میں
مرقوم تھا جنکے معلوم ہونے سے میں بہت مسرور
ہوا ۔ اور سجدہ شکر ادا کیا ۔ مبارکباد
اللھم زد فزد عزیز جانم جائے شکر ہے
مصرع کیں دولت سرمد ہمہ کس را
نہ دہند ۔ جسکو چاہتے ہیں دیتے ہیں
بہت سے مردان طالب حق اس راہ میں
بیشمار کوشش و سعی اور بے انتہا زہد

ع مقصود اس سے کیفیات کی محمودیت کا اظہار ہے کیونکہ عین مقصود نہیں چنانچہ عنقریب ہی اسکی
تقویت کے لئے ایک مراقبہ کی تعلیم فرمائی ہے اس قول میں "ایں معنی را ہر وقت ملحوظ خاطر دارند الی قولہ"
تا فاعلیت غیر از نظر بر دارند ۔ اور اس سے مقصودیت ان کیفیات کی لازم نہیں آتی ۔

بکار بر ند و سالہا سال خون جگر میخورند تاہم
عشر عشیر ایں مرتبہ حاصل نمی شود کہ شمارا
باوجود قلت محنت بفضل الٰہی حاصل شد
پس درکار باشند و شغل باطن را بر ہمہ امور
مقدم دارند خواستہ بودم کہ جواب ہر
فقرہ جداگانہ بنویسیم مگر دست و قلم یاری
نداد مجبورم در بنولا ایں معنی را ہر وقت
ملحوظ خاطر دارند یعنی افعال و حرکات و سکنات
خود را و جمیع موجودات را مظہر افعال حق
دانند و ہمہ اشیا او را فاعل مطلق تصور
نمایند ایں حیثیت را ہر لحظہ و ہر آن در
خلا و ملا از دست نہ دہند اگر غفلت آید لاحول
خوانده باز رجوع نمایند تا فاعلیت غیر از
نظر بردارند و دوست و دشمن را یکساں
دانند و احوال خود را از مولوی رشید احمد
صاحب سلمہ گفتہ باشند ہرچہ اوشاں
گویند تصدیق نمودہ بر آں عامل باشند
و آنکہ در مقدمہ قصد ہجرت نوشتہ بودند
عزیز از جان ازیں چہ بہتر خدائے تعالی
مبارک کناد مگر اے عزیز در بنولا چونکہ
احوال مہاجران حال دیدہ می شود باں
حسرت و افسوس می آید یعنی آنکہ صلاحیت
و دینداری در ہند می داشتند در ینجا

اختیار کرتے ہیں اور سالہا سال خون جگر پیتے ہیں
تاہم دسواں حصہ اس مرتبہ کا حاصل نہیں ہوتا
جو تمکو باوجود قلت محنت فضل الٰہی سے حاصل ہوا
بس کام میں لگے رہیں اور باطنی شغل کو تمام
امور پر مقدم رکھیں میں نے چاہا تھا کہ ہر فقرہ کا
جواب جدا جدا لکھوں مگر دست و قلم نے مدد
نہیں کی مجبور ہوں۔ اسوقت اس باتکو ہر وقت
دلمیں رکھیں یعنی اپنے افعال حرکات و سکنات
کو اور تمام موجودات کو افعال حق کا مظہر
جانیں اور تمام اشیاء کا اسی کو فاعل مطلق
تصور کریں اس حیثیت کو ہر لحظہ اور ہر آن
خلا و ملا میں ہاتھ سے ندیں۔ اگر غفلت ہو جائے
تو لاحول پڑھکر پھر رجوع کریں تاکہ غیر کی فاعلیت
نظر سے اٹھ جائے اور دوست و دشمن کو یکساں
سمجھیں اور اپنے احوال کو مولوی رشید احمد صاحب
سلمہ سے کہتے رہیں وہ جو کچھ کہیں تصدیق کر کے اسپر
عامل رہیں اور قصد ہجرت کے بارہ میں جو کچھ
لکھا تھا تو العزیز از جان اس سے کیا بہتر
خدائے تعالی مبارک کرے مگر العزیز
اسوقت جو احوال مہاجرین کے دیکھے جاتے ہیں
اس پر حسرت و افسوس آتی ہے۔
یعنی جو صلاحیت و دینداری ہند
میں رکھتے تھے "یہاں"

آمدہ اکثر دراں فتورے واقع میشود خصوصاً
در عبادت و ذکر و شغل الٰہی زیادہ خلل
می افتد بجز فکر شکم و فرج ہیچ نمی ماند پس
ایعزیز اول ہجرت از اوصاف ذمیمہ
باوصاف حمیدہ مثل توکل و قناعت و رضا
و تسلیم وغیرہ کہ فرض دائمی است باید
کہ تا ہجرت ظاہری راست آید زیرا کہ
بدون ہجرت اول ہجرت ثانی ہرگز درست
نمی گردد۔ لہٰذا ایں احقر دریں امر کہ مقدمہ
نازک است ہیچ نمی گوید۔ نہ منع کنم و نہ
اجازت دہم مگر ایں مناسب معلوم میشود
کہ قصد خود را مرکوز خاطر داشتہ بہر حال
بجناب صفت ایجابی ع ملتجی باشند و استخارہ
نمودہ مانند کہ الٰہ العالمین اگر ایں امر خیر
در حق ما ضعیفان و عاصیان بہتر باشد
و تو راضی باشی سامان ایں امر خیر مہیا کن
و الا ہر جا کہ داری در رضا خود و اتباع
شریعت دار و دریں بمیراند و بریں بر
انگیزاند آمین۔ پس اگر در علم الٰہی بحق
شما بہتر خواہد شد خود بخود حسب دلخواہ
سامان جمع خواہد شد ورنہ سعی شما لاحاصل

اگر اکثر اس میں نقصان واقع ہو جاتا ہے خصوصاً
عبادت و ذکر و شغل الٰہی میں زیادہ خلل پڑ جاتا ہے
اور سوائے فکر شکم و فرج کچھ باقی نہیں رہتا۔
پس ایعزیز اول ہجرت اوصاف ذمیمہ سے اوصاف
حمیدہ کی طرف ہونا چاہئے جیسے توکل و قناعت
و رضا و تسلیم وغیرہ کہ دائمی فرض ہے تاکہ ظاہری
ہجرت درست ہو سکے اسلئے کہ بدون اول ہجرت
کے دوسری ہجرت ٹھیک نہیں ہوتی لہٰذا یہ حقیر
اس امر میں کہ نازک مقدمہ ہے کچھ نہیں کہتا ہے
نہ منع کرتا ہوں نہ اجازت دیتا ہوں مگر یہ مناسب
معلوم ہوتا ہے کہ اپنے ارادہ کو دل میں جما کر
بہر حال بجناب صفت ایجابی ملتجی ہو اور استخارے
کرتے رہیں کہ اے الٰہ العالمین اگر یہ امر خیر
ہم جیسے ضعیفوں اور عاصیوں کے حق میں بہتر ہو
اور آپ راضی ہوں تو اس امر خیر کا سامان
مہیا کیجئے ورنہ جس جگہ رکھیں اپنی رضا و اتباع
شریعت میں رکھیں اور اسی میں ماریں اور
اسی میں اٹھائیں آمین پس اگر علم الٰہی میں
تمہارے حق میں بہتر ہوگا خود بخود حسب
دلخواہ سامان جمع ہو جائے گا۔ ورنہ
تمہاری کوشش لاحاصل

ع کیونکہ تصرفات کا تعلق صفات ثبوتیہ ہی سے ہے اور صفات تنزیہیہ محض نقائص کی نفی ہے
اور فی نفسہ کمالات جیسے لم یلد و لم یولد حوادث اُن سے مرتبط نہیں۔

است و آنکہ در مقدمہ قصد ع شروع عربی ایما بود بہتر است مگر آنعزیز چناں باید دانست کہ بعد حصول معلوم بہ علم مشغول بودن جستن نردبان است بعد رسیدن بہ بام آسماں و این محض ناشکریست شعر ہر کہ محراب نمازش گشت عین + سوئے ایماں رفتنش میداں تو شین + ہر کہ باسلطاں شود او ہمنشیں + بر درش نشستن بود حیف و غبیں - فہم من فہم بس اے عزیز ہر قدر کہ علم داری کافیست بحق مشغول باش و از ہمہ معزول شو اللہ بس باقی ہوس خواستہ بودم کہ دریں امر حرفے نویسم مگر قلم یاری نہ داد عاقبت بخیر باد -

مکتوب نہم - بسم اللہ الرحمن الرحیم - از فقیر حقیر روسیاہ گمراہ مسمی بامداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت عزیز القدر گرامی مرتبت مقبول دارین حکیم ضیاء الدین صاحب دام عرفانہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ واشتیاق ملاقات واضح رائے عزیز

ہے اور جو کچھ عربی کے شروع کرنیکے بارہ میں اشارہ کیا تھا بہتر ہے مگر آنعزیز کو جاننا چاہئے کہ معلوم کے حصول کے بعد علم میں مشغول ہونا ایسا ہے جیسا کہ بام آسمان پر پہونچنے کے بعد زینہ کی تلاش کرنا اور یہ محض ناشکری ہے شعر ہر کہ محراب نمازش گشت عین + سوئے ایماں رفتنش میداں تو شین + ہر کہ باسلطاں شود او ہمنشیں + بر درش نشستن بود حیف و غبیں جو اسکو سمجھا وہ سمجھا بس اے عزیز جسقدر علم کہ تم رکھتے ہو کافی ہے حق میں مشغول رہو اور تمام سے معزول اللہ بس باقی ہوس میں نے چاہا تھا کہ اس امر میں کچھ اور لکھوں مگر قلم نے مدد نہیں کی عاقبت بخیر ہو -

مکتوب نواں - بسم اللہ الرحمن الرحیم - فقیر حقیر روسیاہ گمراہ مسمی بامداد اللہ عفا اللہ عنہ کی طرف سے بخدمت بابرکت عزیز القدر گرامی مرتبت مقبول دارین حکیم ضیاء الدین صاحب دام عرفانہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واشتیاق ملاقات واضح رائے عزیز

ع؎ اس میں تحقیق ہے اس مسئلہ کی ترک الدلیل قبل الوصول الی المدلول مذموم و طلب الدلیل بعد الوصول الی المطلوب قبیح اور شعر ہر کہ محراب نمازش الخ میں عین کے محراب ہونیسے مراد مشاہدہ وحضور ہے اور ایمان سے مراد ایمان تقلیدی ورسمی اور چونکہ مسئلہ عام فہم نہ تھا آگے احتیاط کی طرف اشارہ فرمایا اس قول میں "مگر قلم یاری نداد"

باد احقر بہرحال مشکور بودہ داعی الخیر
آں عزیز است مکتوب پر درد و سوز و عشق
افروز بہزاران شوق و ذوق ورود نمود
نار فراق و درد و اشتیاق اینجانب دوبالا
گردانید چنانچہ جوابش سابق روانہ کردہ
شد یقین کہ رسیدہ باشد عزیز من درد و سوز
عرفانی و شوق و حیرانی سبحانی را نہایتے
نیست آرام کجا و تسکین چیست و تسلی چہ تمام
انبیاء و اولیا دریں طلب حیران و سوزاں
رفتند بجز حیرانی و پریشانی ہیچ نہ نمودند۔
ایعزیز ایں درد و سوز و حیرانی شمارا مبارک باد
مصرع ایں دولت سرمد ہمہ کس را ندہند
شعر درد آمد بہتر از ملک جہاں + تا بخوانی تو خدا را در نہاں۔ عزیز من بموجب تحریر
شما بے اختیار میخواہم [عہ] کہ در آنجا رسیدہ از
قافلہ خود ملاقات نمودہ خوشنود شوم
لیکن چہ کنم کہ اختیار بدست نیست اگر خواستہ
الہی است و در مقدر است ملاقات
باحسن الوجوہ خواہد شد خاطر جمع دارند
و خدمت عزیز از جان [عسہ] محمد یوسف را برہمہ

ہو احقر ہر حالت میں مشکور ہو کر عزیزوں کی
بھلائی کا دعاگو ہے خط درد و سوز سے بھرا ہوا اور
عشق کا بھڑکانیوالا ہزاروں شوق و ذوق
کے ساتھ وارد ہوا فراق و درد اور شوق کی
آگ کو اس جانب کی دوبالا کیا چنانچہ اسکا
جواب پہلے روانہ کیا گیا ہے یقین ہے کہ پہونچا
ہوگا۔ عزیز من عرفانی درد و سوز اور سبحانی
شوق و حیرت کی کوئی نہایت نہیں کہاں کا
آرام کیسی تسکین اور کیا تسلی تمام انبیاء اور اولیاء
اسی طلب میں حیران و سوزاں گذر گئے سوائے
حیرانی و پریشانی کے کچھ نہ کیا ایعزیز یہ درد سوز
و حیرانی تم کو مبارک ہو مصرع ایں دولت
سرمد ہمہ کس را ندہند۔ شعر درد آمد بہتر از
ملک جہاں + تا بخوانی تو خدا را در نہاں۔
عزیز من تمہاری تحریر کے باعث بے اختیار چاہتا
ہوں کہ وہاں پہونچکر اپنے قافلہ سے ملکر
خوشنود ہوں لیکن کیا کروں کہ ہاتھ میں اختیار
نہیں ہے اگر خدا کی مشیت ہے اور مقدر میں ہے
بہتر طریق سے ملاقات ہوگی خاطر جمع رکھیں۔
خدمت عزیز از جان محمد یوسف کو تمام پر

عہ یہ کمال شفقت و رافت ہے کہ باوجود اس کمال تعلق حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ کے اپنے متعلقین کی طرف اسقدر توجہ ہے اور راز اس میں یہ ہے کہ اہل اللہ کی محبت اللہ ہی کی محبت ہے۔

عسہ وجہ اسکی یہ ہے کہ حضرت مکتوب الیہ خلیفہ ہیں حضرت حافظ محمد ضامن صاحب رح کے (بقیہ مضمون بر صفحہ آئندہ)

مقدم دارند کہ خوشی من ہمین است و کتاب
مثنوی شریف مولانا روم ہم رسید چنانچہ اشتیاق
بود مطالعہ او نمودہ دلم سرد شد زیرا کہ بسیار
غلط یافتم سابق بنظر سرسری دیدہ بودم
اگر مرضی باشد عوض او مثنوی دیگر کہ صحیح باشد
بدل کردہ آید یا بدستور واپس کردہ آید
عاقبت بخیر باد ۔

مکتوب دہم ۔ از فقیر امداد اللہ عفی اللہ
عنہ بخدمت عزیز باتمیز برگزیدہ رب العالمین
حکیم محمد ضیاء الدین صاحب زاد اللہ شوقہ
و ذوقہ بیت اے غائب از نظر کہ شدی
ہمنشین دل + میگویمت سلام و دعامی فرسیمت
واضح رائے عزیز باد مکاتبات سابق و حال
در آخر شوال ۱۲۸۰؁ ہجری رسیدند دریں انتظار
ہیچ خط کسے نرسیدہ بود متعجب بودم کہ باوجود
تقاضا ہمہ قافلہ غافل ماندند خیر معلوم شد
کہ ایں دیر در راہ شد از کیفیات مندرجہ
آنہا مسرور گشتم و از خیریت رسی جملہ قافلہ
بوطن مطمئن شدم مگر از انتقال عزیزہ عمدہ؁۵
مرحومہ البتہ رنج است کہ بر ہمہ اقربا خود

مقدم رکھیں کیونکہ میری خوشی یہی ہے ۔ مولانا روم
کی کتاب مثنوی شریف بھی پہونچی جتنا شوق تھا
اُس کا مطالعہ کرکے میرا دل سرد ہو گیا ۔
اسواسطے کہ میں نے بہت غلط پایا ۔ پہلے نظر
سرسری سے اس کو دیکھا تھا اگر مرضی ہو اسکے
عوض دوسری مثنوی جو صحیح ہو بدلی جاوے
یا بدستور واپس کی جاوے عاقبت بخیر ہو ۔

مکتوب دسواں ۔ فقیر امداد اللہ عفا
اللہ عنہ سے بخدمت عزیز باتمیز برگزیدہ رب العالمین
حکیم محمد ضیاء الدین صاحب زاد اللہ شوقہ وذوقہ
بیت اے غائب از نظر کہ شدی ہمنشین دل +
میگویمت سلام و دعامی فرسیمت ۔ واضح رائے
عزیز ہو سابق و حال کے خطوط آخر شوال
۱۲۸۰؁ھ میں پہونچے اس درمیان میں کسی کا
کوئی خط نہیں پہونچا متعجب تھا کہ باوجود تقاضا
تمام قافلہ غافل ہو گیا خیر معلوم ہوا کہ یہ دیر
راستہ میں ہوئی انکے مندرجہ کیفیات سے خوش
ہوا اور تمام قافلہ کی وطن میں خیریت رسی سے مطمئن
ہوا ۔ مگر عزیزہ عمدہ مرحومہ کے انتقال سے البتہ
رنج ہے کہ اپنے تمام اقربا پر ۔

(بقیہ مضمون صفحہ گذشتہ) اور یہ عزیز صاحبزادہ ہیں حضرت حافظ صاحب کے جنہیں تعلیم ہے اپنے مشائخ کی اولاد کی
خدمت و احترام کی ۔

ع۵ حضرت کو اسکا بیحد اہتمام تھا کہ کسی پر کسی قسم کا بار یا گرانی نہ ہو اس تحریر کا منشا یہی ہے ۔

داغ الم و رنج دادہ رفت انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ خدا تعالی ہمہ عزیزان را صبر روزی کند ونعم البدل آں عنایت فرماید آمین ۔ و در مقدمۂ نکاح برارشاد علماء[عہ] عمل باید نمود مگر بخیال فقیر از بیوہ اولی معلوم میشود لیکن عزیز را باید کہ حکم علماء را مقدم دارند ۔

رنج والم کا داغ دیکر چلی گئی انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ خداوند تعالی تمام عزیزوں کو صبر نصیب کرے اور نعم البدل اس کا عنایت فرمائے آمین ۔ اور مقدمۂ نکاح میں علماء کے ارشاد پر عمل کرنا چاہئے مگر فقیر کے خیال میں بیوہ سے بہتر معلوم ہوتا ہے لیکن عزیز کو مناسب ہے کہ علماء کے حکم کو مقدم سمجھیں

دے بی بی امۃ الحبیب کو بعد سلام و دعائے خیر کے معلوم ہو کہ از انتقال ڈپٹی[۵۲] صاحب و برخورداری عمدۃ رنجیکہ اوپر خاطر فقیر کے گذرا حاجت تحریر کی نہیں خداتعالی دونوں کو بخشے اور جنت الفردوس عنایت کرے اور تمکو صبر دے اور محبت اور ذوق و شوق میں اپنے رکھے دنیا چند روز ہے آگے پیچھے سبکو جانا ہے سو مناسب ہے کہ وہ کام کرے جس سے معرفت ہو اور دونوں محبت والے جنت میں ابد الآباد خوش رہیں چاہئے کہ کثرت نوافل اور تلاوت قرآن شریف اور بارہ تسبیح اور پاس انفاس کا دھیان رکھے اور اپنے اوقات کو نیک عمل میں صرف کرے اور جو حکم الہی ہو خواہ نفس چاہے یا نہ چاہے اس کو بموجب حکم شریعت کی بجا لاوے کہ اس میں سراسر بہتری ہے آئندہ تو خود عاقل و صالح ہے حاجت تحریر کی نہیں اور کچھ پوچھنا ہو وظیفہ وغیرہ مولوی رشید احمد صاحب سے یا عزیز از جان ضیاء الدین سے پوچھ لینا ۔ اور اگر اللہ کی مرضی ہووے تو بشرط خیریت فقیر بھی چند عرصہ[عہ] میں ملاقات سب عزیزوں سے کرے گا خاطر جمع رکھو اور دعا کرو

لہ والدہ صاحبہ عمدۃ النساء مذکورہ ۱۲ سعید الدین

بخدمت حکیم ضیاء الدین صاحب معلوم باد کہ | بخدمت حکیم ضیاء الدین صاحب معلوم ہو کہ

عہ درویشوں کو اس سے سبق لینا چاہئے کہ باوجود اس کمال محققیت اور مسئلہ کے ظاہر ہونے اور اپنی رائے عالی لکھنے کے بھی علماء کی اطاعت کی تاکید فرمارہے ہیں ۔

عہ قولہ فقیر بھی چند عرصہ میں الخ ایسا ہی مضمون مکتوب سابق میں بھی ہے " اگر خواستہ الہی ست الخ اس میں حضرت نے اپنی واپسی ہند کو تحریر نہیں فرمایا ملاقات کی صورت یہ بھی ممکن ہے کہ یہ لوگ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوں ۔ چنانچہ اکثر وہاں حاضر ہوئے ۔

۵۲ مراد میرے ماموں ڈپٹی عبدالحق صاحب ہیں جو بہن عمدۃ النساء مذکور کے والد تھے ۱۲ سعید الدین ۔

مولوی رحمۃ اللہ سلمہ صاحب اسطنبول یعنی
قسطنطنیہ تشریف رکھتے ہیں و باعث روانگی
شاں در روم ایں شد کہ خطے از اسطنبول
بایں مضمون آمدہ بود کہ درینجا نصارے چند
سوال بر اہل اسلام کردہ اند علماء اینجا میگویند
کہ از تصنیف مولوی رحمۃ اللہ ہندی اگر موجود
باشد بسیار مناسب است کہ شنیدہ ایم
کہ اوشاں رد نصاری خوب نوشتہ است
لہذا علماء اینجا مثل شیخ دحلان وغیرہ و شریف
ہم تجویز نمودہ مولوی صاحب را خود روانہ
کردند و از رسیدن مولوی صاحب علماء
روم بسیار خوش شدند چنانچہ در جواب سوال
نصاری مصروف اند خدا غالب کند و دین
محمد صلی اللہ علیہ وسلم را سخن بالا شود فقط

مکتوب یازدہم - از فقیر حقیر روسیاہ
امداد اللہ عفی عنہ بخدمت بابرکت عزیز القدر
گرامی مرتبت برگزیدۂ رب العالمین حکیم
محمد ضیاء الدین صاحب دام ذوقہ و شوقہ
و عرفانہ باللہ - پس از تبلیغ مراسم سلام
مسنون و اشتیاق مشحون مشہود رائے
عزیز باد للہ الحمد کہ احقر بہر حال مشکور
بودہ بحق آں عزیز معہ دیگر یاران طریقت
دعا خیر می کند سابق ازیں جوابات مکتوبات

مولوی رحمۃ اللہ صاحب استنبول یعنی قسطنطنیہ
تشریف رکھتے ہیں اور روم میں اُن کی روانگی کا
باعث یہ ہوا کہ ایک خط استنبول سے اس مضمون کا
وارد ہوا تھا کہ اس جگہ نصاری نے چند سوال
اہل اسلام پر کئے ہیں اسجگہ کے علماء کہتے ہیں کہ
مولوی رحمۃ اللہ ہندی کی تصنیف اگر موجود ہو
بہت مناسب ہے کیونکہ ہمنے سنا ہے کہ انھوں نے
نصاری کا رد خوب لکھا ہے - لہذا یہاں کے
علماء مثل شیخ دحلان وغیرہ اور شریف نے بھی
تجویز کر کے خود مولوی صاحب کو روانہ کیا
اور مولوی صاحب کے پہونچنے سے علماء روم بہت
خوش ہوئے چنانچہ جواب میں نصاری کے
سوال کے مصروف ہیں خدا غالب کرے اور
دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بول بالا ہو -

مکتوب گیارھواں - فقیر حقیر روسیاہ
عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت عزیز القدر
گرامی مرتبت برگزیدۂ رب العالمین حکیم محمد ضیاء الدین
صاحب دام ذوقہ وشوقہ وعرفانہ باللہ پس از مراسم
سلام مسنون کے تبلیغ اور اشتیاق رائے عزیز کو
واضح معلوم ہو - للہ الحمد کہ احقر بہر حال میں
مشکور رہو کر آں عزیز اور دوسرے
یاران طریقت کے حق میں دعائے خیر کرتا ہے -
پہلے اس سے مکتوبہ خطوط

۵ مراد مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانوی بانی مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ ۱۲ ضیاء الدین

سابق در شوال و دیگر خطوط در ذالحجہ
روانہ کردہ شد رسیدہ باشد حال اینجا
بنظر آمدہ باشد حالا تازہ نیست کہ بتحریر آید
عزیزم حافظ عبداللہ^له از چند ماہ در بخار خفیف
مبتلا بود حالا بخار و سرفہ زور کردہ است
علاج معالجہ کردہ میشود خدا تعالیٰ صحت بخشد
دست پا ہر بندہ است و الا خدا نخواستہ
اگر نوع دیگر شود البتہ احقر را ظاہراً تکلیف
خواہد شد مر خدمت گذار و تابعدار است
دعا کنند خدا تعالیٰ او را شفا^عه بخشد و بر طریقہ
نیک دارد و از خط عزیزم محمد علی^له معلوم شد
کہ آں عزیز از بی حفیظاً^له نکاح کردہ اند۔
بسیار خوشنود شدم الحمد للہ کہ رسم کفر^عه و قید
بد از خاندان ما دور شد خدا تعالیٰ ہر دو
را جزائے خیر دہد و بذوق و شوق خود
و اتباع شریعت مستقیم دارد و از خلاف
مرضی اللہ و رسول دور دارد باید کہ در
اوراد و اشغال و مراقبہ و تعلیم یاران
طریقت قصور و فتور را راہ ندہند و مطالعہ کتب
اخلاق و ملفوظات مشائخ و مکتوبات

سابق کا جواب شوال میں اور دیگر خطوط ذی الحجہ
میں روانہ کئے گئے پہونچے ہوں گے۔ یہاں کا
حال دیکھا ہوگا کوئی حال تازہ نہیں ہے کہ
تحریر میں آئے عزیزم حافظ عبداللہ چند مہینوں سے
خفیف بخار میں مبتلا تھے اب بخار و کھانسی نے
زور کیا ہے علاج معالجہ کیا جاتا ہے خداوند
تعالیٰ صحت بخشے بندہ کا ہاتھ پیر ہے ورنہ خدا
نخواستہ کوئی دوسرا معاملہ ہو جائے تو البتہ
احقر کو ظاہر میں تکلیف ہوگی مرد خدمتگذار
تابعدار ہے دعا کریں خداوند تعالیٰ اُسکو
شفا بخشے۔ اور طریقۂ نیک پر رکھے عزیزم محمد علی
کے خط سے معلوم ہوا کہ عزیز نے بی حفیظاً سے
نکاح کیا ہے بہت خوش ہوا الحمد للہ کفر کی رسم اور
قید بد ہمارے خاندان سے دور ہوئی خداوند تعالیٰ
ہر دو کو جزائے خیر دے اور اپنے ذوق و شوق
اور اتباع شریعت میں مستقیم رکھے اور اللہ و رسول
کی خلاف مرضی سے دور رکھے مناسب ہے کہ اوراد
و اشغال کی تعلیم میں یاران طریقت کی قصور
اور سستی کو راہ نہ دیں اور کتب اخلاق اور
ملفوظات مشائخ اور مکتوبات کا مطالعہ

عه سبحان اللہ کس قدر رعایت ہے اپنے خادم کی مصلحت کی کہ صرف اپنی ہی مصلحت کے لئے شفا کی دعا نہیں بلکہ اُس کی دینی مصلحت کو بھی اُس کے ساتھ جمع فرمایا کہ بر طریقۂ نیک دارد۔

عه یعنی نکاح بیوگان کا عیب سمجھنا ۱۲

له خادم خاص حضرت حاجی صاحبؒ ۱۲ سعید الدین

له منشی محمد حسن صاحب تھانوی کے تایا زاد بھائی ۱۲ سعید الدین۔

له ان کا پورا نام حفیظ النساء تھا میری پھوپھی بی بی بیگن اور حکیم عطاء الدین صاحب کی بی بی حقیقی پھوپھی تھیں بعد بیوہ ہونے کے حکیم صاحب نے ان سے نکاح کر لیا تھا اس خاندان میں یہ سنت زندہ ہوگئی تھی اور اس نکاح بیوہ دوم کی وہ بی بی حقیقی بھتیجی سے ساری ہی برخم مکتوب ہذا میں تنبیہ فرمائی ہے ۱۲ سعید الدین

کردہ باشند زیرا کہ کلماتِ عہ مشائخ مرد را
شیر گرداند و نامرد را مرد نماید و از حال خود
اطلاع کردہ باشند بخدمت عزیز از جان
محمد یوسف بعد سلام مسنون واضح آنکہ جواب
خط آں عزیز سابق بسبیل ڈاک روانہ کردہ
شد رسیدہ باشد حالا بسبب ضعف و نقاہت
کہ اکثر مریض میمانم خط علیحدہ نوشتن نتوانست
باید کہ اوراد و اشغال کردہ باشند و از
حال خود اطلاع نمودہ باشند۔ خط عزیز
از جان احمد حسین رسید حال از او شاں
معلوم گردید کہ عزیز از جان محمد یوسف
حسب الطلب میاں شیخ احمد صاحب بمقام
الور رفتہ است افسوس عہ است کہ دریں
حال نیک خلل افتاد و امتحان پیش آمد
خدا تعالیٰ رحم کند فقر و فاقہ بحق مومنان
معراج است طاقت نداشتہ از گوشۂ
قناعت و صبر بیروں رفت اگر چند روز
تکلیف کشیدندے و بر آں استقامت ورزیدندے
بعرصہ چند ہمہ تکلیف دور گشتے خیر خدا تعالیٰ
عزیز مذکور را بر کار خود مشغول داراد و ذوق
و شوق برقرار داراد و ترقی کناد آمین۔

کرتے رہیں اس واسطے کہ کلمات مشائخ مرد کو شیر
بناتے ہیں اور نامرد کو مرد اور اپنے حال سے
اطلاع کرتے رہیں بخدمت عزیز از جان محمد یوسف
بعد سلام مسنون واضح ہو کہ عزیز کے پہلے خط کا
جواب بذریعہ ڈاک روانہ کیا گیا پہونچا ہوگا اب
ضعف و نقاہت کے سبب اکثر مریض رہتا ہوں
علیحدہ خط نہیں لکھ سکتا مناسب ہے کہ اوراد
و اشغال کرتے رہیں اور اپنے حال سے اطلاع
کرتے رہیں۔ خط عزیز از جان احمد حسین کا پہونچا
اُس سے معلوم ہوا کہ عزیز از جان محمد یوسف
حسب الطلب میاں شیخ احمد صاحب کے مقام الور
گئے ہیں افسوس ہے کہ اُس کے حال نیک
میں خلل واقع ہوا نہایت آزمائش پیش آئی
خداوند تعالیٰ رحم کرے فقر و فاقہ مومنین کے
حق میں معراج ہے طاقت نہ رکھکر قناعت کے
گوشہ اور صبر سے باہر ہو گیا اگر چند روز تکلیف
برداشت کرتا اور اُس پر استقامت رکھتا تو
چند عرصہ میں تمام تکلیف دور ہو جاتی خداوند
تعالیٰ عزیز مذکور کو اپنے کام میں مشغول
رکھے۔ اور ذوق و شوق کو برقرار
رکھے اور ترقی کرے آمین۔

عہ برادر زادہ حضرت حاجی صاحب رح۔ سعید الدین

عہ مراد حکیم شیخ احمد صاحب تھانوی جو ریاست ٹونک میں تحصیلدار تھے ایک مدت تک عامل رہے۔ سعید الدین

عہ بزرگوں کے ملفوظات کے مطالعہ کی حکمت بیان فرمائی گئی ہے۔

عہ سبحان اللہ کس قدر اہتمام ہے اپنے متعلقین کے مصالح دینیہ خصوصاً باطنیہ کا۔

مکتوب دوازدہم - از فقیر امداد اللہ

عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت عالم علوم معقول ومنقول عزیزم مولوی محمد یعقوب صاحب دام شوقہ وذوقہ وعرفانہ بعد از سلام سنت الاسلام واشتیاق ملاقات بیغایات واضح رائے انور باد احقر مشکور بودہ داعی خیر بحق آں عزیزم مکتوب عقیدت ومحبت اسلوب معہ جبہ وپارچہ صدری ولوٹہ مسی ورود نمودہ فرحہا بخشید جزاکم اللہ خیر الجزاء چنانچہ سابق ازیں جواب مکاتبہ سامی معہ رسید اشیائے مذکورہ معرفت سید محمد یٰسین صاحب روانہ کردہ ام رسیدہ باشد از دریافت جمع بودن یکجا آں عزیز ومولوی محمد قاسم صاحب بسیار خوشنود گردیدم کہ در اجتماع خیر وبرکت میشود فی الجماعۃ برکۃ خصوصاً آنکہ ہم مشرب وہم مذہب باشند فائدہ از یک دیگرا میباشد امید کہ در کار خود جوشاں وخروشاں بباشند واحقر را ازع خود دور نہ پندارند بلکہ از دعا وہمت مصروف ام قبولیت وغیر قبولیت بدست محبوب حقیقی است امید قبولیت کہ طلب ومحنت آں عزیزاں رائگاں

مکتوب بارھواں - فقیر امداد اللہ عفا

اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت عالم علوم معقول ومنقول عزیزم مولوی محمد یعقوب صاحب دام شوقہ وذوقہ وعرفانہ بعد از سلام سنت الاسلام اشتیاق ملاقات بے غایات واضح رائے انور ہو کہ احقر مشکور ہو کر حق میں عزیز کے دعائے خیر کرتا ہے خط عقیدت ومحبت کا معہ جبہ وپارچہ صدری اور لوٹے مسی پہونچا مسرور کیا جزاکم اللہ خیر الجزاء چنانچہ اس سے پہلے نامہ گرامی کا جواب معہ اشیاء مذکورہ کی رسید کے سید محمد یٰسین صاحب کی معرفت میں نے روانہ کیا ہے پہونچا ہوگا - اس بات کے معلوم کرنے سے کہ آں عزیز ومولوی محمد قاسم صاحب ایک جگہ جمع ہیں بہت مسرور رہا کیونکہ اجتماع میں خیر وبرکت ہوتی ہے فی الجماعۃ برکۃ خصوصاً جبکہ ہم مذہب وہم مشرب ہوں فائدہ ایک دوسرے کو پہونچیگا - امید کہ اپنے کام میں جوش وخروش سے لگے رہیں گے - اور احقر کو اپنے سے دور نہ سمجھیں گے - بلکہ میں دعا وہمت سے مصروف ہوں قبولیت وغیر قبولیت محبوب حقیقی کے قبضہ میں ہے - قوی امید ہے کہ آں عزیزوں کی طلب ومحنت ضائع

ع اس کی تفسیر اس کے ساتھ ہی مذکور ہے کہ " از دعا وہمت مصروف ام پس شیخ کے حاضر وناظر ہونیکا اعتقاد اس سے لازم نہیں آتا مطلب یہ ہے کہ دور ہونیسے جو شبہ بے توجہی کا ہو جاتا ہے اسکی نفی مقصود ہے -

نخواہد شد و احقر مرتبہ آں عزیزاں را بلند می
یابد انشاء اللہ تعالیٰ بر آں عزیز آں ہم
ظاہر خواہد شد و اگر مولوی محمد مظہر در نانوتہ
تشریف داشتہ باشند بعد سلام و شوق ملاقات
فرمودہ دہند کہ آں یگانہ زمانہ را در جماعت
خود از دوستان خود می شمارم و از دعائے
خیر غافل نیم خاطر جمع فرمایند و آنچہ کہ ذکر و شغل
دریافت کردن منظور باشد بذریعہ خط از احقر
یا از مولوی رشید احمد صاحب کہ اوشاں را
بجائے احقر دانند معلوم فرمایند فی الحال
اگر منظور باشد ترکیب دوازدہ تسبیح کہ عمدہ
ذکر خاندان ما یان ست از مولوی صاحب
موصوف دریافتہ بعمل آرند انشاء اللہ تعالیٰ
فائدہ عظیم خواہد شد عاقبت بخیر باد۔

مکتوب سیزدہم۔ از فقیر امداد اللہ عفی
اللہ عنہ بخدمت بابرکت جامع علوم ظاہری
و باطنی مولوی محمد قاسم صاحب و مولوی
محمد یعقوب صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام علیکم
و رحمۃ اللہ و برکاتہ معلوم فرمایند کہ حافظ
عبدالرحمن صاحب راجوپوری کہ مرد دیندار
و طالب حق اند و سہ روز پیش از روانگی
داخل گردیدہ اند فقط ترکیب پاس انفاس
و یک دو وظیفہ تعلیم کردہ شد. باقی

نہ ہوگی اور احقر آں عزیزوں کے مرتبہ کو بلند
پاتا ہے انشاء اللہ آں عزیز و نیز بھی ظاہر ہوگا اگر
مولوی محمد مظہر نانوتہ میں تشریف رکھتے ہوں بعد
سلام و شوق ملاقات فرما کر یہ پیام دیں کہ اس
یکتائے زمانہ کو اپنی جماعت میں اپنے دوستوں
سے شمار کرتا ہوں اور دعائے خیر سے غافل نہیں
ہوں خاطر جمع فرماویں اور جو کچھ ذکر و شغل
کے متعلق دریافت کرنا منظور ہو بذریعہ خط احقر
سے یا مولوی رشید احمد صاحب سے کہ ان کو بجائے
احقر جانیں معلوم کریں فی الحال اگر منظور ہو
دوازدہ تسبیح کی ترکیب کہ ہمارے خاندان کا
بہترین ذکر ہے مولوی صاحب موصوف سے
دریافت کر کے عمل کریں انشاء اللہ فائدہ
عظیم ہوگا عاقبت بخیر ہو۔

مکتوب تیرھواں۔ فقیر امداد اللہ عفا اللہ
عنہ سے بخدمت بابرکت جامع علوم ظاہری و باطنی
مولوی محمد قاسم صاحب و مولوی محمد یعقوب
صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام علیکم و رحمۃ اللہ
و برکاتہ معلوم کریں کہ حافظ عبدالرحمن صاحب
راجوپوری کہ مرد دیندار اور طالب حق ہے
دو تین روز روانگی سے پہلے داخل سلسلہ
ہوئے ہیں فقط ترکیب پاس انفاس اور ایک
دو وظیفہ تعلیم کئے گئے۔ باقی۔

بخدمت آں صاحبان[عہ] گاہ گاہ خواہند شد
ترکیب دوازدہ تسبیح وغیرہ حسب استعداد
اوشاں تعلیم کردہ باشند و توجہ برحال
اوشاں مرعی دارند و نیز اگر اہل راجپور
کہ بعضے از آں از فقیر ارادت و عقیدت
مثل میاں خواجہ محمد وغیرہ دارند بخدمات
شما ملتجی شوند گاہ گاہ تشریف بردہ فیض دینی
رسانیدہ باشند۔ زیرا کہ خطوط راجپور
در سعی ایں مقدمہ مذکورہ آمدہ اند امید ہست
کہ از آں صاحبان بسیار فائدہ دین
خواہد شد باقی حال اینجا از خطوط سابق
کہ بدست مولوی حفداد خاں صاحب
ساکن خورجہ و دیگر بدست برادر مولوی
محمد احسن ساکن میرٹھ روانہ کردہ ام
معلوم خواہد شد۔

مکتوب چہاردہم ۔ از فقیر امداد اللہ
عفی اللہ عنہ۔ بخدمت عزیز القدر حکیم ضیاء الدین
و محمد یوسف وغیرہ سلامت بعد سلام مسنون
و اشتیاق ملاقات واضح رائے عزیز باد
عرصہ قریب سال گردیدہ کہ کدام مسرت
نامہ از آں سو نرسیدہ از تحریر مولوی رشید احمد

خدمتمیں آپ صاحبوں کی کبھی کبھی حاضر ہوں گے
دوازدہ تسبیح وغیرہ کی ترکیب انکی حسب استعداد
تعلیم کیجائے اُن کے حال پر توجہ رکھیں نیز اہل
راجپور کہ بعضے اُن میں سے مثل میاں خواجہ محمد
وغیرہ فقیر سے ارادت و عقیدت رکھتے ہیں
تمہاری خدمت میں ملتجی ہوں گے کبھی کبھی
تشریف لیجاکر فیض دینی پہونچایا جائے اس واسطے
کہ خطوط راجپور اس مقدمۂ مذکورہ کی سعی
میں آئے ہیں امید ہے کہ آپ صاحبوں سے
بہت فائدہ دین کا ہوگا۔ باقی یہاں کا
حال خطوط سابق سے جو مولوی حفداد خاں
صاحب ساکن خورجہ کے ہاتھ اور دوسرے
برادر مولوی محمد احسن صاحب ساکن میرٹھ
کے ہاتھ روانہ کئے ہیں معلوم ہوگا۔

مکتوب چودھواں ۔ فقیر امداد اللہ
عفا اللہ عنہ سے بخدمت عزیز القدر حکیم ضیاء الدین
و محمد یوسف وغیرہ سلامت۔
بعد سلام مسنون و اشتیاق ملاقات
واضح رائے عزیز ہو قریب ایک سال کے عرصہ ہوا
کہ کوئی مسرت نامہ اُس طرف سے نہیں
پہونچا۔ مولوی رشید احمد۔

عہ اس میں وحدت مطلب کے خلاف کا شبہ نہ کیا جاوے دو صاحبوں کی سپرد کرنے کے معنی یہ ہیں کہ ان میں جس ایک کو طالب معین کرے اُس تعیین کے بعد وہ ایک صاحب عذر نہ کریں۔

صاحب و مولوی محمد قاسم صاحب حال
انتقال جناب بھائی غلام محی الدین صاحب
مرحوم معلوم گردیدہ ازیں معنی
رنج پیرامون خاطر احقر گردید خدا تعالی
آنجناب مرحوم مغفور را مغفور سازد۔
و بجنت الفردوس رساند و باقیماندگان
را صبر روزی کند و خوش و خورم دارد
و عزیز از جان ؏ شاید کہ ہمہ امور کہ تعلق بذات
مرحوم بودند باآں عزیز مفوض بودہ باشد
عزیز از جان را مناسب کہ در امور بطوریکہ
والد شما در ہر امر بردباری و حلم و اسلوبی
را کار می فرمودند۔ آں عزیز ہم اختیار کند
و خلاف حکم الہی را ہرگز راہ ندہند بلکہ مناسب
کہ امور ریاست را ترک دہند و حوالہ
برادران خود کنند و خود مشغول بحق باشند
کہ انشاء اللہ تعالے بہ برکت انفاس آں
عزیز ہمہ امور اسلوب خواہند شد خاطر
جمع دارند یقین کہ ہمیں بودہ باشد از حال
خود و دیگر احوال آنجا مفصل ارقام فرمایند
و از حال عزیزاں اطلاع نمایند۔

صاحب و مولوی محمد قاسم صاحب کی تحریر سے
جناب بھائی غلام محی الدین صاحب مرحوم کے
انتقال کا حال معلوم ہوا اس سے رنج احقر کے
دل کو پہونچا خداوند تعالی اُس جناب مرحوم
و مغفور کو بخشے اور جنت الفردوس میں پہنچائے
اور باقیماندوں کو صبر نصیب کرے اور خوش
و خرم رکھے اور عزیز از جان چاہیئے کہ تمام
امور کہ ذات مرحوم سے تعلق رکھتے تھے آنعزیز
کی سپرد کئے جاویں عزیز از جان کو مناسب ہے
کہ امور میں جس طور سے تنہا رہے والد ہر امر
میں بردباری حلم اور طریقہ سے کام کرتے تھے
آنعزیز بھی اختیار کریں اور خلاف حکم الہی کو
ہرگز راہ نہ دیں بلکہ مناسب ہے کہ امور ریاست
کو ترک کریں اور اپنے بھائیوں کے حوالہ
کریں اور خود حق کے ساتھ مشغول ہوں
انشاء اللہ تعالی بہ برکت پاس انفاس آں عزیز
کے تمام امور عمدہ ہو جائیں گے خاطر جمع
رکھیں یقین کہ ایسا ہی ہو گا اپنے حال اور
وہاں کے احوال مفصل تحریر کریں اور عزیز و بچے
حال سے بھی اطلاع دیں۔

؏ قولہ عزیز از جان الی قولہ بلکہ مناسب کہ امور ریاست را ترک دہند الخ ان دونوں میں منافات نہ سمجھی جاوے قول اول کا حاصل انتظام کا مشورہ دینا نہیں بلکہ یہ ہے کہ اگر انتظام کرو تو فلاں فلاں قیود کی رعایت کرو اور دوسرے قول کا حاصل یہ ہے کہ اولی یہی ہے کہ انتظام ہی ترک کردو۔

سابق ازیں چند قطعہ خط روانہ کردہ ام مگر
از جواب یکے خوشنود نہ شدم امید کہ عزیزان
و برادران دینی را تعلیم و تلقین و تاکید بر
شغل کردہ باشند۔

مکتوب ع۵ پانزدہم۔ از فقیر امداد اللہ
عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت برادرم مولوی
رشید احمد[1] و مولوی محمد قاسم و حکیم ضیاء الدین
و مولوی محمد یعقوب و مولوی ابو النصر صاحبان
سلمہم اللہ تعالی بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ
و برکاتہ و اشتیاق ملاقات بیغایات
مشہود رائے عالیات باد احقر بخیریت بودہ
جویائے اخبار آں عزیزان میماند عرصہ
قریب ہفت ماہ بودہ باشد کہ کدام نامہ
خیریت شمامہ از آں سو نہ رسیدہ اکثر اوقات
طبع نگراں بانصوب میماند و دیگر از آیندگان
ایں صوب کہ دریں سال از آں نواح
کدام کدام کس خواہند آمد و حال مولوی
منظفر حسین[2] صاحب قبلہ و مولوی شیخ محمد[3]
صاحب نیز بنگارند کہ دریں سال خواہند
آمد یا نے و حالات اینجا زبانی حجاج و خطوط
احقر کہ بدست شاں روانہ کردہ ام معلوم

اور اس سے پہلے چند قطعہ خط میں نے روانہ کئے
ہیں مگر ایک کے جواب سے بھی مسرور نہیں ہوا امید کہ
عزیزان و برادران دینی کو شغل پر تعلیم
و تلقین و تاکید کرتے رہیں گے۔

مکتوب پندرھواں۔ فقیر امداد اللہ
عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت برادر مولوی
رشید احمد و مولوی محمد قاسم و حکیم ضیاء الدین
و مولوی محمد یعقوب و مولوی ابو النصر صاحبان
سلمہ اللہ تعالی بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
و اشتیاق ملاقات بے غایات مشہود رائے
عالیات ہو احقر خیریت سے ہے آن عزیزوں کی
خبر ونکا جویاں رہتا ہے سات ماہ کے
قریب عرصہ ہوتا ہے کہ کوئی نامہ خیریت شمامہ
نہیں پہونچا۔ اکثر اوقات طبیعت اُس طرف
نگراں رہتی ہے اور دوسرے اُس جانب کے
آنیوالوں میں سے اس سال میں اُس نواح
سے کون کون لوگ آئیں گے اور مولوی منظفر حسین
صاحب قبلہ اور مولوی شیخ محمد صاحب کا حال
بھی لکھیں کہ اس سال آئینگے یا نہیں اور یہاں کے
حالات حجاج کی زبانی اور احقر کے خطوط جو
اُن کے ہاتھ روانہ کئے ہیں معلوم

ع۵ تمام خط آئینہ ہے شان شفقت کا کہ سبکی مصالح کی طرف کس درجہ توجہ ہے ولنعم ماقیل سہ بندۂ پیر
خراباتم کہ لطفش دائم ست + زانکہ لطف شیخ و زاہد گاہ ہست و گاہ نیست۔

[1] برادر حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رح ۱۲ سعید الدین

[2] مراد حضرت مولانا منظفر حسین صاحب کاندھلوی رح ۱۲ سعید الدین

[3] مراد حضرت مولانا شیخ محمد صاحب محدث تھانوی رح ۱۲ سعید الدین

خواہد شد و مولوی رحمۃ اللہ ہنوز تشریف
باستبول میدارند خدائے تعالی مولوی
صاحب را جلد آرد و درینولا دریجا گرانی
غلہ و دیگر اجناس و اشیاء بسیار است
مردمان غربائے اینجا گونہ تشویش میدارند
خداتعالی رحم کند دریں روزہا اگر کدام کس
قصد حج دارد خرچ وافر باید و حال اینجا
بسبب بعضے مصلحت نتوانم نوشت و از
حال قیام عزیز از جان احمد حسین برنگارند
کہ کجامی ماند یا نانوتہ یا رامپور قیام او،
در تھانہ ہرگز پسند ندارم آئندہ اختیار
اوست از خطوط سابق معلوم شد کہ عزیز
از جان محمد یوسف بالور رفتہ است خدا
تعالی او را مشغول بخود دارد کہ وقت
امتحان است افسوس است کہ حال
نکاح حکیم ضیاء الدین صاحب از خطوط
دیگر معلوم شد مگر آں عزیز نہ نوشت است
غرض از ہر دو نکاح بسیار خوشنود
گردیدم خداتعالی ایں رسم نیک در
ہمہ مسلمانان جاری کند و معلوم نہ شد کہ
کہ والد حکیم موصوف راضی اند یا ناراض
و دیگر اقربا ہم راضی اند یا نے بخدمت
مولوی رشید احمد صاحب جواب خطوط

ہونگے اور مولوی رحمۃ اللہ صاحب ابھی استنبول
میں تشریف رکھتے ہیں خداتعالی مولوی صاحب
کو جلد لائے اسوقت یہاں غلہ اور دوسرے
اجناس اور اشیاء کی گرانی بہت ہے یہاں
غریب لوگ ایک گونہ پریشان ہیں خداوند
تعالی رحم کرے ان دنوں میں اگر کوئی آدمی
حج کا قصد کرے تو بہت خرچ چاہیئے بعض
مصلحتوں کے سبب یہاں کا حال نہیں لکھ
سکتا عزیز از جان احمد حسین کے قیام کے حال سے
اطلاع دیں کہ کہاں رہتا ہے نانوتہ یا رامپور
اس کے قیام کو تھانہ میں ہرگز پسند نہیں
کرتا آئندہ اُسکو اختیار ہے خطوط سابق سے
معلوم ہوا کہ عزیز از جان محمد یوسف الور تشریف
لیگئے ہیں خداوند تعالی اُن کو اپنے میں مشغول
رکھے کہ آزمائش کا وقت ہے افسوس ہے کہ
حکیم ضیاء الدین صاحب کے نکاح کا حال دوسرے
خطوط سے معلوم ہوا مگر آنعزیز نے نہ لکھا۔
غرض دونوں نکاح سے بہت خوش ہوا
خداتعالی اس نیک رسم کو تمام مسلمانوں میں
جاری کرے معلوم نہ ہوا کہ والد حکیم موصوف
راضی ہیں یا ناراض اور دوسرے اقرباء بھی
راضی ہیں یا نہیں۔ بخدمت مولوی رشید احمد
صاحب خطوط کے جواب۔

که بدست حافظ قادر بخش سهارنپوری (له) و دیناً
فرستاده ام و بتحریرم عمل کرده اطلاع
دهند و حال رسیدن داروغه (له) صاحب
و دیگر حجاج نیز بنگارند و حالات پنجاب
که از خطوط میاں عبد الصمد (له) معلوم بوده
باشد نیز بنگارند به همشیره عزیزم بعد سلام
آنکه مناسب که از مولوی محمد قاسم یا مولوی
رشید احمد صاحب پرسیده کدام شغل و ذکر
که از آں محبت ماسوی اللہ دور شود
بعمل آرند شب و روز بذکر و شغل و یاد
الٰہی مشغول مانند و خود را معطل ندارند
و برائے ہر یک دعائے خیر میکنم۔

مکتوب شانزدہم۔ از فقیر عبد الکریم
عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت جامع علوم
ظاہری و باطنی مولوی محمد قاسم صاحب
دام عرفانہ بعد سلام مسنون و اشتیاق
ملاقات بیغایات واضح رائے عزیز باد
پیش ازیں جوابات خطوط سابق آنصاحبان
جدا جداگانہ و احوال اینجا معہ نسخہ ضیاء القلوب
فی لقاء المحبوب ہمراہ مولوی حقداد خاں
صاحب و حافظ عبد الرحیم خاں پسر شاں
روانہ خدمات نمودہ ام رسیدہ باشند
از رسیدش زود اطلاع نمایند و نیز درینولا

حافظ قادر بخش سہارنپوری و دینہ کے ہاتھ
میں نے بھیجے ہیں میری تحریر پر عمل کر کے اطلاع
دیں داروغہ صاحب اور دوسرے حجاج
کے پہونچنے کا بھی حال لکھیں میاں عبد الصمد
صاحب کے خطوط سے جو حالات پنجاب معلوم
ہوئے ہیں وہ بھی لکھیں اور ہمشیرۂ عزیزم
کو بعد سلام مناسب ہے کہ مولوی محمد قاسم یا
مولوی محمد رشید احمد صاحب سے کوئی شغل و ذکر
پوچھکر جس سے ماسوائے اللہ کی محبت دور ہوجائے
عمل کریں اور شب و روز ذکر و شغل اور یاد الٰہی
میں مشغول رہیں اور خود کو معطل نہ رکھیں ہر ایک
کے لئے دعائے خیر کرتا ہوں۔

مکتوب سولھواں۔ فقیر عبد الکریم عفا اللہ
عنہ سے بخدمت بابرکت جامع علوم ظاہری
و باطنی مولوی محمد قاسم صاحب دام عرفانہ
بعد سلام مسنون و اشتیاق ملاقات بیغایات
واضح رائے عزیز ہو اس سے پہلے آپ
صاحبوں کے خطوط سابق کے جوابات الگ
الگ اور یہاں کے احوال معہ نسخہ ضیاء القلوب
فی لقاء المحبوب مولوی حقداد خانصاحب و حافظ عبد الرحیم
پسر مولوی صاحب موصوف کے ہمراہ خدمت میں
روانہ کئے ہیں پہونچے ہوں گے اُنکی رسید سے
جلد اطلاع دیں اور نیز اس اثناء میں

له میرے ماموں صاحب قاسم کا خادم نہایت دیانتدار تھا ۱۲ سعید الدین

له تھانہ بھون کے ایک بزرگ تھے جو داروغہ صاحب کے لقب سے مشہور تھے نام ان کا قاضی محمد حسین تھا ۱۲ سعید الدین

له ہمارے خاندان کے بزرگوں میں سے تھے ۱۲ سعید الدین

خط آنعزیز مورخہ ۳۰/ ذیقعد در آخر محرم
رسیدہ از جمیع حالات و خیریت اقربا و عزیزان
و دوستان اطلاع بخشید شکر الٰہی بجا آوردہ
شد و نیز رسیدن مبلغان میاں غریب اللہ
مرحوم بوارثان او معرفت حافظ عبدالرزاق
صاحب تسلی گردید خدائے تعالیٰ شمار اجزائے
خیر دہد و کمالات عرفانی و نعمائے قرب حق
روزی کند و نیز قبول نہ کردن ع عزیزم
حافظ احمد حسین علاقہ مطبع بسبب قلت تنخواہ
معلوم شد ازیں معنی طبعم مکدر گشت زیراکہ من
میخواہم کہ عزیز مذکور فقر و فاقہ را عزت و فخر
دانستہ بر قلت معاش قانع بودہ بحق مشغول
شود خدائے تعالیٰ در آں برکت دہد عزیز
مذکور نظر بالا دارد و آرائش دنیا را دوست
میدارد مجبورم و دریں علاقہ مطبع چند فائدہ
فہمیدہ بودم اول آنکہ مجمع صلحا است خصوصاً
صحبت آں عزیز و عزیزم مولوی محمد یعقوب
بود کہ دریں صلاح دارین او منصور ست
دیگر مزدوری بظاہر حلال است خیر
اختیار اوست مکرر آنکہ از تحریر عزیزم
مولوی محمد یعقوب معلوم شدہ کہ منشی صاحب

آنعزیز کا خط مورخہ ۳۰/ ذیقعدہ آخر محرم میں
پہونچا تمام حالات اور اقربا و عزیزوں و دوستوں
کی خیریت سے اطلاع بخشی شکر الٰہی بجا لایا گیا نیز
میاں غریب اللہ مرحوم کے مبلغان معرفت
حافظ عبدالرزاق صاحب کے اُن کے وارثوں کو
پہونچ جانے سے تسلی ہوئی خدائے تعالیٰ تمکو
جزائے خیر دے اور کمالات عرفانی اور قرب
حق کی نعمتیں نصیب کرے نیز قبول نہ کرنا عزیزم
حافظ احمد حسین کا مطبع کے تعلق کو بسبب
قلت تنخواہ کے معلوم ہوا اس وجہ سے میری
طبیعت مکدر ہوگئی اس لئے کہ میں چاہتا ہوں
کہ عزیزم مذکور فقر و فاقہ کو عزت و فخر جانکر
قلت معاش پر قانع ہو کر حق میں مشغول ہو
خدا تعالیٰ اس میں برکت دیگا عزیز مذکور بلند
نظر رکھتا ہے اور دنیا کی آرائش کو دوست
رکھتا ہے مجبور ہوں اور اس علاقہ میں مطبع کے
چند فائدہ میں نے سمجھے تھے اول یہ کہ صلحاء کا
مجمع ہے خصوصاً آنعزیز اور عزیزم مولوی محمد یعقوب
کی صحبت تھی کہ اس میں اُسکے دارین کی صلاح
متصور ہے اور دوسرے ظاہر میں مزدوری حلال ہے خیر اختیار ہے اُسکو
مکرر آنکہ تحریر سے عزیزم مولوی محمد یعقوب کی معلوم ہوا کہ منشی صاحب

ع نیز قبول نکردن الی قولہ بر قلت معاش قانع الخ سبحان اللہ کیسا حکیمانہ و عارفانہ مذاق ہے کہ ترک اسباب و تکثیر
اسباب کے درمیان مرتبہ تقلیل اسباب کا تجویز فرما کر اُس کے متعلق مشورہ عطا فرمایا ۱۲

بموجب عرض ایں فقیر قصد طبع مثنوی کردہ
اند چنانچہ مولوی موصوف تحشیہ آں از
دفتر ثانی شروع کردہ اند ازیں معنی بسیار
خوشنود شدم کہ مرا از مثنوی شریف محبت
است اگر آں عزیز نیز در تحریر تحشیہ وصحت
آں شریک شوند بسیار انسب معلوم میشود
امید است در صورت شریک شدن آں عزیز
مثنوی بسیار خوب طبع خواہد شد بعد الفراغ
آں بہتر است کہ گوشہ عافیت بگیرند و در
تعلیم وتلقین علم ظاہری وباطنی مشغول شوند
خدائے تعالی حامی و مددگار ست در ہمہ
امور انشاء اللہ تعالی از حوائج ضروری
ہرگز تنگ نخواہد شد۔

مکتوب ہفتادم ۔ بخدمت بابرکت عزیزم
مولوی محمد یعقوب صاحب سلمہ اللہ تعالی
بعد سلام مسنون شوق مشحون و مواصلت
جسمانی واضح باد مکتوب محبت وعقیدت
اسلوب معہ خط عزیزم حافظ احمد حسین
سلمہ مورخہ ۲۷ ذیقعد در آخر محرم رسیدہ
مسرت ساخت و از حال مندرجہ اش
آگاہی بخشید معلوم شد کہ عزیز احمد حسین علاقہ
مطبع بہ سبب قلت تنخواہ قبول نہ کرد بہتر
نہ نمود اگر برآں قناعت کردے خدائے

نے اس فقیر کی عرض کے سبب مثنوی کے
طبع کا قصد کیا ہے چنانچہ مولوی موصوف نے
دفتر ثانی سے اُسکا تحشیہ شروع کیا ہے اسوجہ سے
بہت خوش ہوا کہ مجکو مثنوی شریف سے محبت
ہے اگر آنعزیز بھی تحشیہ اور اُس کی صحت میں
شریک ہوں بہت مناسب معلوم ہوتا ہے
امید ہے کہ آں عزیز کے شریک ہونیکی صورت
میں مثنوی بہت اچھی طبع ہوگی اُس سے فراغ
کے بعد بہتر ہے کہ گوشہ عافیت اختیار کریں
اور علم ظاہری و باطنی کی تعلیم وتلقین میں
مشغول ہوں خدا تعالی تمام امور میں حامی
و مددگار ہے حوائج ضروری سے
ہرگز تنگی نہ ہوگی۔

مکتوب سترھواں ۔ بخدمت بابرکت
عزیزم مولوی محمد یعقوب صاحب سلمہ اللہ تعالی
بعد سلام مسنون شوق مشحون مواصلت
جسمانی کے واضح ہو نامہ محبت عقیدت اسلوب
معہ خط عزیزم احمد حسین سلمہ مورخہ ۲۷ ذیقعد
آخر محرم میں پہونچا خوش کیا اور اُسکے مندرجہ
حال سے آگاہی بخشی ۔ معلوم ہوا عزیز احمد حسین نے
قلت تنخواہ کے سبب مطبع کے تعلق کو قبول
نہ کیا۔
اچھا نہ کیا اگر اسپر قناعت کرتا خدا

تعالی درآں برکت دادے خیر اختیار بدست
اوست وہم از دریافت قصد طبع مثنوی شریف
وکمر ہمت بستن آں عزیز در مقدمہ صحت
وتحشیہ آں ازیں بسیار فرحت رو داد
اللہ تعالی سعی آنعزیز را مشکور و مقبول
کناد وبحسن وخوبی باختتام رساناد آمین
باید کہ دریں امر سست نشوند وہمت را
کار فرمایند خدائے تعالی حامی و مددگار
است وایں مدبر راہم از دعا شریک دانند
وباید دانست کہ بجز حل مطلب از طولانی
حاشیہ پرہیزند ونیز بعض یک لغت را
معنی بسیار باشند فقط معنی مرادیہ
مولانا دیگر نہ نویسند کہ تحریر طویل خواہد شد
بلکہ لغت را اعراب باید داد وحاجت ترکیب
نام نیست ومعنی لغت تحت لغت یا در سفیدی
نظم نوشتہ شوند۔ مناسب معلوم میشود دریں
دو فائدہ است یکے زینت نظم است
دویم آنکہ گنجائش بر حاشیہ برائے
تحشیہ حل مطالب خواہد شد آیندہ ہرچہ
مناسب دانند بعمل آرند مگر بمقدور خود
ہیچ دقیقہ فرو نگذارند ونیز اختتام مثنوی
شریف تصنیف مولوی مفتی الہی بخش صاحب
مرحوم کاندہلوی از نزد مولوی نور الحسن

تعالی اُس میں برکت دیتا خیر اُسکو اختیار ہے
ونیز طبع مثنوی شریف کے قصد معلوم ہونیسے
اور آنعزیز کا اُس کی صحت اور تحشیہ کے بارہ
میں کمر ہمت باندھنے سے بہت خوشی حاصل
ہوئی اللہ تعالی آنعزیز کی سعی کو مقبول ومشکور
کرے اور حسن وخوبی سے اختتام کو پہونچائے
آمین - چاہئیے کہ اس امر میں سست نہ
ہوں اور ہمت کو کام میں لائیں خدا تعالی حامی
ومددگار رہے اس بے نصیب کو بھی دعا سے
شریک جانیں جاننا چاہئیے کہ بجز حل مطلب
طولانی حاشیہ سے پرہیز کریں نیز بعض مرتبہ
ایک لغت کے بہت سے معنی ہوتے ہیں صرف
مولانا کے مرادی معنی کے سوا دوسرے
نہ لکھیں تحریر طویل ہوگی بلکہ لغت پر اعراب
دینا چاہئیے اور ترکیب نام کی حاجت نہیں
مناسب معلوم ہوتا ہے کہ لغت کے معنی
لغت کے نیچے یا نظم کی سفیدی میں لکھے جائیں
اس میں دو فائدے ہیں ایک زینت نظم دوسرے
حاشیہ پر گنجائش حل مطالب کے تحشیہ کیلئے نکل آئیگی
آیندہ جو کچھ مناسب جانیں عمل میں لائیں
لیکن اپنے مقدور کی موافق کوئی دقیقہ نہ چھوڑیں
نیز اختتام مثنوی شریف تصنیف مولوی مفتی
الہی بخش صاحب مرحوم کاندہلوی مولوی نور الحسن

[illegible] حضرت مفتی صاحب [illegible]

صاحب طلبیده ضرور شریک کرده طبع
نمایند۔ تا که کتاب کامل شود و نیز بزبانی
مولوی محب اللہ صاحب معلوم شد که عبد الرحمن
صاحب مصالحہ مثنوی یعنی شروح وغیره بسیار
خوب جمع کرده بودند و بلکہ دفتر اول را تحشیہ
وصحت کنانیده اند به سبب بعضے امور در
طبع توقف شد اگر ممکن باشد آں مصالح را
از مطبع میاں عبد الرحمن طلبیده بکار برند
و اگر طلبیده شد بهتر شد وقتیکه طبع شروع
خواهد شد فقیر را هم اطلاع باید کرد معلوم
نیست که پرچه شجرات طبع شده یا نے از آں
هم اطلاع بخشند و از قیمت قرآن شریف
مترجم که طبع میشود و ترجمہ مشکوۃ شریف
آگاهی دهند وقتیکه هر دو کتاب تیار شوند
جلد بند کنانیده بفرستند که در ینجا جلد خوب
نمی بندند بر وقت اطلاع قیمت آنها فرستاده
خواهد شد و از حال تجویز طبع ضیاء القلوب
بموجب مرضی و ایمائے بنده که میاں مولوی
عبد الحکیم صاحب قصد کرده اند و نیز مولوی
خدا داد خاں صاحب ساکن خورجہ هم اراده

صاحب کے پاس سے طلب کر کے ضرور شریک کر کے
طبع کریں تاکہ کتاب کامل ہو جائے نیز مولوی
محب اللہ صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ عبد الرحمن
صاحب نے مثنوی کا مصالحہ یعنی شروح وغیرہ بہت
خوب جمع کی تھیں بلکہ دفتر اول کا تحشیہ اور
صحت کرائی ہے بعض وجوہ کے سبب طبع
میں توقف ہوا اگر ممکن ہو اُس مصالح کو میاں
عبد الرحمن کے مطبع سے طلب کر کے کام میں
لائیں اگر طلب کیا گیا ہے تو اچھا ہوا جس وقت کہ
طبع شروع ہو فقیر کو بھی اطلاع کرنا چاہئے
معلوم نہیں کہ شجرات کے پرچے طبع ہوئے یا
نہیں اُسکی بھی اطلاع دیں اور قیمت سے
مترجم قرآن شریف کی جو طبع ہوتا ہے اور مشکوۃ
شریف کے ترجمہ سے آگاہی دیں جس وقت
دونوں کتابیں تیار ہو جائیں جلد بند ہوا کر
بھیجیں کہ اس جگہ جلد اچھی نہیں بندھتی بروقت
اطلاع ان کی قیمت بھیجی جاویگی اور حال سے
تجویز طبع ضیاء القلوب جسکا ارادہ میاں مولوی عبد الحکیم
صاحب نے بموجب مرضی و ایمائے بندہ کیا ہے نیز مولوی خدا داد خاں
صاحب ساکن خورجہ بھی ارادہ۔

؎ غالباً ان سے کوئی بزرگ مراد ہیں ۱۲ سعید الدین
؎ مالک مطبع نظامی کانپور ۱۲ سعید الدین

؎۵ آج کل اس باب میں مشائخ کا معمول دیکھکر یہ مضمون خارق عادت معلوم ہوتا ہے مرید کو فرمائشی چیزوں کی قیمت کون دیتا ہے ۱۲

ینمایند مطلع سازند وہم از رسید نسخہ مذکور کہ رسیدہ است یا نے از احقر دو نسخہ کتاب مذکور یک نسخہ مولوی حفداد خاں صاحب بردہ اند ودیگر بدست حاجی محمد اسمعیل سہارنپوری کہ در گنگوہ یا رامپور رسیدہ باشد فرستادہ باشند و مثنوی نو تصنیف تحفۃ العشاق نیز ہمراہ صاحب موصوف ارسال نمودہ شد از رسید آنہا اطلاع بخشند بخدمت شریف منشی ممتاز علی صاحب بعد سلام شوق مضمون بالا واحد است خدا تعالی سعی شما مشکور گرداناد از طرف زوجہ نہال احمد مرحوم دعا وطواف کردہ شد او تعالی مقبول کند و آں مرحوم را بخشد۔

مکتوب ہیجدہم۔ از کمترین خلائق مسمی بہ امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت عالم عامل عزیزم مولوی محمد قاسم ومولوی محمد یعقوب صاحب دام شغلکم باللہ۔ بعد سلام مسنون واشتیاق مشحون مشہود رائے عزیز باد مکتوب معہ پارچہ کھیس یکے مورخہ ۲۶ رجمادی الثانی ودیگر مورخہ ۲۲ رشوال رسیدند۔ از مندرجہ آنہا آگاہی یافتم از انتقال عزیز شیخ احمد دیوبندی مرحوم رنج گردید خدا تعالی مغفرتش کند برائے او

کرتے ہیں مطلع کریں نیز نسخہ مذکور کی رسید سے کہ پہونچی ہے یا نہیں احقر سے دو نسخہ کتاب مذکور ایک نسخہ مولوی حفداد خاں صاحب لیگئے ہیں دوسرا بدست حاجی محمد اسمعیل سہارنپوری کہ گنگوہ یا رامپور میں پہونچی ہوگی بھیجیں اور مثنوی نو تصنیف تحفۃ العشاق بھی صاحب موصوف کے ہمراہ ارسال کی گئی ہے اُن کی رسیدوں سے اطلاع بخشیں بخدمت شریف منشی ممتاز علی صاحب بعد سلام شوق مضمون بالا ایک ہے خداوند تعالی تمہاری کوشش کو مشکور کرے۔
نہال احمد مرحوم کی زوجہ کی طرف سے دعا اور طواف کیا گیا خداوند تعالے اُسے مقبول کرے اور اُس مرحوم کو بخشے۔

مکتوب اٹھارواں کمترین خلائق امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت عالم عامل عزیزم مولوی محمد قاسم ومولوی محمد یعقوب صاحب دام شغلکم باللہ۔ بعد سلام مسنون واشتیاق مشحون مشہود رائے عزیز ہو ایک مکتوب معہ پارچہ کھیس مورخہ ۲۶ رجمادی الثانیہ دوسرے مورخہ ۲۲ رشوال پہونچا۔ مندرجہ احوال سے آگاہی پائی عزیزم شیخ احمد دیوبندی مرحوم کے انتقال سے رنج ہوا خدا تعالے اُسکی مغفرت کرے اس کے لئے

طواف و دعائے مغفرت کردہ شد قبول باد
ونیز از دریافت[عہ] نکاح ثانی عزیزہ ام ہمشیرہ
مولوی محمد قاسم بحسن تدبیر و سعی مولوی صاحب
موصوف و آنعزیز خیلے فرحہا اندوختم کہ بقلم
نمی گنجد و بے اختیار دعائے خیر بحق آن
عزیزان وغیرہ موصوف و نہال احمد[۱]
و برخوردار ضیاء[۲] احمد از تہ دل برمی آید
خداتعالی آں عزیزان را مدام بر طریق
شریعت و رضامندی خود مستقیم و مستدیم
دارد و از نور ہدایت شما عالم را منور
گرداند و از تمامی نعماء عرفانی و کمالات
قربیت خود مشرف سازد آمین و از اجرائے[عہ]
مدرسہ علم دین بسعی آں عزیزاں و عزیزم
حافظ عابد حسین[۳] صاحب چہ خوشیہا رو
نمود کہ بیان نمی آید خداتعالی ایں امر
خیر را مدام جاری دارد و ساعیان و باعثان
ایں را اجر خیر دہاد و آں عزیزان را
باید کہ نفع رسانی را در امور دین مثل
وعظ و پند و ارشاد و تلقین بر ہمہ امور
مقدم دارند و اوقات خود را دریں صرف
سازند زیرا کہ دین و اسلام بسیار ضعیف

طواف اور مغفرت کی دعا کی گئی قبول ہو نیز
معلوم ہونیسے نکاح ثانی عزیزم ہمشیرہ مولوی
محمد قاسم حسن تدبیر اور سعی سے مولوی صاحب
موصوف اور آنعزیز کے اسقدر مسرت ہوئیں کہ
قلم میں گنجائش نہیں بے اختیار دعائے خیر
حق میں آنعزیزان وغیرہ و نہال احمد و برخوردار
ضیاء احمد تہ دل سے نکلی خداتعالی آنعزیزو کو
ہمیشہ طریق شریعت اور اپنی رضامندی میں
مستقیم اور دائم رکھے اور تمہارے نور ہدایت
سے عالم کو منور کرے اور تمام عرفانی نعمتیں
اور اپنے تمام کمالات قرب سے مشرف
کرے آمین۔ اجراء سے مدرسہ علم دین کے
آں عزیزوں و عزیزم حافظ عابد حسین صاحب
کی سعی سے کسقدر خوشیاں حاصل ہوئیں
کہ بیان میں نہیں آتا خداتعالی اس امر خیر کو
ہمیشہ جاری رکھے اور اس کے ساعی
و باعثوں کو جزائے خیر دے آنعزیزوں کو
چاہئے کہ امور دین میں نفع رسانی مثل وعظ
و پند اور ارشاد و تلقین تمام امور پر مقدم
رکھیں اور اپنے اوقات کو اس میں صرف
کریں اسلئے کہ دین اسلام بہت ضعیف

عہ و عہ ان دونوں مضمونوں سے حضرت کا اہتمام تبلیغ شرائع و علوم کا
کس قدر ظاہر ہے۔

[۱] برادر زادہ و نواسہ شیخ نہال احمد صاحب رئیس اعظم دیوبند ۱۲ سعید الدین
[۲] سابق مہتمم دار العلوم دیوبند ضلع سہارنپور ۱۲ سعید الدین
[۳] خالہ زاد بھائی حاجی صاحب حافظ صاحب نور اللہ مرقدہ ۱۲

گردیده و مددگار اینها کمیاب شده و اگر
طالب صادق باشد یا کاذب اگر پیش آید
کسر نفسی را بر طاق نهاده با و مشغول شوند
خدا تعالی هادی مطلق است هدایت خواهد
نمود و نیز بحکم دل بیار و دست بکار مشغولی
باطن را از دست ندهند و اگر مناسب دانند
و در رائے آں عزیزاں آید نسخه ضیاء القلوب
را نزد مولوی عبدالحکیم صاحب برادر شیخ الٰہی بخش
ٹھیکه دار میرٹھ بفرستند که اوشاں طبع خواهند
کنانید چراکه خط اوشاں نزد احقر آمده بود
بایں مضمون که نسخه مذکور نزدم بفرستند حسب
مرضی تو یعنی احقر طبع کنانیده نزد مولوی
محمد قاسم و مولوی رشید احمد صاحب وغیره
خواهم فرستاد اوشاں را اختیار است
هر کرا اهل خواهند دانست خواهند داد
اگر ایں صورت ظهور کرد مولوی محمد قاسم
صاحب بشرطیکه هیچ حرج و تکلیف نه شود
خود بمیرٹھ رفته در پیش نظر خویش بصحت تمام
مع تحشیه وغیره در مطبع منشی ممتاز علی صاحب
طبع کنانند۔ و در رساله مذکور هر جا که
الفاظ غیر مربوط باشند و عبارت خراب
باشد اصلاح دهند و ادب را یک سو نهند ع

ہوگیا ہے اس کے مددگار کمیاب ہوگئے ہیں
اگر طالب آجائے صادق ہو یا کاذب کسر نفسی
کو طاق پر رکھکر اُس میں مشغول ہوں خدا تعالےٰ
ہادی مطلق ہے ہدایت کریگا نیز بحکم دل بیار
و دست بکار مشغولی باطن کو ہاتھ سے نہ دیں
اگر مناسب جانیں اور آن عزیزوں کی رائے
میں آئے ایک نسخہ ضیاء القلوب کا نزدیک
مولوی عبدالحکیم صاحب برادر شیخ الٰہی بخش
ٹھیکہ دار میرٹھ بھیجیں کہ وہ طبع کرائیں گے
اسواسطے کہ اُن کا ایک خط احقر کے پاس اس
مضمون کا آیا تھا کہ نسخہ مذکور میرے پاس بھیجیں
تو آپکی حسب مرضی یعنی احقر کی طبع کراکر مولوی
محمد قاسم و مولوی رشید احمد صاحب وغیرہ کے
پاس بھیجوں گا اُن کو اختیار رہے جسکو اہل جانیں
دیں۔ اگر یہ صورت ظہور میں آئے مولوی
محمد قاسم صاحب بشرطیکہ اُن کو کوئی حرج و تکلیف
نہ ہو خود میرٹھ میں جاکر اپنی نظر کے سامنے
بصحت تمام وتحشیہ وغیرہ مطبع میں منشی ممتاز علی
صاحب کے طبع کرائیں۔ اور رسالہ مذکور میں
جسجگہ الفاظ غیر مربوط ہوں اور عبارت
خراب ہو اصلاح دیں۔ اور ادب
کو ایک طرف رکھیں۔

ع کیا انتہا ہے تواضع و اتباع حق و حفاظت دین کی ۱۲

والامر فوق الادب را پیش گیرند و نیز
یقین است کہ ہر چہ شجرہا را منشی صاحب
در ذیل طبع رسالہ طبع خواہند نمود و ہم
باید دانست کہ حضرت مرشدم میانجیو صاحب
قدس سرہ را انتساب است از سید صاحب
بلا واسطہ حاجی صاحب قدس سرہ پس
نام حضرت میانجی صاحب بعد نام سید صاحب
بنویسند و حاجی صاحب را انتساب ست
از شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بواسطہ سید صاحب و بلا واسطہ سید
صاحب نیز و در شجرہ سہروردیہ از خاندان
شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ ہمیں قدر
رسیدہ کہ شیخ عظیم اللہ اکبر آبادی عن
ابیہ عن جدہ و نام پدر و جد شان معلوم
نیست شما ہم باینطور بنویسند و شجرہ مداریہ
و قلندریہ شاید کہ بسہو نہ نوشتہ ام شما بنویسند
و اگر فراغ باشد بعد نماز صبح و یا مغرب
و یا عشا علیحدہ در حجرہ وغیرہ بہ نشینند و دل
را از جمیع خیالات خالی کردہ متوجہ بانجناب عہ
شوند و تصور کنند کہ گویا پیش شیخ خود نشستہ ام
و فیضان الٰہی از سینہ او بسینہ ام می آید
بایں حیثیت اگر دل بچسپد ذوق و شوق دست

اور الامر فوق الادب کو اختیار کریں نیز یقین ہے
کہ ہر چہ شجرہ کے منشی صاحب طبع رسالہ کے
ذیل میں طبع کریں گے اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ
حضرت مرشدم میانجیو صاحب قدس سرہ کو سید
صاحب سے انتساب بلا واسطہ حاجی صاحب
قدس سرہ کے ہے پس حضرت میانجی صاحب کا
نام سید صاحب کے نام کے بعد لکھیں اور حاجی
صاحب کو شاہ عبد العزیز صاحب سے بواسطہ سید
صاحب و بلا واسطہ سید صاحب بھی انتساب
ہے اور شجرہ سہروردیہ میں خاندان شاہ
عبد العزیز صاحب قدس سرہ سے اسی قدر
پہونچا ہے کہ شیخ عظیم اللہ اکبر آبادی عن ابیہ
عن جدہ اور اُن کے باپ اور دادا کا نام
معلوم نہیں اور تم بھی اسی طور لکھو اور شجرہ
مداریہ و قلندریہ شاید کہ میں نے سہواً
نہیں لکھا ہے تم لکھو اگر فراغ ہو جائے بعد
نماز صبح یا مغرب یا عشاء علیحدہ حجرہ وغیرہ میں
بیٹھیں اور تمام خیالات سے دلکو خالی کر کے
اس جانب متوجہ ہوں اور تصور کریں کہ گویا اپنے
شیخ کے سامنے بیٹھا ہوں اور اس حیثیت سے
فیضان الٰہی اُسکے سینہ سے میرے سینہ میں آتا ہے
اگر دل کو لگے ذوق و شوق پیدا

عہ توجہ و تصور مستلزم اعتقاد و تصدیق کو نہیں پس اس میں نہ کوئی اعتراض ہے نہ اہل غلو کے استناد کی گنجائش ہے۔

دہد فیہا و الا ذکر نفی و اثبات بجہر متوسط
مشغول باشند یکدو ساعت کم و زیادہ
شغل دارند و مولوی عبد الرحمن خلف الرشید
مولوی احمد علی صاحب را حسب درخواست
شاں غائبانہ بیعت گرفتہ داخل سلسلہ بزرگان
خاندان خود کردہ شد خدا تعالیٰ قبول کند
و از فیضان بزرگان سلسلہ مشرف سازد
آمین۔ و اوشاں را بعد سلام دعاء خیر
فرمودہ دہند کہ مولوی محمد قاسم صاحب
مولوی محمد یعقوب را بجائے فقیر دانستہ
از خدمت شاں فیضیاب بودہ باشند
اگر در مقدر است از فقیر نیز ملاقات خواہد
شد و بحق برادر شاں نیز دعا کردہ شد انشاء اللہ
تعالیٰ اوشاں بصلاحیت خواہند آمد و فکر
ارسال مظاہر الحق نہ کنند در ینولا چنداں
حاجت نیست مگر پنج شش جلد قرآن
شریف مترجم کہ بر حاشیہ اش تفسیر عبد اللہ
ابن عباس مطبوع گردیدہ از منشی صاحب
گفتہ ضرور ارسال فرمایند قیمت آنہا
کہ از مطبع بر آمدہ بنگارند کہ دریں جا
چند اشخاص بسیار شائق اند و قیمت
آنہا میدارند مگر من نہ گرفتم و گفتم کہ بروقت
آمدن جلدہاے قرآن شریف گرفتہ فرستادہ

ہو فبہا ورنہ ذکر نفی و اثبات میں متوسط جہر سے
مشغول ہوں کم و زیادہ ایک دو گھنٹہ شغل
رکھیں مولوی عبد الرحمن خلف الرشید مولوی
احمد علی صاحب کو اُن کے حسب درخواست
غائبانہ بیعت لیکر اپنے خاندان کے بزرگوں کے
سلسلہ میں داخل کیا گیا خدا تعالیٰ قبول کرے
اور فیضان سے سلسلہ کے بزرگوں کے مشرف
کرے آمین۔ اور اُنکو بعد سلام دعائے خیر
کے پیام دیں کہ مولوی محمد قاسم صاحب
و مولوی محمد یعقوب کو بجائے فقیر سمجھ کر اُن کی
خدمت سے فیضیاب ہوں اگر مقدر میں ہے
فقیر سے بھی ملاقات ہوگی۔ اُن کے برادر کے
حق میں بھی دعا کی گئی انشاء اللہ تعالیٰ وہ
صلاحیت پر آئینگے اور مظاہر الحق کے بھیجنے
کی فکر نہ کریں اسوقت چنداں حاجت نہیں
ہے مگر قرآن شریف مترجم کی پانچ چھ جلد
کہ اُسکے حاشیہ پر عبد اللہ ابن عباس کی
تفسیر مطبوع ہوئی ہے منشی صاحب سے کہکر ضرور
بھیجیں ان کی قیمت جو کچھ مطبع میں ہے لکھیں
کہ اس جگہ چند اشخاص بہت شائق ہیں اور
اُن کی قیمت رکھتے ہیں مگر میں نے نہیں لی
اور کہدیا ہے کہ قرآن شریف کی جلدیں نکے
آنے پر بھیجی

محمد شریف سہارنپوری
ابو سعید الدین

خواہد شد۔ وانکہ در مقدمہ تالیف رسالہ
دیگر بطور نصائح بیان عقائد وطریق مسلم
بزرگان ایما رفتہ بود عزیز من دریں مقدمہ
کتب بسیار اند مثل آداب المریدین وغیرہ
دیگر آنکہ فقیر بے علم عہ است دریں امر جرأت
نمی شود مگر چوں مولوی محمد قاسم دریں
امر تحریر نماید یا آں عزیز انشاء اللہ خوب
خواہد شد۔ موافق مرضی فقیر و مولوی
رشید احمد صاحب نیز شریک خواہند شد
وحال انتقال مولوی محب اللہ صاحب پانی پتی
از تحریر سابق معلوم بودہ باشد کہ وقت
مراجعت از مدینہ منورہ از دست بدوان
شہید شدند۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
بخدمت عزیز جانم مولوی قاسم صاحب
مکرر آنکہ بہ ہمشیرۂ خود و برخوردار ضیاء احمد
را بعد سلام و دعائے خیر گفتہ دہند کہ ایں
احقر را ازیں عمل خیر شما بسیار فرحت رو
نمود خدا تعالی جزائے خیر دہد واز تمامی
نعمائے دینی و دنیوی مشرف کناد و بخدمت
بھائی صاحب مکرم معظم جناب شیخ اسد علی عہ صاحب

جائیگی اور جو کچھ دوسرے رسالہ کی تالیف
کے مقدمہ میں بطور نصائح بیان عقائد طریق
مسلم بزرگان کا اشارہ کیا تھا عزیز من اس
بارہ میں بہت کتب ہیں مثل آداب المریدین
وغیرہ دوسرے وہ کہ فقیر بے علم ہے اس امر
میں جرأت نہیں ہوتی مگر جب مولوی محمد قاسم
اس امر میں تحریر کریں یا آنعزیز انشاء اللہ
موافق مرضی فقیر کے خوب ہوگا اور مولوی
رشید احمد صاحب بھی شریک ہوں گے مولوی
محب اللہ پانی پتی کے انتقال کا حال سابق
تحریر سے معلوم ہوا ہوگا کہ مدینہ منورہ سے
مراجعت کے وقت بدوؤں کے ہاتھ سے
شہید ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
بخدمت عزیز از جان مولوی محمد قاسم صاحب
مکرر آنکہ اپنی ہمشیرہ اور برخوردار ضیاء احمد کو
بعد سلام و دعائے خیر کے پیام دیں کہ اس
احقر کو تمہارے اس عمل خیر سے بہت خوشی ہوئی
خدا تعالی جزائے خیر دے اور تمام نعمائے دینی
و دنیوی سے مشرف کرے اور بخدمت بھائی صاحب
مکرم و معظم جناب شیخ اسد علی صاحب

عہ اللہ اکبر یہ فنائے نفس و تواضع جس شخص کے علم کے انوار ہیں اہل علم کو علم کے حقائق منکشف ہوئے وہ اپنے کو بے علم کہیں ۱۲

عہ یہ والد ہیں حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رح کے ۱۲

سلمہ بعد سلام نیاز مبارکباد اللہ تعالیٰ آں
جناب را توفیق اتباع[ع] سنت نبوی صلی اللہ
علیہ وسلم داد امید قوی ست کہ ہمیں عمل
خیر وسیلۂ نجات جناب شود عجب نیست
وشکر کنند کہ خدا تعالیٰ شمارا ایک ولی کامل
عطا فرمودہ کہ ببرکت انفاس او چنیں اعمال
نیک ورضامندی اللہ ورسول بظہور آمد
والا ایں دولت سرِ ہمہ کس را نہ دہند
عزیز جانم چہار خط شما دو مورخہ جمادی الثانی
۱۲۸۳ھ بروقت آمدن از مدینہ منورہ وصول
یافتم ویک مورخہ ۱۲ شوال ودیگر مرقومہ ۱۴
ذیقعدہ رسید از مطالعہ آنہا مسرتہا اندوختم
واز جواب ہر یک علیحدہ علیحدہ بسبب بیقابو
بودن دست معذورم معاف دارند
ورسید وصول مبلغان از حاجی بو علی بخش[1]
صاحب رسید خاطر جمع دارند مولوی
ذوالفقار علی[2] صاحب داخل سلسلۂ
بزرگاں شدند مگر بہ سبب عدم فرصت
وکم قیام وسفر مدینہ منورہ وغیرہ ہیچ کردن
نتوانستند لہٰذا بآنعزیز حوالہ کردہ می آیند
برحال شاں توجہ مرعی دارند واز تعلیم
وتلقین دریغ ندارند وہر کس کہ طالب حق

سلمہ بعد سلام نیاز مبارک ہو اللہ تعالیٰ آنجناب کو
توفیق اتباع سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
کی دے امید قوی ہے کہ یہی عمل خیر جناب
کی نجات کا وسیلہ ہو جائے عجب نہیں ہے اور
شکر کریں کہ خدا تعالیٰ نے تمکو ایک ولی
کامل عطا فرمایا ہے کہ اُسکے انفاس کی برکت
سے ایسے اعمال نیک اور اللہ رسول کی
رضامندی ظہور میں آئی ورنہ ایں دولت
سر ہمہ کس را نہ دہند عزیز جانم تمہارے
چار خط جنمیں سے دو مورخہ جمادی الثانی
۱۲۸۳ھ مدینہ منورہ سے آنیکے وقت پائے
اور ایک مورخہ ۱۲ شوال دوسرا مرقومہ ۱۴
ذیقعدہ پہونچا ان کے مطالعہ سے خوشی ہوئی
اور ہر ایک کے جواب سے علیحدہ علیحدہ ہاتھ کے
بیقابو ہونیکی وجہ سے معذور ہوں معاف رکھیں
اور وصول مبلغان کی رسید حاجی بو علی بخش
صاحب سے پہونچی خاطر جمع رکھیں مولوی ذوالفقار علی
صاحب بزرگوں کے سلسلہ میں داخل ہوئے
مگر قلت فرصت وکم قیام اور مدینہ منورہ وغیرہ کے
سفر کیوجہ سے کچھ نہ کرسکے لہٰذا آنعزیز کے حوالہ کئے جاتے
ہیں انکے حالپر توجہ رکھیں تعلیم وتلقین سے مضائقہ نہ
کریں اور جو لوگ کہ طالب حق

ع یعنی نکاح ثانی ہمشیرہ مولانا محمد قاسم صاحب رح کا شیخ نہال احمد مرحوم کے ساتھ ۱۲

[1] غالباً یہ تھانہ بھون کے ایک بزرگ تھے ۱۲ سعید الدین

[2] یہ والد صاحب حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی رح ۱۲ سعید الدین

اند کاذب باشد یا صادق از و انکار نکنند
باو مشغول شوند بعونہ تعالی صدق شما بر
کذب شاں غالب خواہد شد اگر در مقدر
است ہدایت خواہند یافت فقط از حال
عزیز از جان حافظ احمد حسین بر نگارند کہ
او دریں سال ہیچ حال نہ نوشتہ است
معلوم شد کہ بر تحریر من کہ اورا بطور نصائح
نوشتہ بود خفا شد و ہیچ از حال خود و اہل و
عیال نہ نوشتہ است خیر او داند مراصلہ
رحمی ضرور است عزیزان و اقربایان
را سلام فقط۔

مکتوب نوزدہم ۔ عزیز القدر گرامی
مرتبت سعید کونین مولوی محمد قاسم صاحب
دام ذوقہ وشوقہ بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ واشتیاق ملاقات واضح رائے
عزیز باد از عرصہ چند مکاتب عزیز نہ رسید
اکثر اوقات خیال بانصوب میماند امید کہ
مدام تا وقت ملاقات طریقہ مراسلات
جاری دارند کہ نصف ملاقات شدہ
خواہد ماند دو قرآن شریف بموجب تحریر
آں صاحب واپس می رسند رسیدش
بر نگارند وانچہ ذکر و شغلے ضروریہ از فقیر
رسیدہ میکردہ باشند انشاء اللہ تعالی

ہیں کاذب ہوں یا صادق اُس سے انکار
نہ کریں اُس میں مشغول ہو جائیں اللہ تعالی
کی مدد سے تمہارا صدق اُن کے کذب پر غالب
ہوگا اگر مقدر میں ہے ہدایت پائیں گے عزیز
از جان حافظ احمد حسین کا حال لکھیں کہ
اُس نے اس سال کچھ نہیں لکھا ہے معلوم
ہوا کہ میری تحریر پر کہ اُسکو بطور نصائح کے لکھی
گئی تھی خفا ہوا اور کوئی اپنا حال اور اہل
عیال کا نہ لکھا خیر وہ جانے مجکو صلہ رحمی
ضروری ہے عزیزوں و قریبوں
کو سلام فقط۔

مکتوب اُنیسواں ۔ عزیز القدر گرامی
مرتبت سعید کونین مولوی محمد قاسم صاحب
دام ذوقہ وشوقہ بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ واشتیاق ملاقات واضح رائے
عزیز ہو چند عرصہ سے عزیز کا خط نہیں پہونچا
اکثر اوقات اُسطرف خیال رہتا ہے امید
کہ ہمیشہ ملاقات کے وقت تک خط و کتابت کا
طریقہ جاری رکھینگے کہ نصف ملاقات ہو گی۔
دو قرآن شریف آپ کی تحریر کی موجب واپس
پہونچتے ہیں اس کی رسید لکھیں۔ اور جو کچھ
ضروری ذکر و شغل فقیر سے پہونچا ہے
کرتے رہیں انشاء اللہ تعالے۔

فائدہ خواہد شد و اگر بعد نماز صبح و یا مغرب
فرصت باشد لمحہ دو لمحہ مراقب باشند و چنان
عـــہ خیال کنند کہ گویا پیش مرشد خود نشستہ ام
و از قلب مرشد بہ قلب من چیزے می آید۔
و انشاء اللہ تعالیٰ ایجانب ہم خیال بآں
طرف خواہد کرد اگر فضل الٰہی شامل حال است
فائدہ خواہد شد خاطر جمع دارند و بعد نماز وتر
یکصد و یکبار معہ ضرب شدید بر قلب یا حی یا قیوم
اول آخر درود شریف بخوانند بخدمت شریف
شاہ عبد الغنی صاحب بعد سلام نیاز طلب
دعائے خیر نمایند۔

مکتوب بستم ۔ حامداً و مصلیاً از فقیر
امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت مولوی
محمد یعقوب صاحب و مولوی محمد قاسم صاحب
سلمہم اللہ تعالیٰ بعد سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
و اشتیاق ملاقات و اضحرائے شریفین باد
مکاتبہ شریف رسید و از حال مندرجہ اش
آگاہی بخشید از دریافت حال شورش ڈاکہ
و حملہ دہاقین بسیار رنج و تفکر لاحق حال
گردید خدا تعالیٰ آنجا را بفضل خویش بحفاظت
و امان خود دارد و بد اندیشاں را نادم
و پشیمان و رسوا سازد آمین یا رب العالمین

فائدہ ہوگا اور اگر بعد نماز صبح یا مغرب فرصت
ہو لمحہ دو لمحہ مراقب ہوں اور ایسا خیال کریں
کہ گویا اپنے مرشد کے سامنے بیٹھا ہوا ہوں
اور مرشد کے قلب سے میرے قلب میں کوئی
چیز آرہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اسطرف
بھی اُسطرف کا خیال کریں گے اگر فضل الٰہی
شامل حال ہے فائدہ ہوگا خاطر جمع رکھیں
اور بعد نماز وتر ایکسوایکبار مع ضرب شدید
قلب پر یا حی یا قیوم پڑھیں اور اول و آخر
درود شریف بخدمت شریف شاہ عبد الغنی
صاحب بعد سلام نیاز طلب دعائے خیر کریں

مکتوب بیسواں ۔ حامداً و مصلیاً فقیر
امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت
مولوی محمد یعقوب صاحب و مولوی محمد قاسم
صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد از سلام علیکم و رحمۃ اللہ
و برکاتہ و اشتیاق ملاقات و اضحرائے
شریفین ہو نامہ شریف پہونچا مندرجہ حال سے
آگاہی ہوئی تمام دہقانوں کے حملہ اور
ڈاکہ کی شورش معلوم کرنیسے بہت رنج و تفکر
لاحق ہوا خداوند تعالیٰ اُسجگہ کو اپنے فضل سے
اپنی حفاظت و امان میں رکھے اور بد اندیشوں کو
نادم و پشیمان و رسوا کرے آمین یا رب العالمین

عـــہ یہ وہی مضمون ہے جسکی تحقیق مکتوب بالا کے حاشیہ عـــہ میں لکھی گئی ۱۲

مناسب کہ آں صاحبان نظر بخدا تعالیٰ دارند ہراساں نہ شوند انشاء اللہ تعالیٰ خیر خواہد ماند مگر ختم حصن حصین عے بیک جلسہ و قرآن شریف باید نمود و بعد استغفار کثرت یا حافظ یا حفیظ یا سلام و درود شریف بکنند حسبنا اللہ لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم۔ نیز بخوانند وہمہ مستورات راہمیں عمل تعلیم کنند۔

مکتوب بست ویکم۔ از فقیر عبدالکریم بخدمات بابرکات مولوی رشید احمد صاحب و مولوی محمد قاسم صاحب و مولوی محمد یعقوب صاحب وحکیم ضیاء الدین صاحب و حافظ محمد یوسف صاحب وغیرہ جملہ عزیزان سلمہم اللہ تعالیٰ بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واشتیاق ملاقات واضح رائے عزیزان باد

مناسب ہے کہ آپ صاحبان خدا تعالیٰ پر نظر رکھیں اور کچھ خوفزدہ نہ ہوں انشاء اللہ تعالیٰ خیر رہیگی۔ مگر حصن حصین اور قرآن شریف کا ایک جلسہ میں ختم کرنا چاہیئے اور استغفار کے بعد یا حافظ یا حفیظ یا سلام اور درود شریف کی کثرت کریں۔ حسبنا اللہ لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم بھی پڑھیں تمام مستورات کو بھی یہی عمل تعلیم کریں

مکتوب اکیسواں۔ فقیر عبدالکریم سے بخدمات بابرکات مولوی رشید احمد صاحب و مولوی محمد قاسم صاحب و مولوی محمد یعقوب صاحب وحکیم ضیاء الدین صاحب و حافظ محمد یوسف وغیرہ جملہ عزیزاں سلمہم اللہ تعالیٰ بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واشتیاق ملاقات واضح رائے عزیزان ہو۔

فقیر ہر طرح سے خوش وخرم ہے اور تمام احباب کے حق میں دعاء خیر کرتا ہے خطوط متواتر ہر ایک کے پہونچے مدینہ شریفہ سے آکر اُن کا مطالعہ کیا اور مسرت حاصل ہوئی جواب خطوط ہر ایک مفصل نام بنام بمدست مولوی ذوالفقار علی دیوبندی کے پہونچیگا اسوقت بباعث جلدی کے اور نیز اس سبب سے کہ بسبب بیماری کے جو مدینہ شریفہ میں لاحق ہوئی تھی ہاتھ میں کسی قدر لغزش ہوگئی ہے خطوط مفصل نہ بھیج سکا اور حال مفصل اس جگہ کا زبانی مولوی محمد احسن صاحب کے معلوم ہوگا حاجت تحریر نہیں ہے مولوی عبدالحکیم ساکن میرٹھ نے لکھا ہے کہ رسالہ ضیاء القلوب اب تک میرے پاس نہیں پہونچا کہ چھاپا

عے ایسی تدبیر جو بحکم دعا ہے استرقا میں داخل نہیں پس توکل عارفانہ کے خلاف نہیں ۱۲

جاتا اس لئے لکھا جاتا ہے کہ اگر رسالہ مذکور کا چھپوانا منظور ہے تو پاس مولوی عبدالحکیم کے بھجوا دیجئے وہ اپنے صرف سے چھپوائیں گے اور تمہارے پاس بھیجدینگے مولوی محمد قاسم صاحب سے دریافت فرمادیں کہ آپ کا میرٹھ میں جانا ہو تو بہتر ہے کہ رسالہ مذکور تمہارے اہتمام سے چھپے مولوی محمد یعقوب صاحب معلوم کریں آپ نے لکھا ہے کہ شجرہ سہروردیہ میں بعد نام شاہ عبدالعزیز دہلوی کے نام حاجی عبدالرحیم صاحب کا تحریر ہوا معلوم نہیں کہ حاجی صاحب کو بلاواسطہ شاہ عبدالعزیز صاحب سے انتساب ہے یا بواسطہ سید صاحب کے سو اس مقدمہ میں ہمکو یہی پہونچا ہے کہ حاجی صاحبکو شاہ صاحب سے بواسطہ اور بلاواسطہ سید صاحب کے انتساب ہے اسواسطے میرے دونوں طرح سے لکھنا مناسب نہیں جانا بسبب طول کے آپکو اختیار ہے جسطرح چاہو تحریر کرو اور حضرت مرشدم میانجی نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بلاواسطہ حاجی صاحب کے سید صاحب سے انتساب ہے حاجی صاحب کا لکھنا بیچ میں ضرور نہیں ہے اور شجرہ سہروردیہ میں جو خاندان مولانا شاہ عبدالعزیز سے لکھا ہے مجکو شیخ عظمت اللہ اکبرآبادی عن ابیہ عن جدہ اسی قدر معلوم ہوا ہے نام باپ اور دادا کا معلوم نہیں اور جو شجرہ بزرگوں امروہی سے ہمکو دریافت ہوا یعنی بعد شیخ عبدالہادی کے جو نام شاہ عزالدین کا لکھا ہے صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ بجائے نام شاہ نصیرالدین نام شاہ عضدالدین صحیح ہے اور بجائے محمد علی کے نام محمد حامد بھی غالباً صحیح ہے کیونکہ ہمکو بھی ان ناموں میں شک تھا جو تمکو امروہہ سے صحیح معلوم ہوا ہے وہی صحیح ہے اس طرح سے ان ناموں سے شجرہ کو مرتب کر دینا باقی جوابات تمہارے خطوط کے انشاء اللہ تعالیٰ متعاقب پہونچیں گے مگر یہ کہ اگر رسالہ مذکور کو چھاپنے میں مولوی عبدالحکیم تامل کریں تو مولوی محمد احسن صاحب اسکا چھاپنا چاہتے ہیں اُن کو رسالہ دیدو مگر رسالہ کی سو جلدوں سے کم نہ چھپیں اور غالباً سو روپیہ میں تیار ہو جاویں تم اُس کے صرف کا فکر نہ کرنا مولوی محمد احسن سے ذکر اس کا آگیا ہے فقط۔

مکتوب بست دوم۔ عزیز القدر سعید کونین مقبول دارین مولوی محمد قاسم صاحب	مکتوب بائیسواں۔ عزیز القدر سعید کونین مقبول دارین مولوی محمد قاسم صاحب

ع۵ یہ حضرت رح کا خاص مذاق ہے کہ کسی پر گرانی نہیں ڈالتے تھے اس کا بیحد اہتمام تھا ۱۲

دام شوقہ و ذوقہ از فقیر حقیر اسیر نفس شریر امداد اللہ عفا اللہ عنہ شعر سلام علیکم چو در خاطری + گر از چشم دوری بدل حاضری شکر تعالیٰ کہ حال پر ملال بحال ہمکاتب سعید رسید فرحت بخشید۔ شعر تو مگو مارا بداں شہ بار نیست :: بر کریماں کارہا دشوار نیست۔ خاطر جمع دارید و از حضرت اکرم الاکرمین ناامید مشوید و آنچہ کہ ذکر و شغل از پیران عظام رسیدہ حتی المقدور کردہ باشید و ایں مضمون بخیال دارید شعر ندارم ہیچ گونہ توشۂ راہ :: بجز لا تقنطوا من رحمۃ اللہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ شدہ خواہد ماند خاطر جمع دارند (۲ ۳) نسخہ جہاد اکبر رسیدہ خاطر جمع دارند بخدمت مولوی حافظ احمد علی صاحب سلمہ بعد سلام نیاز عرض آنکہ اگر مناسب عہ دانند مجموعہ دعائے مغنی وغیرہ طبع کنانیدہ دہند چرا کہ اکثر مردمان ایں دیار شائق ہستند یقین کہ بخوبی ہدیہ خواہد شد بخدمت شریف مولانا شاہ عبد الغنی صاحب بعد اشتیاق سلام علیک گفتہ دہند کہ دعائے خیر طلب نمایند۔

مکتوب بست سویم۔ از فقیر عبد الکریم

دام شوقہ و ذوقہ از فقیر حقیر اسیر نفس شریر امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے معلوم ہو شعر سلام علیکم چو در خاطری۔ گر از چشم دوری بدل حاضری اللہ کا شکر ہے کہ میرا حال پر ملال بدستور ہے تمہاری مکاتبت سعید پہونچی فرحت بخشی شعر تو مگو مارا بداں شہ بار نیست + بر کریماں کارہا دشوار نیست۔ خاطر جمع رکھو اور حضرت اکرم الاکرمین سے ناامید مت ہو اور جو کچھ ذکر و شغل پیران عظام سے پہونچا ہے حتی المقدور کرتے رہو اور یہ مضمون خیال میں رکھو شعر ندارم ہیچ گونہ توشۂ راہ :: بجز لا تقنطوا من رحمۃ اللہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ ہو کر رہیگا خاطر جمع رکھیں۔ ۲ ۳ نسخہ جہاد اکبر کے پہونچے خاطر جمع رکھیں بخدمت حافظ مولوی احمد علی صاحب سلمہ بعد سلام نیاز عرض ہے اگر مناسب جانیں مجھے دعائے مغنی وغیرہ طبع کرا کر دیں اس لئے کہ اکثر مردمان اس دیار کے اس کے شائق ہیں یقین ہے کہ بخوبی ہدیہ ہو گا بخدمت شریف شاہ عبد الغنی صاحب بعد اشتیاق سلام علیک کہکر پیام دیں کہ دعائے خیر کریں۔

مکتوب تئیسواں۔ فقیر عبد الکریم

عہ اس قید میں مشورہ میں گرانی سے بچانا ہے جیسا مکتوب بالا سے ابھی معلوم ہوا ۱۲

عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت برادرم مولوی رشید احمد صاحب دام عرفانکم شعر اے غائب از نظر کہ شدی ہمنشین دل ؛ میگویمت سلام و دعا میفرسیمت ۔ مشہود ضمیر منیر باد مکتوب شوق اسلوب سامی رسیدہ اشتیاق اینجانب را دوبالا گردانید و از حال مندرجہ آں آگاہی بخشید و نیز شطرنجی و کتاب تفسیر ارواح ثلثہ حافظ الٰہی بخش سہارنپوری رسانید حوالہ حافظ عبداللہ کردہ شد و انچہ کہ بحافظ مذکور نوشتہ بودند با وگفتہ شد جوابش از تحریر او واضح خواہد شد در نیولا بموجب درخواست و التماس آں عزیزان اذکار و اشغال خاندان چشتیہ و قادریہ انچہ از بزرگان خود رسیدہ بود باشارۂ غیبی عہ جمع نمودہ و مرتب ساختہ و نامش ضیاء القلوب نہادہ بدست حاجی اسمعیل صاحب سہارنپوری روانہ خدمات نمودہ ام خواہد رسید از رسیدش زود اطلاع دہند و آنرا از اول تا آخر بغور ملاحظہ نمودہ انچہ کم زیادہ کردن منظور باشد و یا الفاظ و عبارات غیر محاورہ باشد درست نمودہ بکار برند و نیز حسب ارشاد حافظ محمد ضامن رحمۃ اللہ علیہ مثنوی تحفۃ العشاق نظم کردہ

عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت برادر مولوی رشید احمد صاحب دام عرفانکم شعر اے غائب از نظر کہ شدی ہمنشین دل ؛ میگویمت سلام و دعا میفرسیمت ۔ مشہود ضمیر منیر ہو مکتوب شوق اسلوب گرامی پہونچا اور اس جانب کے اشتیاق کو دوبالا کیا اور اس کے مندرجہ حال سے آگاہی بخشی اور نیز شطرنجی اور کتاب تفسیر ارواح ثلثہ حافظ الٰہی بخش سہارنپوری پہونچی جو حافظ عبداللہ صاحب کے حوالہ کیگئی اور جو کچھ کہ حافظ مذکور کو لکھا گیا تھا اس کو کہا گیا جسکا جواب اس کی تحریر سے واضح ہوگا اس اثناء میں بموجب درخواست و التماس آں عزیزان اذکار و اشغال چشتیہ و قادریہ کے خاندان کے جو کچھ کہ بزرگوں سے پہونچے تھے اشارۂ غیبی سے جمع و مرتب کر کے اور نام اسکا ضیاء القلوب لکھکر حاجی اسمعیل صاحب سہارنپوری کے ہاتھ خدمت میں روانہ کیا ہے پہونچیگا اسکی رسید سے جلد اطلاع دیں اور اسکو اول سے آخر تک بغور ملاحظہ کر کے جو کچھ کم و زیادہ کرنا منظور ہو یا الفاظ و عبارات غیر محاورہ ہو درست کر کے کام میں لائیں اور نیز حسب ارشاد حضرت حافظ ضامن صاحب رحمۃ اللہ علیہ مثنوی تحفۃ العشاق بھی نظم کر کے

عہ مصلحت دینیہ سے ایسے اسرار کا اظہار محمود ہے یہاں مصلحت دینیہ زیادت رغبت و وثوق ہے ۱۲

نیز بدست حاجی موصوف میرسد حوالہ میاں
حکیم محمد ضیاء الدین صاحب کردہ دہند کہ خلیفہ
حضرت موصوف اند واز مولوی رحمۃ اللہ صاحب
سلام شوق قبول باد و نیز از عبد اللہ۔

مکتوب بست چہارم ۔ از فقیر امداد اللہ
عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت جامع علوم ظاہری
و باطنی برادرم مولوی رشید احمد صاحب سلمہ اللہ
تعالی بعد سلام مسنون و اشتیاق ملاقات
واضح رائے شریف باد مکاتیب سامی پے در پے
رسیدند از حال مندرجہ اش آگاہی بخشید از
دریافت خیریت عزیزان خوشنود گردیدم
رسید پنج عدد اشرفی مرسلہ حافظ محمد علی
تاہنوز نرسید حافظ مذکور مشوش است میگوید
کہ اگر از دست مولوی رشید احمد صاحب نزد
پدرم رسیدے تسلی ام بود لہذا باید کہ از دست
قادر بخش سہارنپوری گرفتہ رسید مہری معہ
دو گواہان از پدرش گرفتہ ارسال نمایند
ویقین است کہ مبلغان محمدی[1] بخانہ او رسیدہ
باشند درینولا درینجا کثرت وبا و بیماری بسیار
ہر روز صدہا مردمان می میرند و ہر یک خوفان
و ہراسان است حال مفصل اینجا زبانی حامل
رقعہ منشی سید محمد یسین صاحب ساکن بوڑیہ
معلوم خواہند شد۔ منشی صاحب موصوف ہم

حاجی موصوف کے ہاتھ پہونچتی ہے جسکو میاں
حکیم محمد ضیاء الدین صاحب کے حوالہ کریں کہ خلیفہ
حضرت موصوف کے ہیں اور مولوی رحمت اللہ
صاحب سے سلام شوق قبول ہوا اور نیز عبد اللہ سے۔

مکتوب چوبیسواں ۔ فقیر امداد اللہ عفا اللہ
عنہ سے بخدمت بابرکت جامع علوم ظاہری
و باطنی برادرم مولوی رشید احمد صاحب سلمہ اللہ
تعالی بعد سلام مسنون و اشتیاق ملاقات
واضح رائے شریف ہو کہ نامہ ہائے گرامی پے در پے
پہونچے اور اسکے مندرجہ حال سے آگاہی بخشی
عزیزوں کی خیریت معلوم ہونیسے خوشنود ہوا پانچ عدد
اشرفی کی رسید مرسلہ حافظ محمد علی ابتک نہیں
پہونچی حافظ مذکور پریشان ہے کہتا ہے کہ اگر
ہاتھ سے مولوی رشید احمد صاحب کے میرے باپ کے
پاس پہونچتیں میری تسلی ہوتی لہذا چاہئے کہ
قادر بخش سہارنپوری کے ہاتھ سے لیکر اور رسید
مہری دو گواہوں کے ساتھ اُس کے باپ سے
لیکر روانہ کریں یقین ہے کہ مبلغان محمدی اسکے
گھر پہونچے ہوں گے ان ایام میں یہاں وبا
و بیماری کی کثرت بہت ہے ہر روز سیکڑوں
آدمی مرتے ہیں ہر ایک خوفزدہ و ہراساں ہے
یہاں کا مفصل حال حامل رقعہ منشی سید محمد یسین صاحب
ساکن بوڑیہ کی زبانی معلوم ہوگا منشی صاحب موصوف بھی

[1] ایک تھانہ بھون کی بی بی تھیں ۱۲ محمد الدین

داخل سلسلہ شدند مگر بسبب بیماری و عدم فرصتی ہیچ استفادہ ازینجا نہ برداشتہ اند بخدمت آں والا قدر حاضر خواہند شد امید کہ برحال شاں توجہ فرمودہ حسب استعداد و ہمت شاں اشغال دوازدہ تسبیح وغیرہ تعلیم فرمودہ دہند و در حلقہ خود شریک سازند آں برادر در العلم خود بعالی مرتبہ می یابم خدا تعالی مبارک کناد و ترقی دہاد ترصد کہ ایں مدبر را ہم از دعائے خیر یاد دارند کہ آنعزیز را وسیلہ نجات خود میدانم و مولوی محمد قاسم را فہمائش نمایند کہ از بیعت گرفتن و تعلیم نمودن طریقہ سلسلہ مشائخ ہرگز انکار نہ کنند احقر را امید است کہ از اوشاں بسیار فیض خواہد شد نسبت عہ شاں بر اوشاں مکشوف نشدہ بر طالبان اوشاں ظاہر خواہد شد مثل آنکہ ہر شخص چہرہ خود را دیدن نتواند ہرگاہ کہ آئینہ پیش آید ہماں وقت چہرۂ خود را می بیند از ترقی عزیز جان محمد یوسف سجدات شکر بجا آوردہ شد خدا تعالی روز بروز ترقی دہد آمین۔

مکتوب بست پنجم۔ بخدمت بابرکت عالم علوم ظاہری و باطنی برگزیدہ درگاہ احد مولوی رشید احمد صاحب دام برکاتہ و عرفانہ

داخل سلسلہ ہوئے مگر بسبب بیماری اور فرصت نہ ہونے کے کوئی فائدہ یہاں سے نہ اٹھایا بخدمت والا قدر حاضر ہوں گے امید کہ ان کے حال پر توجہ فرما کر موافق ان کی استعداد و ہمت کے اشغال دوازدہ تسبیح وغیرہ تعلیم فرمائیں اور حلقہ میں اپنے شریک کریں ہیں آں برادر کو اپنے علم میں عالی مرتبہ پاتا ہوں خداوند تعالی مبارک کرے اور ترقی دے امید کہ اس بدنصیب کو بھی دعائے خیر سے یاد رکھیں کہ آنعزیز کو اپنی نجات کا وسیلہ جانتا ہوں مولوی محمد قاسم کو فہمائش کریں کہ بیعت لینے اور تعلیم کرنے سے سلسلہ مشائخ کے طریقہ سے ہرگز انکار نہ کریں احقر کو امید ہے کہ اُن سے بہت فیض ہوگا انکی نسبت ابھی مکشوف نہیں ہوئی ہے اُنکے طالبین پر ظاہر ہوگی جیسا کہ کوئی شخص اپنے چہرہ کو نہیں دیکھ سکتا ہے جبوقت کہ آئینہ سامنے آتا ہے اُسوقت اپنے چہرہ کو دیکھتا ہے ترقی سے عزیز از جان محمد یوسف کی سجدات شکر بجالائے گئے خدا تعالی روز بروز ترقی دے آمین۔

مکتوب پچیسواں۔ بخدمت بابرکت عالم علوم ظاہری و باطنی برگزیدہ درگاہ احد مولوی رشید احمد صاحب دام برکاتہ وعرفانہ

عہ کنایہ اشبہ حل فرمایا ہے ۱۲

بعد سلام سنت الاسلام و اشتیاق ملاقات
بیغایات واضحرائے شریف باد الحمد للہ کہ حالم
بحال وصحاح مزاج وترقی درجات آں
یگانہ وقت از حضرت الٰہی میخواہم سابق ازیں
جوابات خطوط ہمراہ منشی سید محمد حسین صاحب
ساکن بوڑیہ روانہ کردہ ام رسیدہ باشد
وحال اینجا ازو واضح بودہ باشد حالا خبر
تازہ نیست کہ بتحریر آید حال گرانی اینجا بدستور
است و دریں سال در ایام حج وبا بسیار
گردیدہ کہ ہزارہا مردمان فوت شدند
ہر چند کہ طبع؏ احقر برائے دیدن دیدار برکت
آثار آں مقبول درگاہ پروردگار معہ جماعت
خود بسیار می خواہد مگر مجبورم کہ اختیار بدستم
نیست اگر در مقدر است ملاقات باحسن الوجوہ
خواہد شد اللہ تعالیٰ آں برگزیدہ را معہ جماعت
خود بذوق وشوق ورضامندی خود باتباع
شرع شریف دارد آمین بسبب عدم فرصتی
کہ ہجوم جوابات خطوط بسیار است حال مفصل
نوشتن نتوانم از زبانی الٰہی بخش ودیگر حجاج
معلوم خواہد شد از عسرت احمد حسین رنج است
خدا تعالیٰ رحم کند قیام او در تھانہ خوش نمیدانم
خیر اختیار اوست۔

بعد سلام سنت الاسلام واشتیاق ملاقات بیغایات
واضحرائے شریف ہو الحمد للہ میرا حال بدستور
ہے اور صحت مزاج اور ترقی درجات آپ
یگانۂ وقت کی حضرت الٰہی سے چاہتا ہوں
اس سے پہلے خطوط کے جوابات منشی سید محمد حسین صاحب
ساکن بوڑیہ کے ہمراہ میں نے روانہ کئے ہیں پہونچے
ہوں گے اور یہاں کا حال اُس سے واضح
ہوگا اب کوئی خبر تازہ نہیں ہے کہ تحریر میں آئے
یہاں کی گرانی کا حال بدستور ہے اس سال
زمانۂ حج میں وبا بہت ہوئی کہ ہزاروں آدمی
مرگئے ہر چند کہ احقر کی طبیعت دیدار برکت آثار
مقبول درگاہ پروردگار مع اپنی جماعت کے
دیکھنے کو بہت چاہتی ہے مگر مجبور ہوں کہ اختیار
میرے ہاتھ میں نہیں ہے۔ اگر مقدر میں ہے ملاقات
باحسن وجوہ ہوگی اللہ تعالیٰ آپ برگزیدہ کو
مع اپنی جماعت کے ذوق وشوق واپنی رضامندی
اور اتباع شرع شریف میں رکھے آمین بسبب
فرصت نہ ہونیکے کہ خطوط کے جوابات کا ہجوم بہت
ہے مفصل حال نہیں لکھ سکتا ہوں الٰہی بخش
اور دوسرے حاجیوں کی زبانی معلوم ہوگا
احمد حسین کی تنگدستی سے رنج ہے خداوند تعالیٰ رحم کرے
اُسکا تھانہ میں قیام مناسب نہیں سمجھتا ہوں خیر اُسکو اختیار ہے

؏ باوجود اس اشتیاق کے فرمائش نہ کرنا وہی رعایت ہے جسکا ذکر اوپر کے دو مکتوب میں ہے ۱۲

مکتوب بست و ششم - عزیز جانم محمد حمید الدین

دام ذوقہ وشوقہ بعد ہدیہ سلام سنت الاسلام واشتیاق دیدہ بوسی واضح رائے عزیز باد مکاتبہ عزیز رسید خوشنود ساخت واز حال مندرجہ مطلع نمود اللہ تعالی آں عزیز را بایں نیک عمل روز بروز توفیق زیادہ دہاد آمین ایعزیز دنیا روزے چند است آخر کار با خداوند است چناں عمل باید نمود کہ آخر کار با پروردگار سرخروئی حاصل آید وچناں نباید نمود کہ پشیمانی رو نماید لہذا مناسب است کہ اشغالیکہ از احقر رسیدہ باشند کردہ باشند وزیادہ اگر توفیق رفیق باشد از مولوی رشید احمد صاحب طلب نمایند اوشاں مناسب حال تعلیم خواہند نمود واوشاں را بجائے فقیر تصور باید نمود ومنزل قرآن شریف وکثرت درود شریف ومطالعہ کتب اخلاق مثل پندنامہ حضرت فرید الدین عطار ومنہاج العابدین وآداب الصالحین وغیرہ کردہ باشند ومسائل ضروریع فقہ وعقائد ضرور بخوانند مثل مالابد یا ترجمہ فارسی کنز ویا مجموعہ سلطانی وتکمیل الایمان یا عقائد عظیم وغیرہ کہ در علم عقائد اند ضرور خوانند کہ اینہا از لوازم دینداری ست از صحبت بد پرہیز نمایند

مکتوب چھبیسواں - عزیز جان محمد حمید الدین

دام ذوقہ وشوقہ بعد ہدیہ سلام سنت الاسلام واشتیاق دیدہ بوسی واضح رائے عزیز ہو کہ عزیز کا خط پہونچا خوشنود کیا اور مندرجہ حال سے مطلع کیا اللہ تعالی آنعزیز کو اس نیک عمل سے روز بروز توفیق زیادہ دے آمین ایعزیز دنیا چند روزہ ہے آخر کار خدا سے تعلق ہوگا ایسا عمل کرنا چاہئے کہ آخر کار پروردگار سے سرخروئی حاصل ہو اور ایسا نہ چاہئے کہ پشیمانی ظاہر ہو لہذا مناسب ہے کہ جو اشغال احقر سے پہونچے ہیں کرتے رہیں اور زیادہ اگر توفیق رفیق ہو مولوی رشید احمد صاحب سے طلب کریں وہ مناسب حال تعلیم کریں گے اور انکو بجائے فقیر کے تصور کرنا چاہئے اور قرآن شریف کی منزل اور درود شریف کی کثرت اور کتب اخلاق کا مطالعہ جیسا کہ پندنامہ حضرت فرید الدین عطار ومنہاج العابدین اور آداب الصالحین وغیرہ کرتے رہیں اور فقہ وعقائد کے ضروری مسائل پڑھیں جیسا کہ مالابد منہ یا کنز کا ترجمہ فارسی یا مجموعہ سلطانی اور تکمیل الایمان یا عقائد عظیم وغیرہ کہ علم عقائد میں ہیں ضرور پڑھیں کہ یہ لوازم دینداری سے ہے اور بد صحبت سے پرہیز کریں -

ع اس میں اصلاح ہے غلاۃ صوفیہ کی جو شریعت کو غیر ضروری کہتے ہیں ۱۲

وصحبت نیک را غنیمت شمارند بیت مولانا
بیت صحبت صالح ترا صالح کند ٭ صحبت
طالح ترا طالح کند۔ واکثر اوقات درخدمت
برادر خود حکیم صاحب[1] باشند و دیگر عزیزان مضمون
واحد است و از یاد الٰہی غافل نباشند
وحیات مستعار را بکار خیر سپارند ؎
دمبدم دم را غنیمت دان وہمدم شو بدم ٭
واقف دم باش دم را دمبدم بیجا مدم۔
وعزیز القدر حکیم محمد ضیاء الدین را بجائے جناب
حافظ صاحب[2] مرحوم مغفور قدس سرہ دانند
وازاو شان استفادہ نمودہ باشند وصحبتش
غنیمت شمارند اطلاعاً بقلم آمدہ مکرر آنکہ اگر
تہجد میخوانند مناسب ترکیب دوازدہ تسبیح
کہ بعد نماز تہجد می شود وطریقۂ خاص مشائخ
ما بانست از برادر خود حکیم ضیاء الدین بپرسند
ونیز ترکیب پاس انفاس استفسار نمایند
واگر مناسب باشد صبح شام دعا حزب البحر یک
یک بار ورد سازند ونود ونہ نام ہم یاد کنند
وپانصد بار اللہ الصمد مدام باید خواند و از
مولوی موصوف گاہ گاہ ملاقات کردہ
باشند و از صحبت شان فیض میگرفتہ باشند
زیادہ والسلام۔
مکتوب بست ہفتم۔ از فقیر روسیاہ

صحبت نیک کو غنیمت شمار کریں بیت مولانا روم
؎ صحبت صالح ترا صالح کند ٭ صحبت طالح
ترا طالح کند۔ اور اکثر اوقات خدمت میں
اپنے برادر حکیم صاحب کی رہیں اور دیگر عزیزوں
کو مضمون واحد ہے اور یاد الٰہی سے غافل نہ ہوں
اور حیات مستعار کو کار خیر میں سپرد کریں ؎
دمبدم دم را غنیمت دان وہمدم شو بدم ٭
واقف دم باش دم را دمبدم بیجا مدم۔ اور
عزیز القدر حکیم محمد ضیاء الدین کو بجائے حافظ
صاحب مرحوم ومغفور قدس سرہ جانیں اُنسے
استفادہ کرتے رہیں اُن کی صحبت کو غنیمت شمار کریں
اطلاعاً حوالۂ قلم کیا مکرر آنکہ اگر تہجد پڑھیں تو ترکیب
دوازدہ تسبیح کہ بعد نماز تہجد کے ہوتی ہے مناسب
ہے اور طریقہ خاص ہمارے مشائخ کا ہے اور
اپنے برادر حکیم ضیاء الدین سے پوچھیں پاس
انفاس کی ترکیب بھی دریافت کریں اور اگر
مناسب ہو صبح وشام دعائے حزب البحر ایک
ایکبار ورد کریں اور نود ونہ نام بھی یاد کریں
اور پانسو بار اللہ الصمد ہمیشہ پڑھتے رہیں
اور مولوی صاحب سے کبھی کبھی ملاقات
کرتے رہیں اُن کی صحبت سے فیض لیتے رہیں
زیادہ والسلام۔
مکتوب ستائیسواں۔ فقیر روسیاہ

[1] حکیم ضیاء الدین صاحب رامپوری مراد ہیں والد صاحب ... صاحب اور حکیم صاحب ... بھتیجی زاد بھائی ۱۲ سعید الدین

[2] جناب حافظ محمد ضامن صاحب تھانوی شہید مراد ہیں ۱۲ سعید الدین

امداد اللہ عفی عنہ بخدمت بابرکت عزیزم
حکیم محمد ضیاء الدین صاحب دام اللہ شوقہ
وذوقہ وعرفانہ بعد سلام مسنون واشتیاق
ملاقات مشہود رائے عزیز باد مکتوب در دو اسلوب
رسیدہ خوشنود ساخت عرصہ سہ ماہ بودہ
باشد کہ از تقدیر الٰہی عقد نکاح بندہ باوجود
چندیں انکار بوقوع آمدہ خدا تعالیٰ انجام
بخیر کند البتہ حالا چیزے آرام خور و نوش
گردیدہ اطلاعاً بقلم آمدہ از انتقال بی بی کلثوم
رنج گردیدہ خدا تعالیٰ بہ بخشد از طرف او
عہ طواف و دعا کردہ شد و میکنم و نیز از انتقال
حافظ محمد حسین صاحب و صبیۂ عزیزم یوسف و میاں
شیخ محمد برادر حافظ صاحب مذکور مرحوم رنج
گردیدہ اللہ تعالیٰ مغفرت کند رسالہ در حال
حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نیز رسید از
مطالعہ اش بسیار حظ برداشتم او تعالیٰ مقبول
فرماید و رسالہ دیگر نرسید بفرستند کہ مشتاق
آنم و برائے احقر دعائے خیر کنند از دریافت
حال حافظ محمد یوسف بسیار تاسف گردیدہ
خیر آنچہ مقدر بود شد اللہ تعالیٰ او را سلامت
دارد و از جمیع حوادث زمانہ محفوظ داشتہ
بذوق شوق خود دارد و تنگدستی را دور سازد

امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت عزیزم
حکیم محمد ضیاء الدین صاحب دام اللہ شوقہ
وذوقہ وعرفانہ بعد سلام مسنون واشتیاق
ملاقات مشہود رائے عزیز ہو کہ مکتوب در دو اسلوب
پہونچا۔ خوشنود کیا عرصہ تین ماہ کا ہوتا ہے کہ
تقدیر الٰہی سے عقد نکاح بندہ کا باوجود ہر چند انکار
کے وقوع میں آیا خداوند تعالیٰ انجام بخیر کرے
البتہ کچھ آرام خور و نوش کا ہو گیا ہے
اطلاعاً تحریر میں آیا انتقال سے بی بی کلثوم کے
رنج ہوا خداوند تعالیٰ بخشے طرف سے انکی
طواف و دعا کی گئی اور کرتا ہوں اور نیز انتقال
سے حافظ محمد حسین صاحب و لڑکی عزیزم
محمد یوسف و میاں شیخ محمد برادر حافظ صاحب مذکور
مرحوم کے رنج ہوا اللہ تعالیٰ مغفرت کرے
رسالہ حال میں حافظ صاحب رحمہ اللہ بھی پہونچا
اسکے مطالعہ سے بہت لطف اٹھایا اللہ تعالیٰ
اسکو مقبول کرے دوسرا رسالہ نہیں پہونچا
بھیجیں اسکا میں مشتاق ہوں اور احقر کیلئے
دعائے خیر کریں اور دریافت سے حال عزیزم
محمد یوسف کے بہت افسوس ہوا خیر جو کچھ مقدر تھا
ہوا اللہ تعالیٰ اسکو سلامت رکھے اور تمام حوادث زمانہ سے محفوظ
رکھکر اپنے ذوق و شوق میں رکھے اور تنگدستی دور کرے۔

عہ بڑوں کو چھوٹوں کا حق ادا کرنا خصوصاً بعد موت کے یہ معمولی بات نہیں ہے ۱۲

آمیں و بخدمت بابرکت مولوی رشید احمد صاحب بعد سلام شوق عرض آنکہ سابق ازیں خط اسمی شما مع احوال اینجا بدست حاجی زماں شاہ کہ از اقربایان منشی محمد حسین صاحب بودند روانہ کردہ ام رسیدہ باشد برگفت و شنود معاندان و حاسدان خیال نکنند و بکار خود مشغول مانند بعونہ تعالیٰ خود نادم و پشیمان خواہند شد و اگر بسبب امر معلومہ زیادہ تکلیف دہند آنرا گذاشتہ کنارہ گیرند و بدل جمعی ذکر و شغل و درس و تدریس شاغل باشند۔ ابیات۔ آنکہ جاں در روئے او خندد چو قند ٭ از ترش روئی خلقش چہ گزند ٭ آنکہ جاں بوسہ دہد بر روئے او ٭ کے خورد غم از فلک از چشم او ٭ در شب مہتاب مہ را بر سماک ٭ از سگان و عوعو ایشاں چہ باک ٭ سگ وظیفہ خود بجا می آورد ٭ مہ وظیفہ خود برخ می گسترد ٭ کار خود را می گذارد ہر کسے ٭ آب نگذارد صفا بہر خسے۔ زیادہ ازیں چہ نوشتہ آید آنعزیز خود عالم و فاضل اند۔ فقط

مکتوب بست ہشتم۔ بنام مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی و مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی و حکیم ضیاء الدین صاحب رامپوری

آمین اور بخدمت بابرکت مولوی رشید احمد صاحب بعد سلام شوق عرض ہے کہ اس سے پہلے ایک خط تمہارے نام کا یہاں کے احوال کیساتھ حاجی زماں شاہ کے ہاتھ کہ اقربایان منشی محمد حسین صاحب سے تھے روانہ کیا ہے پہونچا ہوگا گفت و شنید معاندین حاسدین کا خیال نہ کریں اور اپنے کام میں مشغول رہیں اللہ تعالیٰ کی مدد سے خود نادم و پشیمان ہوں گے اور اگر بسبب امر معلومہ کے زیادہ تکلیف دیں اسکو چھوڑ کر کنارہ کریں اور دل جمعی سے ذکر و شغل درس و تدریس میں مشغول ہوں ابیات آنکہ جاں در روئے او خندد چو قند ٭ از ترش روئی خلقش چہ گزند ٭ آنکہ جاں بوسہ دہد بر روئے او ٭ کے خورد غم از فلک از چشم او ٭ در شب مہتاب مہ را بر سماک ٭ از سگان و عوعو ایشاں چہ باک ٭ سگ وظیفہ خود بجا می آورد ٭ مہ وظیفہ خود برخ می گسترد ٭ کار خود را می گذارد ہر کسے ٭ آب نگذارد صفا بہر خسے۔ زیادہ اس سے کیا لکھا جائے آں عزیز خود عالم و فاضل ہیں۔

مکتوب اٹھائیسواں۔ بنام مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی و مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی و حکیم ضیاء الدین صاحب رامپوری

لہ غالباً ... کوئی بزرگ ہیں ۱۲ ضیاء الدین

ومولوی ابوالنصر و حافظ محمد یوسف صاحب
تھانوی سلمہم اللہ تعالیٰ از فقیر امداد اللہ عفی اللہ
عنہ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح آنکہ
سابق ازیں بنام ہر یک خط جداگانہ معہ کتاب
ضیاء القلوب فی لقاء المحبوب و مثنوی
تحفۃ العشاق نو تصنیف کہ ہم برائے آں
عزیزاں نوشتہ ام ہمراہ حاجی محمد اسمعیل
سہارنپوری بخدمات آں صاحبان روانہ
کردہ ام یقین کہ رسیدہ باشد از رسیدش جلد
اطلاع بخشند کہ احقر بسیار جہد و کوشش
نمودہ جمع کردہ است چناں نہ شود کہ
ضائع شود و در آنجا نرسد و نیز مجموعہ ارشاد الطالبین
وغیرہ کہ فارغ بود بدست حافظ الٰہی بخش
دہلوی و کریم بخش سہارنپوری کہ حامل رقعہ
اند فرستادہ آمد از رسیدایں ہم مطلع
نمایند درینولا درینجا ارزانی است ارادہ
احقر بطرف مدینہ منورہ است لیکن دریں
ایام در راہ بسیار فتور است دیدہ باید
کہ تا کے اتفاق رفتن افتد از تحریر حافظ
احمد حسین معلوم شد کہ حافظ مذکور ارادہ
سوئے حیدرآباد دکن عزم دارند ایں فقیر
ہرگز راضی نیست باید کہ اورا منع کنند۔

ومولوی ابوالنصر و حافظ محمد یوسف صاحب
تھانوی سلمہم اللہ تعالیٰ۔ فقیر امداد اللہ عفا اللہ
عنہ سے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
کے واضح ہو کہ اس سے پہلے ہر ایک کے نام
ایک خط جداگانہ کتاب ضیاء القلوب و مثنوی
تحفۃ العشاق نو تصنیف کہ وہ بھی آن عزیزوں کے
لئے میں نے لکھی ہے حاجی محمد اسمعیل سہارنپوری
کے ہمراہ خدمت میں آپ صاحبوں کی روانہ کی
ہے یقین ہے کہ پہونچی ہوگی رسید سے اُس کی جلد
اطلاع بخشیں کہ احقر نے بہت جد و جہد کرکے
جمع کیا ہے ایسا نہ ہو کہ ضائع ہو جائے اور
وہاں نہ پہونچے اور نیز مجموعہ ارشاد الطالبین
وغیرہ کہ فارغ تھا حافظ الٰہی بخش دہلوی و کریم بخش
سہارنپوری کے ہاتھ کہ حامل رقعہ ہیں بھیجا ہے
اُسکی رسید سے بھی مطلع کریں ان ایام میں یہاں
ارزانی ہے احقر کا ارادہ مدینہ منورہ کیطرف
ہے لیکن ان ایام میں راستہ میں بہت فتور ہے
دیکھا چاہیئے کہ کبتک جانیکا اتفاق ہو حافظ
احمد حسین کی تحریر سے معلوم ہوا کہ حافظ مذکور
حیدرآباد دکن کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ فقیر
ہرگز راضی نہیں ہے چاہیئے کہ اُسکو
منع کریں۔

ع۵ اپنے خواص کیلئے تحذیر موکد کو موکد فرمانا عین تربیت و شفقت ہے ۱۲

کہ ازیں قصد باز آید میخواہم کہ در فقر و فاقہ
کہ عزت ما یانست صابر و شاکر بودہ در طلب الٰہی
مستعد شود او خدا را گذاشتہ طرف دنیا می رود
اگر خدا را طلبیدے دنیا خود بپائے او آمدے
و افتادے دیگر خبرے تازہ نیست کہ بتحریر آید
خبر اینجا زبانی حاملان خط ہذا معلوم خواہد شد۔ فقط

مکتوب بست نہم۔ از احقر امداد اللہ عفی
عنہ بخدمت بابرکت عزیز دلم مولوی رشید احمد
صاحب دام عرفانہ باللہ۔ بیت: اے غائب
از نظر کہ شدی ہمنشین دل ÷ میگویمت ثنا و دعا
میفرستمت۔ سلام مسنون مطالعہ فرمایند
دو خط فرحت نمط یکے مرقومہ ۱۳ ربیع الاول
دوئم ۲۳ جمادی الثانی ۱۲۸۳ ہجری رسیدند
فرحتہا رو نمود شعر ہماں راحت کہ از دیدار
باشد ÷ بمکتوبے ہماں مقدار باشد۔ مدام
سلسلہ رسل و رسائل جاری دارند اگر گاہے
جوابے ازیں سو نرسد شاکی نباشند زیرا کہ
از عرصہ چند دست و قلم در قبضہ ام نماند
وقت تحریر لغزش میکند اگرچہ می نویسم بدقت بنویسم
معذور دارند از رسیدن رسالہ ضیاء القلوب
و مثنوی تسلی شد خدا تعالیٰ او را مقبول و ہادی
کناد حال اینجا زبانی پیرجی حاجی عظیم اللہ شاہ
صاحب و مولوی ذو الفقار علی صاحب

کہ اس قصد سے باز آئے میں چاہتا ہوں کہ
فقر و فاقہ میں کہ ہماری عزت ہے صابر و شاکر ہو کر
طلب الٰہی میں مستعد ہو جائے اور وہ خدا کو چھوڑ کر
دنیا کی طرف جاتا ہے اور اگر خدا کو طلب کرتا دنیا
خود اُسکے پیروں پر گرتی پڑتی آتی دوسری
خبر تازہ نہیں ہے کہ تحریر میں آئے یہاں کی خبر زبانی
حاملان خط کے معلوم ہوگی۔

مکتوب اُنتیسواں۔ احقر امداد اللہ عفا اللہ
عنہ سے بخدمت بابرکت عزیز دلم مولوی رشید احمد دام
عرفانہ باللہ۔ بیت: اے غائب از نظر کہ شدی ہمنشین
دل ÷ میگویمت ثنا و دعا میفرستمت۔ بعد سلام مسنون
مطالعہ کریں دو خط فرحت نمط ایک مرقومہ ۱۳
ربیع الاول دوسرا ۲۳ جمادی الثانیہ ۱۲۸۳ھ
پہونچے خوشیاں پیدا ہوئیں شعر ہماں راحت کہ از
دیدار باشد ÷ بمکتوبے ہماں مقدار باشد۔ ہمیشہ
رسل و رسائل کا سلسلہ جاری رکھیں اگر کبھی جواب
اسطرف سے نہ پہونچے شاکی نہ ہوں اسواسطے کہ
چند عرصہ سے دست و قلم میرے قبضہ میں نہیں رہا
وقت تحریر لغزش کرتا ہے اگرچہ لکھتا ہوں تو بدقت
لکھتا ہوں معذور رکھیں رسالہ ضیاء القلوب اور
مثنوی کے پہونچنے سے تسلی ہوئی خداوند تعالیٰ اسکو
مقبول و ہادی کرے یہاں کا حال پیرجی حاجی عظیم اللہ
صاحب و مولوی ذو الفقار علی صاحب۔

لہ غالباً "نذر" دیوبندی ۱۲ [illegible] الدین

معلوم خواہد شد حاجت تحریر نیست از دریافت
اجتماع طالبعلماں و مشغولی علم حدیث و تفسیر
و فقہ خوشی حاصل شد ہمیشہ اللہ تعالیٰ علم دین را
ترقی دہد و نیز مشغولی ایں علوم مذکور مقوی عہ
شغل معنوی است باید کہ بعد فراغ درس
مشغولی باطن را فرض دایمی دانند و نذرانہ
مولوی منظہر صاحب بہ تجویز آں صاحب
بمصرف خود رسیدند خاطر جمع فرمایند فقط۔

مکتوب سی ام ۔ از فقیر حقیر امداد اللہ عفی اللہ
عنہ بخدمت بابرکت عزیزم مولوی رشید احمد
صاحب رزقہ اللہ عرفانہ بعد سلام مسنون
واشتیاق ملاقات مشہود خاطر عاطر باد۔
للہ الحمد کہ احقر بہر حال مشکور و بہبودی دارین
آں عزیز خواہانم صحیفہ شریفہ رسید و از حال آنجا
آگاہی بخشید از دریافت پرخاش پیرزادگان
و قحط باراں و غلبہ بدعات و لامذہبان رنج
گردید اوتعالیٰ رحم فرماید و ازیں بلاہا مخلوق
را نجات بخشد اگرچہ تکالیف و شدائد دنیاوی
بظاہر رنج است چوں بحقیقت بنگری چہ رنج
بلکہ گنجے است بیکراں شعر در بلاہا می چشم
لذات او ✦ مات اویم مات او۔
ورضا بقضا مقصود و مطلوب است بہر حال

کی زبانی معلوم ہوگا تحریر کی حاجت نہیں ہے۔
طالبعلموں کے اجتماع اور علم حدیث و علم تفسیر اور فقہ
کی مشغولی کے معلوم ہونیسے خوشی حاصل ہوئی
اللہ تعالیٰ ہمیشہ علم دین کو ترقی دے اور ان علوم
مذکور کی مشغولی بھی شغل معنوی کا مقوی ہے
چاہئے کہ درس کے فراغ کے بعد مشغولی باطن کو
فرض دائمی جانیں اور نذرانہ مولوی منظہر صاحب
آپ صاحب کی تجویز کے موافق اپنے مصرف پر پہونچ گیا
خاطر جمع فرمائیں **مکتوب تیسواں** ۔ فقیر حقیر
امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت عزیزم مولوی
رشید احمد صاحب رزقہ اللہ عرفانہ بعد سلام مسنون
واشتیاق ملاقات مشہود خاطر عاطر ہو للہ الحمد
کہ احقر بہر حال مشکور اور آنعزیز کے دارین کی
بہبودی کا خواہاں ہے صحیفہ شریفہ پہونچا وہاں کے
حال سے اطلاع ہوئی پیرزادوں کی پرخاش
اور قحط بارش اور لامذہب اور بدعات کے غلبہ
کے معلوم ہونیسے رنج ہوا خداوند تعالیٰ رحم
فرمائے اور ان بلاؤں سے مخلوق کو نجات
بخشے اگرچہ تکالیف شدائد دنیاوی ظاہر میں رنج
ہیں لیکن جب حقیقت پر غور کرے تو کیا رنج بلکہ
بے انتہا گنج ہے شعر در بلاہم می چشم لذات او ✦ مات اویم مات
او۔ اور رضا بقضا مقصود و مطلوب ہے بہر حال

عہ جو لوگ مطلقاً علوم دینیہ کو بھی حجاب کہتے ہیں وہ آنکھیں کھولیں ۱۲

ہرچہ ساقی ما ریخت عین الطاف است
و غذائے طالبان است اگر مخالفان خواہند
وایذا دہند امر حق دانستہ خانقاہ و حجرہ را
ترک باید کرد طالب حق را خانقاہ عہ و صومعہ
ہر دو برابر است شعر در دمنداں را نباشد
کار بغیرے؛ خواہ در مسجد برو خواہی بدیر۔ از
مشغولی درس تدریس و مراقبہ آں صاحب
فرحتہا گردید شکر بجا آوردہ شد آنکہ نوشتہ
اند کہ بر وقت مشغولی درس حدیث و تفسیر
موجب دلچسپی است و وقت صبح کہ بکار عزیز
مشغول می شوم ازیں طرف ہم آمدن ناگوار می شود
ولذت خلوت نمی گذارد۔

شکر بجا آرند کہ مقام کاملان عطا شد کہ
بہر حال و بہر مقام و صورت عہ شعر چو دیدم
روئے خویش را بہر جائے بہر رنگے؛ ازیں
در بحر و بر و کوچہ و بازار میگردم۔ و آنکہ بعض
اوقات حال باعث کلفت میگردد ایں ہم
از احوالات عمدہ مشائخ است و باعث
ترقی مقام است و بے کلفت ثمرۂ الفت
حاصل نمی شود از اسلوبی حال عزیز

ہرچہ ساقی ما ریخت عین الطاف است
اور غذائے طالبان ہے اگر مخالفین چاہتے ہیں
اور ایذا دیتے ہیں امر حق جانکر خانقاہ و حجرہ
ترک کرنا چاہئے طالب حق کو خانقاہ و صومعہ
دونوں برابر ہیں شعر در دمنداں را نباشد
کار بغیرے؛ خواہ در مسجد برو خواہی بدیر۔ درس
و تدریس کی مشغولی اور مراقبہ سے آپکے فرحت
ہوئی شکر بجا لایا گیا وہ جو لکھا ہے کہ وقت پر
درس حدیث و تفسیر کی مشغولی دلچسپی کا سبب ہے
اور صبح کیوقت کہ اُس عزیز کام (یعنی ذکر اللہ) میں
مشغول ہوتا ہوں تو اُس طرف سے بھی آنا ناگوار ہوتا ہے
اور لذت خلوت نہیں چھوڑتی ہے۔

شکر بجا لائیں کہ مقام کاملین عطا ہوا کہ ہر
حال اور ہر مقام پر اور صورت شعر چو دیدم
روئے خویش را بہر جائے بہر رنگے؛ ازیں
در بحر و بر و کوچہ و بازار می گردم۔ اور جو کچھ
کہ بعض اوقات کوئی حال باعث کلفت ہوتا ہے
یہ بھی عمدہ مشائخ کے احوال سے ہے اور ترقی
مقام کا باعث اور بے کلفت ثمرۂ الفت حاصل
نہیں ہوتا خوش اسلوبی عزیز

عہ مطلب یہ کہ اس پر نظر نہ کریں کہ خانقاہ چھوڑنے سے اُس کی برکات سے مفارقت ہو جائیگی وہ مقصود بالذات نہیں ۱۲

عہ یہ یہاں اصل میں بیاض ہے غالباً ایسی عبارت ہوگی کہ حضور میسر است ۱۲ ترجمہ حضور میسر ہے۔

وحید الدین خوشنود شدم اللہ تعالیٰ ترقی کند وبمقصود خود رساند واز ابتری احوال حافظ احمد حسین رنج است حالا معلوم شد کہ از آں مرض لاعلاج نجات یافت فقط

مکتوب سی ویکم - از دور افتادہ راہ مسمی بامداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت عزیزم حکیم ضیاء الدین صاحب زید عرفانہ باللہ پس از تبلیغ سلام مسنون و دعا خیر دارین مشہود ضمیر منیر باد مکتوب درد ومحبت اسلوب منظومہ بہزاراں زور وشور نزول نمودہ آتش فراق را دو بالا گردانید شعر بیقراری وعشق شور انگیز ؛ شور وشرے فگند در عالم - اللہ تعالیٰ آں عزیز را باین درد واشتیاق سلامت دارد وروز بروز ترقی دہاد کہ مقصود ومطلوب ہمیں است شعر حاصل عشقش سہ سخن بیش نیست ؛ سوختن وسوختن وسوختن - محبت مرشداں عین محبت اللہ ورسول است کہ نایب اوشان است مبارکباد اے عزیز دشمنان ایں جہاں دوست آنجہاں اند ودوستان ایں جہاں دشمنان آں جہاں اند ایں جہان فانی وآں جہان باقی است عاقل را باید کہ برآں کار عمل نماید وبرائے دشمنان

وحید الدین کے حال سے خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ ترقی کرے اور مقصود پر پہونچائے احوال سے حافظ احمد حسین کے ابتری کے رنج ہے اب معلوم ہوا کہ اس مرض لاعلاج سے نجات پائی فقط

مکتوب اکتیسواں - دور افتادہ راہ مسمی بامداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت عزیزم حکیم ضیاء الدین صاحب زید عرفانہ باللہ بس از تبلیغ سلام مسنون و دعائے خیر دارین مشہود ضمیر منیر ہو مکتوب درد ومحبت اسلوب ہزاروں زور وشور سے وارد ہوا جس نے آتش فراق کو دو بالا کر دیا شعر بیقراری وعشق شور انگیز ؛ شور وشرے فگند در عالم - اللہ تعالیٰ آنعزیز کو اس درد واشتیاق کے ساتھ سلامت رکھے اور روز بروز ترقی دے کہ مقصود ومطلوب یہی ہے شعر حاصل عشقش سہ سخن بیش نیست ؛ سوختن وسوختن وسوختن مرشدوں کی محبت عین اللہ ورسول کی محبت ہے کہ ان کے نائب ہیں مبارک ہو اے عزیز اس جہان کے دشمن اس جہان کے دوست ہیں اور اس جہان کے دوست اس جہان کے دشمن ہیں اور یہ جہان فانی اور وہ جہان باقی ہے - عاقل کو چاہیئے کہ آں کار پر انجام کار عمل کرے اور دشمنان -

ظاہری دعا رہدایت باید نہ بر دشمنی آنہا انتقام زیراکہ اوشاں خود دشمن جان اند خود را ہلاک میکنند پس مستحق رحم اند نہ غصہ۔ رسالہ قول فیصل تصنیف آں عزیز رسید از اول تا آخر مطالعہ کردم دلائل عقلی و نقلی خوب یافتم اللہ تعالی عالم را از وہدایت کند مگر بظاہر خالی از خرخشہ عہ نیست زیراکہ انصاف از جہاں برخاست و جنگ وجدال قائم گشت آنکہ مخالفان اند از دیدن او نار حسد شاں شعلہ زن خواہد شد و آنکہ موافقان اند برائے اوشاں سپر بحث ومباحثہ بدست آید و ایں فضول است پس فقیر را باید کہ در گوشہ خاموشی نشستہ بکار خود مشغول باید بود وحال وقال را حوالہ باہل آں باید کرد کہ نصیحت وہدایت فقیر فعلی است و نصیحت وہدایت عالم قولی است مصرع ہر کسے را بہر کارے ساختہ۔ ومرتبہ اہل درد بالا از ہر دو است شعر درد منداں را نباشد کار غیر ٭ خواہ در مسجد برو خواہی بدیر۔ اے عزیز یایان بمصیبت خود مبتلائیم غیرے را چہ گفتہ آید۔

ظاہری کیلئے دعائے ہدایت چاہیئے نہ کہ اُنکی دشمنی کا انتقام اس لئے کہ وہ خود اپنی جان کے دشمن ہیں اور اپنے آپکو ہلاک کر رہے ہیں پس قابل رحم ہیں نہ غصہ۔ رسالہ قول فیصل آنعزیز کی تصنیف پہونچی اول سے آخر تک مطالعہ کیا دلائل عقلی ونقلی کو خوب پایا اللہ تعالی عالم کو اس سے ہدایت کرے مگر بظاہر خرخشہ سے خالی نہیں اسلئے کہ جہان سے انصاف اُٹھگیا اور جنگ وجدال قائم ہوگیا جو مخالفین ہیں اسکے دیکھنے سے اُنکے حسد کی آگ اور شعلہ زن ہوگی اور جو موافق ہیں اُن کے لئے بحث ومباحثہ کی سپر ہاتھ میں آئیگی اور یہ فضول ہے پس فقیر کو چاہیئے کہ گوشہ خاموشی میں بیٹھکر اپنے کام میں مشغول ہو اور حال وقال کو اُسکے اہل کے حوالہ کرنا چاہیئے کہ فقیر کی نصیحت وہدایت فعلی ہے اور عالم کی نصیحت وہدایت قولی ہے مصرع ہر کسے را بہر کارے ساختہ۔ اور مرتبہ اہل درد ان دونوں سے بالاتر ہے۔ شعر درد منداں را نہ باشد کار غیر ٭ خواہ در مسجد برو خواہی بدیر۔ اے عزیز ہم خود اپنی مصیبت میں مبتلا ہیں غیر کو کیا کہا جائے۔

عہ اس میں تعلیم ہے اس کی کہ علوم اسرار گو حق بھی ہوں مگر قابل افشا نہیں کہ مخالف وموافق دونوں کو مضر ہے ۱۲

شعر روتی ہے خلق میری خرابی کو دیکھکر ؎
روتا ہوں میں کہ ہائے مری چشم نم نہیں ؎
غمگیں ہمارے غم سے ہے عالم مگر ہمیں ؎ غم ہے
تو بس یہ غم ہے کہ کچھ بھی تو غم نہیں ؎ ہم پر جفا
و جور جو کچھ ہے نصیب ہے ؎ ورنہ طریق یار
کا جور و ستم نہیں ؎ پھولا نہ تخمِ عشق مرا ورنہ
چشم و دل ؎ گرمی مہر و ابر بہاری سے
کم نہیں ؎ از اسلوبی حال حافظ وحیدالدین
خوشنود و شکر بجا آوردم اللہ تعالی او را بمراتب
علیا رساند آمین عزیز از جان حافظ محمد یوسف
اگر چندے دیگر صبر نمودے و بمقام خود ماندے
دنیا زیادہ ازیں کہ اختیار کرد بیار او آمدے
و افتادے خیر ہر چہ شد شد رضا بقضا اللہ تعالے
او را از خباثت دنیا محفوظ دارد و بکار خود
مشغول دارد عزیزم بعد انتقال اخی معظم
حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کدام کس از مریدان
آں حضرت موصوف مرحوم بجز آں عزیز لائق
خلافت نیافتم لہذا اشمارا بمقام حضرت شاں
نشاندم و بجاے او شاں میدانم و اجازت
اخذ بیعت و دادن خرقہ کہ از بزرگاں رسیدہ
دادم پس ایں رد نباید کرد۔ و ہر کہ طالب
بیعت و سلوک حق آید ہرگز انکار نہ نمایند و بیعت
گرفتہ ارشاد و تلقین ذکر و شغل حسب استعداد

شعر روتی ہے خلق میری خرابی کو دیکھکر ؎ روتا
ہوں میں کہ ہائے مری چشم نم نہیں ؎ غمگیں
ہمارے غم سے ہے عالم مگر ہمیں ؎ غم ہے تو بس
یہ غم ہے کہ کچھ بھی تو غم نہیں ؎ ہم پر جفا و جور جو کچھ ہے
نصیب ہے ؎ ورنہ طریق یار کا جور و ستم نہیں
پھولا نہ تخمِ عشق مرا ورنہ چشم و دل ؎ گرمیٔ مہر و ابر
بہاری سے کم نہیں ؎ حافظ وحیدالدین کے
عمدہ حال سے خوشنود ہوا اور شکر بجا لایا اللہ
تعالی اُن کو بلند مرتبوں پر پہونچائے آمین عزیز
جان حافظ محمد یوسف اگر تھوڑا اور صبر کرتا اور
اپنے مقام پر رہتا دنیا زیادہ اس سے کہ اختیار
کی ہے اُس کے قدم پر آتی اور گرتی خیر جو کچھ ہوا
ہوا رضا بقضا اللہ تعالی اُس کو دنیا کی خباثت
سے محفوظ رکھے اور اپنے کام میں مشغول رکھے
اے عزیز بعد انتقال میرے برادر معظم حافظ صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کے کوئی آدمی حضرت موصوف
مرحوم کے مریدوں میں سے بجز آں عزیز کے لائق
خلافت نہ پایا لہذا تمکو اُن حضرت کی جگہ پر بٹھایا
اور اُن کی جگہ پر جانتا ہوں اور بیعت لینے کی
اجازت اور خرقہ دینے کی کہ بزرگوں سے مجکو
پہونچی ہے دیتا ہوں پس اسکو رد نہ کرنا چاہئے
اور جو بھی طالب بیعت و سالک حق آئے ہرگز انکار
نکریں اور بیعت لیکر ارشاد و تلقین ذکر شغل موافق استعداد

طالب کردہ باشند دریں امر دریغ نہ کنند و ترکیب
اخذ بیعت در رسالہ ضیاء القلوب موجود است
برآں عمل باید کرد غرض درانیوقت وراہ بیعت
سر است واگر ممکن باشد ختم خواجہ ہائے جمع بودہ
مدام خواندہ باشند کہ دریں بسیار فائدہ دین
و دنیا است و حافظ حسام الدین را باید درمیان
سنت و فرض صبح چہل و یکبار سورۂ فاتحہ معہ
تسمیہ مدام خواندہ باشند و نیز در نماز صلوٰۃ
الاوابین سورہ واقعہ خوانند انشاء اللہ تعالیٰ
در دنیا تنگ نخواہد ماند فقط

مکتوب سی و دوم - از فقیر امداد اللہ عفی
عنہ بخدمت عزیز بتمیز سعید کونین حافظ وحید الدین
زاد اللہ شوقہ و ذوقہ و عرفانہ بعد سلام مسنون
واضح رائے باد مکتوب عقیدت اسلوب عزیز رسید
خوشنود ساخت عزیز من عتاب عہ مرشد شفقت
آمیز می باشد زیرا کہ تادیبا است از تحریر مولوی
رشید احمد صاحب خوبی احوال آنعزیز معلوم
شد شکر کردم کہ خدا تعالیٰ آں عزیز را ذوق
و شوق و عرفان خود نصیب و مشرف کند و مقصود
اصلی رساند مناسب کہ بکار خود مشغول مانند
و خدمت مولوی صاحب را شعار خود سازند
مدام از خیریت خود و دیگر احوال مینویسان باشند

طالب کرتے رہیں اس امر میں مضائقہ نہ کریں اور بیعت
لینے کی ترکیب رسالہ ضیاء القلوب میں موجود ہے
اُسپر عمل کرنا چاہیئے غرض اسوقت میں طریقہ بیعت
ایک راز ہے۔ اور اگر ممکن ہو تو ختم خواجگان جمع ہو کر
ہمیشہ پڑھتے رہیں کہ اس میں بہت دین و دنیا کا
فائدہ ہے اور حافظ حسام الدین کو چاہیئے کہ درمیان
سنت و فرض صبح کے اکتالیس بار سورۂ فاتحہ مع
بسم اللہ ہمیشہ پڑھتے رہیں اور نیز صلوٰۃ الاوابین
کی نماز میں سورۂ واقعہ پڑھیں انشاء اللہ تعالیٰ
دنیا میں تنگ نہ رہیگا۔

مکتوب تینتیسواں - فقیر امداد اللہ عفا اللہ
عنہ بخدمت عزیز بتمیز سعید کونین حافظ وحید الدین
زاد اللہ شوقہ و ذوقہ و عرفانہ بعد سلام مسنون کے
واضح ہو کہ مکتوب عقیدت اسلوب عزیز کا پہونچا
خوشنود کیا عزیز من مرشد کا عتاب شفقت آمیز
ہوتا ہے اسلیئے کہ بغرض تادیب ہے تحریر سے
مولوی رشید احمد صاحب کی آنعزیز کے احوال
کی خوبی معلوم ہوئی شکر کیا گیا کہ خدا تعالیٰ آنعزیز
کو ذوق و شوق اور اپنا عرفان نصیب و مشرف
کرے اور مقصود اصلی پر پہونچائے مناسب ہے کہ اپنے
کام میں مشغول رہیں اور مولوی صاحب کی خدمتگو
اپنا شعار کریں ہمیشہ اپنی خیریت اور دوسرے احوال لکھتے رہیں

عہ طریق کی اصل عظیم کی تعلیم ہے ۱۲

وفقیر را از طرف خود غافل نہ شمارند فقط | فقیر کو اپنی طرف سے غافل نہ شمار کریں۔

مکتوب سی و سوم ۔ فقیر امداد اللہ کی طرف سے عزیزہ سعید النساء کو بعد سلام و دعا و خیر کے واضح ہو کہ بعضے خطوں سے معلوم ہوا کہ تم نے ہمشیرہ بی حفیظاً کو بسبب نکاح ثانی کے کہ جو سنت اور ثواب ہے چھوڑ دیا اور اپنے بھائی کی رضامندی کے واسطے اللہ اور رسول کو ناراض کیا اس امر سے ہمکو بہت رنج ہوا اور جو تم نے جوڑا کپڑوں کا زنانہ بھیجا تھا اور اپنی محبت اور اعتقاد ہم سے ظاہر کیا تھا تو اے عزیزہ جب تم نے اللہ رسول کو خفا کیا ہماری محبت عـہ کس کام آویگی سو وہ جوڑا تمہارا قبول نہیں ہوا بجنسہ رکھا ہے جب تک تم اپنی بہن کو راضی نہ کروگی اور اللہ سے نڈر رہوگی تب تک تم سے میں بھی خوش نہ ہونگا اور تمہارا جوڑا ہٹاؤں عـہ گا اے عزیزہ دنیا چند روز کی ہے یہاں جو ہو سکے تو نیک عمل کرلے اور بھائی بہن جس کے واسطے اللہ رسول کو اور اپنے مرشد کو ناراض کرتی ہو کچھ کام نہ آویں گے۔ انجام کو دشمن جانی ہوں گے بس ذرا ہوش کرو اور جناثت جسکو عزت سمجھی ہو دل سے دور کرو اور اپنے مالک حقیقی کی تابعداری میں کمر باندھو اور وہ عمل کرو جس سے اللہ رسول راضی ہوں اور جس طرح ہو سکے اپنی بہن سے عذر کرو اور کہا سنا بھی معاف کراؤ اور اگر اس مقدمہ میں بھائی خفا ہو ہونے دو اللہ رسول کو ناراض کرنا اچھا نہیں اور میری طرف سے اپنے بھائی کو بعد سلام کے کہنا کہ اے عزیز از جان اللہ سے ڈرو اور توبہ کرو آگے دانا کو ایک نکتہ بس ہے فقط۔

عـہ مسئلہ عظیم کی تعلیم ہے اور اس خیال کا ابطال ہے کہ تعلق مرشد نعوذ باللہ مغنی ہے تعلق حق سے ۱۲

عـہ کسی عذر صحیح سے ہدیہ کے ہٹا دینے کا سنت مشائخ ہونا بھی ظاہر ہو گیا اور بڑا کمال حضرت کا اس میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ نہ قبول کیا جیسا غیر مربی مشائخ کا طریق ہے اور نہ واپس کیا جیسا آزاد مشائخ کا طریقہ ہے بلکہ دونوں کے درمیان ایک راہ نکالی جس میں حق کی بھی رعایت اور خادم کی دلجوئی بھی کہ رکھکر یہ لکھدیا کہ اگر تدارک نہ کروگی تو میں واپس کردونگا ان دونوں کو جمع کرنا سرسری بات نہیں نیز داعی واپسی جوڑہ کا خبر واحد سے معلوم ہوا ہے چنانچہ اس سے (باقی برصفحہ آئندہ)

مکتوب سی و چہارم۔

از فقیر امداد اللہ عفی عنہ بخدمت عزیز باتمیز راحت جانم حافظ احمد حسین بعافیت باشند پس از تبلیغ مراسم سلام مسنون و دعائے ترقی عمر و درجات مطالعہ نمایند خط فرحت نمط بعین انتظاری رسید فرخہا رو نمود اللہ تعالی آں عزیز را از جمیع حوادثات زمانہ محفوظ دارد و رضامندی خود و اتباع شریعت روزی کند از بعض خطوط حال پریشانی آں عزیز معلوم شد بجز دعا ہیچ چارہ نہ دیدم او تعالی رحم کند و از ہر طرف بطرف خود کشد باید کہ بعد از نماز صبح و شام یا ارحم الراحمین ارحمنا و یا غیاث المستغثین اغثنا صد صد بار مع درود شریف مدام بخوانند و ورد سورۂ فاتحہ در میان سنت و فرض صبح ضرور دارند انشاء اللہ تعالی برائے ہر امور کافی خواہد شد و تلاوت قرآن شریف باندازہ منزل فمی بشوق کردہ باشند قضا نہ کنند و اگر مناسب دانند برخوردار مقصود احمد را عـہ در مدرسۂ دیوبند نزد مولوی محمد یعقوب صاحب و حاجی

مکتوب چونتیسواں۔

فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت عزیز باتمیز راحت جانم حافظ احمد حسین ہمیشہ عافیت سے رہیں پس از تبلیغ مراسم سلام مسنون دعائے ترقی عمر درجات مطالعہ کریں خط فرحت نمط عین انتظار میں پہونچا خوشی ہوئی اللہ تعالی آنعزیز کو تمام حوادثات زمانہ سے محفوظ رکھے اور اپنی رضامندی اور اتباع شریعت نصیب کرے بعض خطوط سے آنعزیز کی پریشانی کا حال معلوم ہوا بجز دعا کے کوئی چارہ نہ دیکھا اللہ تعالی رحم کرے اور ہر طرف سے اپنی طرف کھینچے چاہیئے کہ بعد نماز صبح اور شام یا ارحم الراحمین ارحمنا و یا غیاث المستغیثین اغثنا سو سو بار درود شریف کے ساتھ ہمیشہ پڑھیں اور سورۂ فاتحہ کا ورد صبح کی سنت اور فرض کے درمیان ضرور قائم رکھیں انشاء اللہ تعالی تمام امور کے لئے کافی ہوگا اور قرآن شریف کی تلاوت فمی بشوق کی منزل مقدار پڑھتے رہیں قضا نہ کریں اور اگر مناسب جانیں برخوردار مقصود احمد کو مدرسہ دیوبند میں مولوی محمد یعقوب صاحب و حاجی

(بقیہ مضمون صفحہ گذشتہ) قبل مذکور رہے اور خبر واحد کبھی غیر محقق بھی ہوتی ہے تو اس تجویز میں اس کی بھی رعایت ہے ۱۲

عـہ تعلیم دین کا کسقدر اہتمام معلوم ہوتا ہے ۱۲ یہ حاجی صاحب رح برادر زادہ حافظ محمد حسین صاحب مرحوم

حضرت حاجی صاحب ... ۱۲ معین الدین

عابد حسین بگذارند یقین است کہ او شاں
بطور فرزندان خود تعلیم خواہند نمود و دعا
میکنم کہ حق سبحانہ تعالے آں عزیز را کشایش
رزق دہد والسلام فقط۔

مکتوب سی و پنجم۔ از فقیر حقیر امداد اللہ
عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت عزیزم مولوی
محمد یعقوب صاحب سلمہ پس از تبلیغ سلام
مسنون معلوم فرمایند دو خط آں عزیز
پے در پے رسیدند و از جملہ احوالات آنجا
مطلع ساختند الحمد للہ خیریت طرفین حاصل
است مگر از دریافت بعضے احوال پر ملال
مثل انتقال پر ملال بزرگان دین و علمائے
شرع متین و کثرت بدعات و لامذہبی و پرخاش
حکام با اکابر اہل اسلام و گرانی غلہ و دیگر
بلار گوناگوں کہ بر اہل آں دیار کہ صورت
قہریہ الٰہیہ است عہ خیلے رنج گردید حق تعالے
بفضل خود رحم فرماید انا للہ و انا الیہ
راجعون۔ رضا بقضا ہرچہ ساقی
ماریخت عین الطاف است سبحانہ تعالے
مایان را و ہمہ اہل اسلام را توفیق دہد کہ از
اعمال ناشایستہ باز آئیم و بہ توبہ و استغفار

عابد حسین کے پاس چھوڑیں امید ہے کہ وہ اپنے
فرزندوں کے طور پر تعلیم کریں گے اور دعا
کرتا ہوں کہ حق سبحانہ تعالیٰ اس عزیز کو فراخی
رزق دے والسلام فقط

مکتوب پینتیسواں۔ فقیر حقیر امداد اللہ
عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت عزیزم مولوی
محمد یعقوب صاحب سلمہ پس از تبلیغ سلام مسنون
معلوم کریں کہ دو خط آں عزیز کے پے در پے
پہونچے اور وہاں کے تمام احوال سے
مطلع کیا۔ الحمد للہ طرفین کی خیریت حاصل ہے
مگر بعض احوال پر ملال کے معلوم ہونے سے مثل
انتقال بزرگان دین و علمائے شرع متین
اور بدعات و لامذہبی کی کثرت اور بزرگان
اہل اسلام سے حکام کی پرخاش اور گرانی
غلہ اور دوسرے اقسام کی بلائیں کہ اس دیار کے
باشندوں پر خداوند تعالیٰ کی صورت قہر ہے بہت
رنج ہوا حق تعالیٰ اپنے فضل سے رحم فرمائے انا
للہ و انا الیہ راجعون۔ رضا بقضا ہرچہ
ساقی ماریخت عین الطاف است سبحانہ تعالیٰ
ہمکو اور تمام اہل اسلام کو توفیق دے کہ ناشائستہ
اعمال سے باز آئیں اور توبہ و استغفار

عہ اس میں تحقیق ہے اس مسئلہ کی کہ جس بلا کا اثر بلا واسطہ یا بواسطہ قریب دین تک پہونچے وہ بلا قہر الٰہی ہے ۱۲

واعمال صالح گرائیم کہ ایں ہمہ بلاہا از شامت کرتوت ما یانست شعر ہرچہ آید بر تو از ظلمات و غم ؛ ایں ز بیباکی و گستاخی ست ہم ؛ از ترقی مدرسہ دیوبند فرحہا گردید وسجدات شکر بجا آوردہ شد اللہ جلشانہ روز بروز ترقی علم و علما کند واز بددشاں مخالفان دین حق را نادم و پشیمان کند آمین۔ مناسب کہ آں عزیز در درس تدریس وانچہ باں متعلق است مشتغل باشند وخود را بیکار و خالی ندارند انشاء اللہ تعالی ایں شغل ہم آخر کار بمقصود و مطلوب خود خواہد رسید فقط۔

مکتوب سی وششم

- از فقیر حقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت عزیزم مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ پس از تبلیغ مراسم سلام مسنون واشتیاق ملاقات ظاہری مشہود رائے عزیز باد در آخر ایں سال چار خط شما پے در پے رسیدند از خیریت آں عزیز وبعضے عزیزان دیگر خوشنود شدم واز دریافت حال پر اختلال ظہور قہریہ آنجا خصوص صدمۂ انتقال اکابر دین و علمائے شرع متین مثل مولانا نور الحسن صاحب ومفتی صدر الدین صاحب[1]

اور اعمال صالحہ قبول کریں کہ یہ تمام بلائیں ہمارے کرتوت کی شامت سے ہیں شعر ہرچہ آید بر تو از ظلمات غم ؛ ایں ز بیباکی وگستاخی ست ہم ؛ مدرسہ دیوبند کی ترقی سے خوشی ہوئی اور شکر کے سجدے بجالائے گئے اللہ جلشانہ روز بروز ترقی علم و علماء کرے اور ان کی مدد سے دین حق کے مخالفین کو نادم و پشیمان کرے آمین مناسب ہے کہ آں عزیز درس و تدریس میں اور جو کچھ کہ اسکے متعلق ہے مشتغل رہیں اور خود کو بیکار و خالی نہ رکھیں انشاء اللہ تعالی یہ شغل بھی آخرکار حصول مقصود و مطلوب پر پہونچا دیگا۔

مکتوب چھتیسواں

- فقیر حقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت عزیزم مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ پس از تبلیغ مراسم سلام مسنون واشتیاق ملاقات ظاہری مشہود رائے عزیز ہو اس سال کے آخر میں تمہارے چار خط پے در پے پہونچے آں عزیز کی اور بعض دوسرے عزیزوں کی خیریت سے مسرور رہوا۔ اور حال پر اختلال کہ اسجگہ قہری ظہور کے معلوم ہونے سے خاصکر اکابر دین وعلمائے شرع متین کے انتقال کے صدمہ مثل مولانا نور الحسن صاحب ومفتی صدر الدین صاحب۔

[1] مشہور و معروف مفتی صاحب دہلی میں گذرے ہیں ۱۲ سعید الرحمن

وموﻻنا محمد سالار[عہ] صاحب مرحومین وغیرہ بسیار رنج گردید انا للہ وانا الیہ راجعون۔ رضا بقضا مصرعہ کہ ہرچہ ساقی ما ریخت عین الطاف است۔ او تعالیٰ صلحا وعلما باقیماندگاں را سلامت دارد وفیض وبرکت شاں جاری دارد آمین ودر آخر خبر انتقال عزیزہ عائشہ مرحومہ نوشتہ بودند ایں رنج تازہ است کہ دریں وقت صدمہ دیگر بر جان ناتوان غایرہ ہمشیرہ عزیزہ افتاد اللہ تعالیٰ او را صبر دہد وبطرف خود کشد کہ ہم غم ورنج ایں وآں یکسو شوند وبحصول مدارج اخروی مبدل بشادی گردند امید کہ گاہ گاہ ادرا کلمات نصایح وثواب صبر گفتہ باشند وچند بار نوشتہ ام کہ ہر کس کہ طالب حق آید بر لیاقت وغیر لیاقت خود واو نظر نہ کردہ بیعت کردہ توبہ کنانیدہ دہند وانچہ از بزرگان رسیدہ بتوکل علی اللہ تعلیم کردہ باشند انشاء اللہ تعالیٰ اگر طالب صادق است محروم نخواہد ماند والا نہ[عہ] ببرکت سلسلۂ بزرگان خاندان آخر انجام

وموﻻنا محمد سالار صاحب مرحومین وغیرہ کے بہت رنج ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون رضا بقضا مصرعہ ہرچہ ساقی ما ریخت عین الطاف است۔ اللہ تعالیٰ باقیماندہ علما وصلحا کو باقی رکھے اور اُن کے فیض وبرکت کو جاری رکھے آمین اور آخر میں عزیزہ عائشہ مرحومہ کے انتقال کی خبر لکھی تھی یہ رنج تازہ ہے کہ اس وقت دوسرا صدمہ جان ناتوان پر ہمشیرہ عزیزہ کی پڑا اللہ تعالیٰ اُس کو صبر دے اور اپنی طرف کھینچے۔ کہ تمام غم ورنج اس کا اور اُس کا یکسو ہو جائیں اور مدارج اخروی کے حصول میں خوشی سے بدل جائیں۔ امید کہ کبھی کبھی نصائح وثواب صبر کے کلمات کہے جائیں اور میں نے چند بار لکھا ہے کہ جو کوئی طالب حق آئے اپنی اور اُس کی لیاقت وغیر لیاقت پر نظر نہ کرکے بیعت کرکے توبہ کرائیں اور جو کچھ کہ بزرگوں سے پہونچا ہے توکلاً علی اللہ تعلیم کرتے رہیں انشاء اللہ تعالیٰ اگر طالب صادق ہے محروم نہ رہیگا۔ ورنہ بزرگان خاندان کے سلسلہ کی برکت سے انجام۔

عہ مولانا محمد حسن صاحب الہٰ آبادی مرادآبادی ۱۲

عہ حضرت والا کا مطلب یہ ہے کہ اگر باطنی برکات سے محروم بھی رہا تب بھی خاتمہ بالخیر ہوگا کہ توبہ اور عمل بتعلیم کی انشاء اللہ تعالیٰ یہ خاصیت ہے اور یہی روح ہے بیعت کی گو مصافحہ نہ ہوا ہو ۱۲

بہتر خواہد شد و حاجی سید عابد حسین صاحب با وجود کمالات خود باشارہ ہادی عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر دست فقیر بیعت فقیر کردہ داخل این سلسلہ گردیدند امید کہ آں عزیزاں واوشاں باہم متفق باشند و در ہر امور اتفاق دارند و در فیض سانی خلق اللہ دریغ ندارند و سرگرم باشند فقط

مکتوب سی و ہفتم ۔ از فقیر حقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت عزیزم مولوی رشید احمد صاحب و حکیم ضیاء الدین صاحب سلمہ اللہ تعالی بعد سلام مسنون واشتیاق مشحون واضح رائے عزیز باد مکاتبات فرحت آیات شاں بہزاراں ہزار شوق واشتیاق کہ ہر حرفش بوئے محبت میداد ورود آوردہ فرحہا رو نمود خدا تعالی آں عزیزان را از جمیع مکروہات زمانہ محفوظ داشتہ بامان خود برضامندی خویش واتباع شریعت دارد باستماع مشغولی درس علوم دینی بسیار خوشی حاصل شد خدا تعالی فیض ظاہری و باطنی آں عزیز تاقیامت جاری دارد آمین ۔ وآنکہ در مقدمہ نزاع بابت حجرہ وسہ دری نوتیار کردہ کہ در خانقاہ شریف تیار کردہ آید ۔

بہتر ہوگا اور حاجی سید عابد حسین صاحب باوجود اپنے کمالات کے باشارہ ہادی عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاتھ پر اس فقیر کے بیعت کرکے اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں امید کہ آں عزیزان اور وہ باہم متفق ہوں گے اور تمام امور میں اتفاق رکھینگے اور فیض رسانی میں خلق اللہ کی مضائقہ نہ رکھیں اور سرگرم رہیں ۔

مکتوب سینتیسواں ۔ فقیر حقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت عزیزم مولوی رشید احمد صاحب و حکیم ضیاء الدین صاحب سلمہ اللہ تعالی بعد سلام مسنون واشتیاق مشحون واضح رائے عزیز ہو کہ خطوط خوشی کے ہزاروں ہزاروں شوق واشتیاق کیساتھ کہ جنکے ہر ہر حرف سے بوئے محبت آتی تھی وارد ہوئے خوشی ظاہر ہوئی خدا تعالی آں عزیز کو تمام مکروہات زمانہ سے محفوظ رکھکر اپنی امان میں اپنی رضامندی واتباع شریعت کے ساتھ رکھے علوم دینی کے درس کی مشغولی سنکر بہت خوشی حاصل ہوئی خدا تعالی فیض ظاہری وباطنی آں عزیز کا قیامت تک جاری رکھے آمین اور جو کچھ کہ حجرہ وسہ دری نو تیار کے جھگڑے کے مقدمہ میں کہ جو خانقاہ شریف میں تیار کی گئی ہے ۔

نوشتہ بودند اگر نزاع پیرزادگان دفع شود فبہا والا بمناسب وقت بعمل آرند غرض ہرچہ صلاح وقت باشد بکار برند رسالہ کہ درحالات حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نوشتہ آید رسید از مطالعہ اش بسیار خوش شدم از ہر حرفش بوئے محبت پیراں می آید خدا تعالیٰ مقبول فرماید عزیز من محبت مرشد عین محبت خدا تعالیٰ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم است کہ نایب اوشان است فقط

لکھا تھا اگر پیرزادوں کا نزاع دفع ہو جائے فبہا ورنہ جو مناسب وقت ہو عمل میں لائیں غرض جو بھی صلاح وقت ہو عمل کریں رسالہ کہ حالات میں حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آپنے لکھا ہے پہونچا اُس کے مطالعہ سے بہت خوش ہوا اس کے ہر حرف سے پیروں کی بوئے محبت آتی ہے خدا تعالیٰ مقبول فرمائے عزیز من مرشد کی محبت عین خدا اور رسول کی محبت ہے کہ نایب اُن کے ہیں۔

مکتوب سی وہشتم از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت مخلصی مکرمی میاں حاجی و حافظ سید محمد عابد حسین صاحب دام عرفانہ شعر سلام علیکم چو در خاطری ؎ گر از چشم دوری بدل حاضری + مکتوب محبت و عقیدت اسلوب آپ کا پہونچا اور حال مفصل اُس کا معلوم ہوا۔ اللہ تعالیٰ تم کو مع اہل وعیال کے خوش اور خرم رکھے اور اتباع شریعت اپنی رضامندی کامل عنایت کرے آمین۔ میں تو آپ کی خدمت میں پہلے ہی عرض کیا تھا کہ تمہارے حق میں ہند رہنا اور مدرسہ علم دینی کی سعی اور کوشش کرنی مکہ مدینہ کے رہنے سے افضل ہے مگر الحمد للہ وہاں جاکر بھی آپ کو یہی حکم ہوا سو اب تمہارے واسطے یہی مناسب اور بہتر ہے کہ جس میں اللہ اور رسول کی مرضی پائی جاوے وہ کام کرو اور اپنے ارادہ کو اُس کی رضامندی میں فنا کرو دور نزدیکی ظاہری کا

ع مراد یہ ہے کہ اس کو چھوڑ دیں جسکی تصریح مکتوب سی ام میں ہے چنانچہ حضرت مولانا رہنے چھوڑ دیا تھا پھر مخالفین ہی معذرت کرکے واپس لے آئے مگر یہاں عنوان بدلنے میں شاید یہ مطلب ہو کہ اس ترک پر بھی اصرار نہ ہو چنانچہ بعد معذرت مخالفین کے مناسب وقت یہی تھا کہ حضرت نے پھر عود فرمالیا احقر نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں بکثرت ایسی رعایتوں کا مشاہدہ کیا ہے اور یہ شان ہے جامعیت کی جو ثمرہ ہے غایت عرفان و کمال اتباع سنت کا۔

کچھ اعتبار نہیں جو اُس کی رضا پر ہے[عــہ] وہی نزدیک ہے اور دوسرے مقدمہ میں جو لکھا تھا سو یہ فقیر روسیاہ اگرچہ کسی لائق نہیں مگر اعتقاد طالب کا رہبر ہو جاتا ہے سو میں حاضر ہوں جس طرح تمہاری صلاح ہو اگر تم آؤ گے جو مجکو مرشدوں سے پہونچا ہے درگذر نہ کرونگا۔ آیندہ فائدہ اور غیر فائدہ بدست مختار حقیقی ہے اللہ تعالیٰ ہمکو تمکو اپنی محبت اور معرفت عنایت کرے آمین فقط

مکتوب سی و نہم ۔ بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر حقیر روسیاہ مسمّی بامداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت عزیز باتمیز برادر طریقت وطالب معرفت مقبول حضرت سبحان میاں عبد[لہ] الواحد خاں دام ذوقہ وشوقہ وعرفانہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واشتیاق ملاقات واضحرائے عزیز باد فقیر ہر حال شکر الٰہی بجامی آرد وبحق جمیع یاران طریقت دعاء خیر می کند مکتوب عقیدت اسلوب آں برادر حاجی احمد الدین صاحب[عــہ] رسانید واز حال پر اختلال آں عزیز مطلع نمودہ خاطر احقر را مکدر گردانید اے عزیز باوجود بودن برصراط مستقیم بمعیت راہ بر وچشیدن لذات وکیفیات نعیم سفر ورسیدن جذبات وصال آں دلبر باز مائل شدن باواز

مکتوب انتالیسواں ۔ بعد حمد و صلوٰۃ فقیر حقیر مسمّی بامداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت عزیز باتمیز برادر طریقت وطالب معرفت مقبول حضرت سبحان میاں عبد الواحد خاں دام ذوقہ وشوقہ سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ واشتیاق ملاقات واضحرائے عزیز ہو کہ فقیر ہر حالت میں شکر الٰہی بجالاتا ہے اور حق میں تمام یاران طریقت کے دعائے خیر کرتا ہے مکتوب عقیدت اسلوب برادر حاجی احمد الدین صاحب کا پہونچا اور آں عزیز کے حال پر اختلال سے مطلع کرکے احقر کے دلکو مکدر کیا ایعزیز باوجود صراط مستقیم پر راہبر کے ہونیکے اور لذات کے چکھنے اور کیفیات نعیم سفر کی اور دلبر کے جذبات وصال پر پہونچنے کے پھر آواز ۔

[عــہ] کس قدر علم عظیم ہے کہ مدار تجویز طالب پر نہیں تجویز مطلوب پر ہے ۱۲

[عــہ] پورا واقعہ تو معلوم نہیں مگر مضمون میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کشفیات کی غلطی سے کسی غیر متشرع درویش کیطرف اُن کو توجہ ہو گئی ہو گی اُسپر یہ تحریر فرمایا ۱۲

[لہ] اس نام کے ایک بزرگ دیوبند میں تھے اور دوسرے موضع تھانہ بھون ضلع مظفر نگر میں دونوں حاجی صاحب سے تعلق رکھتے تھے ان ہی میں سے کوئی صاحب مراد ہیں ۱۲ سعید الدین

ابلیس پر تلبیس شیطان کہ بصورت آں
بود طالبان حق را و سالکان طریقت را
گمراہ و ہلاک می سازد بجز حرمان و خسران
طالب چہ تصور دیدہ اید نعوذ باللہ من
شر الوسواس الخناس الذی یوسوس
فی صدور الناس من الجنۃ والناس
آں عزیز بہر حال بر طریق شریعت مستقیم
باید در پیروی رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم ظاہراً و باطناً شاید و ہرگز خلاف شرع
شریف بر خود و بر ہیچ کس روا نہ دارد
شعر خلاف پیمبر کسے رہ گزید ؂ کہ ہرگز
بمنزل نخواہد رسید۔ اگرچہ اسماء الٰہی
و اسماء اولیاء بمعنی عہ مغایرت ندارند
زیرا کہ ذات اولیاء معہ اسماء و صفات
خود در اسماء و صفات الٰہی مستغرق و ہالک
گشتہ فانی فی اللہ و باقی باللہ گشتہ اند

ابلیس پر تلبیس پر مائل ہونا کہ شیطان اس صورت
میں جلوہ گر تھا طالبان حق و سالکان طریقت
کو گمراہ و ہلاک کرنا ہے بجز حرمان و نقصان
طالب کے کیا خیال کیا جاوے نعوذ باللہ
من شر الوسواس الخناس الذی
یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ
والناس۔ آنعزیز کو بہر حال شریعت پر مستقیم
رہنا چاہئے اور پیروی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی ظاہر و باطن میں چاہئے ہرگز خلاف
شرع شریف اپنے اور کسی دوسرے پر روا
نہ رکھے شعر خلاف پیمبر کسے رہ گزید ؂ کہ ہرگز بمنزل
نخواہد رسید۔ اگرچہ اسماء الٰہی و اسماء اولیاء
باعتبار معنی اور حقیقت کے مغائرت نہیں رکھتے
ہیں اسلئے کہ اولیاء کی ذات مع اپنے اسمائے
وصفات کے اسما و صفات الٰہی میں مستغرق و ہالک
ہو کر فانی باللہ اور باقی باللہ ہو گئے ہیں۔

عہ معنی سے مراد حکم و اثر یعنی بعض احکام و آثار کے اعتبار سے مغائرت نہیں چنانچہ بعض احکام
و آثار مغائرت کے یہ ہیں کہ اس مغائرت کی طرف توجہ و التفات بھی ہو۔ اور یہ التفات موقوف
ہے متغائرین کی طرف التفات ہونے پر اور یہاں اولیاء کو اپنی ذات و صفات کی طرف التفات
نہیں ہوتا تو تغائر کی طرف بھی التفات نہیں ہوتا یہ معنی ہیں مغائرت ندارند کے عبارت متصلہ اس کی صریح
دلیل ہے خصوص یہ قول فرق اعتباری باقی ست نفی ہے مغائرت میں اور اعتباری اس کو اسلئے
کہا گیا کہ خود وجود حادث کا بوجہ عدم استقلال مشابہ اعتباری کے ہے نہ کہ اعتباری بالمعنی المعروف
خوب سمجھ لو۔

از خود واز صفات خود خبر نہ دارند مگر خدا
نہ شدہ اند شعر مردان خدا خدا نباشند؛
لیکن ز خدا جدا نباشند فرق اعتباری
باقیست پس عملاً و اعتقاداً خلاف شریعت
را در خود راہ نہ دہند و برکردہ خویش
ثابت بودہ مرجوع الی اللہ شوند و باخضوع
وخشوع بجناب پاک او سبحانہ تعالیٰ استغفار
نمایند و برصراط مستقیم مستقیم باشند و مرشد
خود را از خود غافل ندانند و بطرف دیگر
مائل نہ شوند تا وقتیکہ اجازت شیخ نباشد
کہ "ہر جائی" مدام خراب می ماند و از
نظر پیراں می افتد و ہرگز بمنزل مقصود
نمی رسد یک در گیر و محکم گیر انشاء اللہ تعالیٰ
طالب صادق محروم نخواہد ماند خاطر جمع
دارند ناامید نہ شوند باید کہ از آب سرد
غسل نمودہ وچادر نو گرفتہ بطور احرام بستہ
سر برہنہ در خلوت دو رکعت نماز کہ در
یک رکعت بعد فاتحہ آیۃ الکرسی و در دوم
آمن الرسول تا آخر سورہ بخواند باز دو
رکعت دیگر بخواند در آں در یک رکعت
قل اعوذ برب الفلق و در دوم قل اعوذ
برب الناس بخواند و بعد سلام بعجز تمام رجوع
بجناب حق تعالیٰ با درد و سوز توبہ و استغفار

اپنی اور اپنے صفات سے کچھ خبر نہیں رکھتے ہیں
مگر خدا نہیں ہو گئے ہیں شعر مردان خدا خدا
نباشند؛ لیکن ز خدا جدا نباشند - فرق
اعتباری باقی ہے پس عملاً و اعتقاداً خلاف
شریعت کو اپنے میں راہ نہ دیں اور اپنے کیے ہوئے
پر قائم رہکر اللہ کی طرف رجوع ہوں اور
خضوع وخشوع کے ساتھ جناب پاک سبحانہ
وتعالیٰ میں استغفار کریں اور راہ مستقیم پر
ثابت قدم رہیں اور اپنے مرشد کو اپنے سے
غافل نجانیں اور دوسری طرف مائل نہ ہوں
جبتک کہ اجازت شیخ کی نہ ہو کیونکہ "ہر جائی"
ہمیشہ خراب ہوتا ہے اور پیروں کی نظر سے گر جاتا ہے
اور ہرگز منزل مقصود پر نہیں پہونچتا یک در
گیر و محکم گیر - انشاء اللہ تعالیٰ طالب صادق
محروم نہ رہیگا خاطر جمع رکھیں ناامید نہ ہوں مناسب
ہے کہ ٹھنڈے پانی سے غسل کر کے اور نئی چادر لیکر
بطور احرام باندھکر سر برہنہ تنہائی میں دو رکعت
نماز کہ ایک رکعت میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی اور
دوسری میں آمن الرسول تا آخر سورہ پڑھیں پھر
دو رکعت دوسری پڑھیں اسکی ایک رکعت میں
قل اعوذ برب الفلق اور دوسری میں قل اعوذ
برب الناس پڑھیں - اور بعد سلام کے بعجز تمام
حق تعالیٰ کی جانب درد و سوز سے توبہ و استغفار

نمایند وگریہ وزاری کنند وتسبیح وتمجید کنند ودرود خوانده وچند ضرب یا فتاح بر دل زده درنفی واثبات معہ واسطہ ورابطہ مشغول شوند ہر قدر کہ توانند بکنند بعده درود شریف خوانده مراقب شوند تاوقتیکہ دل بر داشتہ نہ شوند مشغول مانند۔

غرض ایں عمل را تا یازده روز باید کرد امید است کہ در یک دو روز فائده خواہد شد اگر دریں مدت کشود کار نہ شود تا بست ویکروز بکنند والا تا چہل روز کنند انشاء اللہ تعالے دریں عرصہ ضرور فائده خواہد شد خاطر جمع دارند وہرچہ کہ دریں عرصہ واردات بوقوع آید از مولوی رشید احمد صاحب ویا از مولوی محمد قاسم صاحب بیان باید نمود ہرچہ اوشاں فرمایند برآں عمل باید واوشاں را بجائے مرشد خود دانند زیاده والسلام وبس بخدمت جمیع دوستان ویاران طریقت ملاقی شوند از من دعا سلام فرموده دہند واگر ممکن باشد از حال خود مطلع کرده باشند فقط۔

مکتوب چہلم۔ از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت برادر طریقت وطالب معرفت

کے ساتھ رجوع کریں اور گریہ وزاری کریں تسبیح وتمجید کریں اور درود پڑھکر اور چند ضربیں یا فتاح کی دلپر لگاکر نفی واثبات میں مع واسطہ ورابطہ مشغول ہوں جسقدر کہ ممکن ہو کریں اس کے بعد درود شریف پڑھکر مراقب ہوں جبتک کہ دل برداشتہ نہ ہو مشغول رہیں غرض اس عمل کو گیارہ روز تک کرنا چاہئے امید ہے کہ ایک دو روز میں فائدہ ہوگا اگر اس مدت میں کشود کار نہ ہو تو اکیس روز تک کریں ورنہ چالیس روز تک کریں انشاء اللہ تعالی اس عرصہ میں ضرور فائدہ ہوگا خاطر جمع رکھیں۔ اور جو کچھ کہ اس عرصہ میں واردات واقع ہوں مولوی رشید احمد صاحب یا مولوی محمد قاسم صاحب سے بیان کرنا چاہئے جو کچھ وہ فرماویں اسپر عمل چاہئے ان کو اپنے مرشد کی جگہ سمجھیں زیادہ والسلام بخدمت جمیع دوستان ویاران طریقت سے ملاقات کرکے میری طرف سے دعا وسلام پہونچائیں۔ اور اگر ہوسکے اپنے حال سے مطلع کرتے رہیں فقط۔

مکتوب چالیسواں۔ فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت برادر طریقت وطالب معرفت

صادق الیقین عزیزم عبدالواحد خاں
صاحب دام شوقہ و ذوقہ و عرفانہ۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ و اشتیاق ملاقات
واضح رائے عزیز باد این فقیر بہر حال مشکور
بودہ بحق آں مخلص و دیگر دوستان
طریقت وغیرہ دعائے خیر می کند مکتوب عقیدت
ومحبت اسلوب بہزار شوق و اشتیاق
ورود نمودہ فرحتہا رونمود محبوب حقیقی آں
عقیدت شعار را از جمیع امراض جسمانی
وروحانی محفوظ داشتہ بذوق و درد
خود و اتباع شریعت مسرور دارد و از
شفایابی امراض معنوی و رفع قبض شکر
بجا آوردہ شد او تعالی مدام بادرد
وسوز خود خرم دارد آمین یارب العالمین
عزیزمن اوقات خود را ہر دم وہر آں
مصروف بذکر و شغل دارند و دوام خلوت
را محبوب پندارند و از صحبت اغیار گریزاں
باشند و اگر از کثرت اذکار و اشغال گاہے
طبع ملال گیرد مطالعہ کتب اخلاق و سلوک
مثل احیاء علوم و کیمیائے سعادت و مثنوی
مولانا روم و مکتوبات حضرت عبدالقدوس
گنگوہی قدس سرہ وغیرہ پیش نظر دارند و اگر
از ذکر قلب رنگین شود و در ہر بن مو ذکر

صادق الیقین عزیزم عبدالواحد خاں صاحب
دام ذوقہ وشوقہ وعرفانہ۔ السلام علیکم ورحمۃ
اللہ و اشتیاق ملاقات واضح رائے عزیز ہو یہ
فقیر بہر حال میں مشکور رہو کر حق میں آپ مخلص
اور دوسرے دوستان طریقت وغیرہ کے
دعائے خیر کرتا ہے مکتوب عقیدت ومحبت اسلوب
ہزار شوق و اشتیاق کے ساتھ وارد ہوا
مسرت ہوئی محبوب حقیقی اس عقیدت شعار
کو تمام امراض جسمانی و روحانی سے محفوظ
رکھکر اپنے ذوق و درد اور اتباع شریعت
میں مسرور رکھے اور امراض معنوی کی شفا
یابی اور قبض کے رفع سے شکر بجا لایا گیا۔
خدا تعالی اپنے درد و سوز میں خوش رکھے
آمین یارب العالمین عزیز من اپنے اوقات
کو ہر دم وہر گھڑی ذکر و شغل میں مشغول رکھیں
اور ہمیشہ خلوت کو محبوب جانیں اور اغیار
کی صحبت سے بھاگتے رہیں اگر کثرت اذکار
واشغال سے کبھی طبیعت پر ملال ہو تو کتب
اخلاق و سلوک جیسے احیاء العلوم و کیمیائے
سعادت و مثنوی مولانا روم و مکتوبات
حضرت عبدالقدوس گنگوہی قدس سرہ کا
مطالعہ پیش نظر رکھیں اور اگر ذکر سے قلب
رنگین ہوجائے اور ہر بن مو میں ذکر

پیوستہ شود و دوام حضوری حاصل شود
مراقبہ فنافی اللہ وبقا باللہ پیش گیرند وحال
خود را بخدمت مولوی رشید احمد صاحب
عرض کردہ باشند وہرچہ اوشاں فرمایند
برآں عمل نمایند وبجا احقر دورافتادہ
پندارند وفقیر رانیز از خود دور نہ شمارند ؏
کہ از ہمت ودعا غافل نیست فقط

مکتوب چہل ویکم ۔ از فقیر امداد اللہ
عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت اخی فی اللہ
صادق الیقین میاں جی عبدالواحد خاں
صاحب دام شوقہ وذوقہ وعرفانہ بعد
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وانضرائے
روشن باد مکتوب عقیدت ومحبت اسلوب
شما باشتیاق تمام ورود نمود از حال
آنہا مسرور گشتم آنکہ نوشتہ بودند کہ انچہ
فتورے در کیفیت باطن اینجانب واقع
شدہ بود بامداد وعلاج مرشد از فضل
الٰہی دفع شد وہمانکہ سابق بود بلکہ زیادہ
ازاں مذاق ولذت وکیفیت بیشود۔
ازیں معنی شکر بجا آوردہ شد اللہ تعالی
آں مخلص را جمیع مدارج سلوک طے

ساری ہوجائے اور دوام حضوری حاصل ہو
مراقبہ فنافی اللہ وبقا باللہ اختیار کریں اور
اپنا حال خدمت میں مولوی رشید احمد صاحب
کی عرض کرتے رہیں اور جو کچھ کہ وہ فرمائیں
اُس پر عمل کریں اور بجائے احقر دورافتادہ
کے گمان کریں اور فقیر کو بھی اپنے سے دور
نہ سمجھیں کہ ہمت ودعا سے غافل نہیں ہے۔

مکتوب اکتالیسواں ۔ فقیر امداد اللہ
عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت اخی فی اللہ
صادق الیقین میاں جی عبدالواحد خاں صاحب
دام ذوقہ وشوقہ وعرفانہ بعد السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وانضرائے روشن ہو
مکتوب عقیدت ومحبت اسلوب بہ اشتیاق
تمام پہونچا اُن کے حال سے مسرور ہوا
جو لکھا تھا کہ جو کچھ فتور کیفیت باطن میں اس
طرف واقع ہوا تھا مرشد کی امداد وعلاج
سے بفضل الٰہی دفع ہوا اور جیسا کہ سابق
تھا بلکہ اس سے زیادہ مذاق
ولذت کیفیت ہوتی ہے۔ اس وجہ
سے شکر بجا لایا گیا۔ اللہ تعالے اس
مخلص کو تمام مدارج سلوک طے

؏ یہ مراد نہیں کہ حاضر وناظر سمجھیں بلکہ مراد وہ ہے جو اس کے بعد مذکور ہے کہ از
ہمت ودعا غافل نیست ۱۲

کنانیدہ بمنزل مقصود رساناد آمین۔
باید کہ با وجود مشغولی دوازدہ تسبیح
و پاس انفاس وغیرہ ذکر اسم ذات
لسانی نیز بست وچہار ہزار بار اللہ اللہ
بحیثیکہ ایں اسم عہ را غیر ذات ندانند بتصور
آنکہ زبان دہن ولسان قلب باہم تلفظ
می کنند ہر روز کردہ باشند و اگر نتوانند
دوازدہ ہزار بار ضرور معمول دارند
و نیز حسب استعداد خود شغل حبس دم
ہم مناسب است و کیفیت آں بوقت
مشغولی آں واضح خواہد شد و ترکیبش
از مولویان یعنی مولوی رشید احمد صاحب
و یا از مولوی محمد قاسم دریافت نمایند
حاجت تحریر نیست و نیز درینولا حسب
خواہش آں عزیزاں رسالہ ضیاء القلوب
فی لقاء المحبوب در علم سلوک کہ جامع
است باذکار و اشغال و مراقبات
نوشتہ و مرتب ساختہ بدست حاجی محمد اسمٰعیل
صاحب سہارنپوری بخدمت مولوئین

کرا کر منزل مقصود پر پہونچاوے آمین۔
چاہئے کہ باوجود مشغولی بارہ تسبیح وپاس
انفاس وغیرہ کے ذکر لسانی اسم ذات کا
بھی چوبیس ہزار بار اللہ اللہ اس طریقہ
سے کہ اس اسم کو غیر ذات نجانیں اس تصور
کے ساتھ کہ زبان دہن اور لسان قلب باہم
تلفظ کریں ہر روز کرتے رہیں اگر نہ ہوسکے
بارہ ہزار بار ضرور معمول رکھیں نیز اپنی
استعداد کے موافق حبس دم کا شغل بھی
مناسب ہے اور اس کی کیفیت اسکی مشغولی
کیوقت واضح ہوگی اور اس کی ترکیب
مولویوں یعنی مولوی رشید احمد صاحب یا
مولوی محمد قاسم صاحب سے دریافت کریں تحریر
کی حاجت نہیں ہے نیز اس عرصہ میں آں
عزیزوں کی حسب خواہش رسالہ ضیاء القلوب
فی لقاء المحبوب علم سلوک میں جو کہ اذکار
اشغال و مراقبات کو جامع ہے لکھکر
مرتب کرکے حاجی محمد اسمعیل سہارنپوری
کے ہاتھ بخدمت مولوین۔

عہ اسم بمعنی لفظ دال علی المسمی ظاہر ہے کہ غیر ہے ذات مسمی کا ان کے تغایر کی نفی نہیں بلکہ مراد
یہ ہے کہ اسم پر من حیث اللفظ نظر نہ کرے بلکہ من حیث الدلالۃ علی المسمی نظر کرے پس مسمی کی طرف
توجہ رکھے اور اسی اعتبار سے بعض فضلاء نے اسم کو نفس مسمی کہا ہے کما نقلہ البیضاوی
وفصلہ شیخ زادہ ۱۲

موصوفین ارسال کردہ ام از آنجا گرفتہ
نقلش بردارند و نزد خود نگاہدارند و پیشوا
خود سازند و از نظر نا اہل و منکر طریقت
دور دارند و طریق سلوک کہ دراں نوشتہ ام
در نظر موصوفین تحصیل نمایند انشاء اللہ
تعالیٰ مفید خواہد شد و آنکہ بقلم آوردہ ع
بودند کہ درین ولا حال دیگر طاری گردیدہ
است کہ دل بجانب حسیناں مائل میگردد
و از دیدار کسی حسین و خوبصورت دلم درد
میکند و تا دیر خیال صورت آں کس بنظر
می ماند علاج ایں امر ہم شود۔ عزیزمن
بدانکہ چوں طالب حق با نوار ذکر منور گردد
و از کدورت ماسوا مصفا شود و نسبتے
بروحانیت پیدا آید دراں انچنیں
واقعات پیش می آیند زیرا کہ طالب
محبوب ادبترقی آرد چونکہ پرتو جمال
محبوب حقیقی در ہر شے ظاہر است دل
طالب بہر جانب خصوصاً سوئے حسیناں

موصوفین میں نے بھیجا ہے وہاں سے لیکر
اُسکی نقل لیں اور اپنے پاس محفوظ رکھیں
اور اپنا پیشوا بنائیں اور نظر سے نا اہل اور
منکر طریقت کی دور رکھیں اور طریقہ سلوک کا
کہ اُسمیں میں نے لکھا ہے نظر میں مولوین موصوفین
کی تحصیل کریں انشاء اللہ تعالیٰ مفید ہوگا اور
وہ کہ لکھا تھا کہ ان ایام میں دوسری حالت
طاری ہوئی ہے کہ دل حسینوں کی جانب مائل ہوتا ہے
اور دیدار سے کسی حسین و خوبصورت کے میرا
دل درد کرتا ہے اور دیر تک اُس صورت کا
خیال نظر میں رہتا ہے اس امر کا بھی علاج
ہونا چاہیئے۔ عزیزمن جان تو جب طالب
حق انوار ذکر سے منور ہو جاتا ہے اور ماسوا کی
کدورتوں سے صاف ہو جاتا ہے اور روحانیت
سے ایک نسبت ظاہر ہوتی ہے تو اسوقت ایسے
واقعات پیش آتے ہیں اسواسطے کہ طالب محبوب ترقی
کرتا ہے چونکہ پرتو جمال محبوب حقیقی ہر شے میں ظاہر ہے
دل طالب کا ہر جانب خصوصاً حسینان

ع قولہ و آنکہ بقلم آوردہ الیٰ آخر المکتوب نہایت نازک مقام کو نہایت احتیاط کے ساتھ حل فرمایا ہے مفصلاً تو اسکو کسی محقق صاحب مقام سے حل کرنا ضروری ہے۔ باقی اجمالاً اتنا سمجھ لیا جائے کہ منشا اس حالت کا کبھی محمود بھی ہوتا ہے جو غیر اختیاری ہے۔ لیکن اگر احتیاط نہ کی جاوے تو ہلاکت کا اندیشہ ہے اور اس احتیاط کا حاصل یہ ہے کہ مخلوق سے دور رہے۔ خصوص حسینوں سے نظر کو بچاوے اور حدود شرعیہ کا ظاہراً و باطناً سخت پابند رہے ۱۲

جہاں چنانکہ مولانا جامی میفرمایند شعر
حسن خویش از روئے خوباں آشکارا کردہ ؛ پس بچشم عاشقاں خود را تماشا کردہ ؛ مائل میگردد - و لذت می گیرد پس چوں طالب صادق را ایں معاملہ پیش آید باید کہ از نظر آں لذت نگیرد بلکہ آں صورت را مظہر و صنعت حق دانستہ و پرتو جمال حقیقی تصور دیدہ بنظر خیال آنرا از پیش نظر بردارد و نظر دل بر جمال صانع کہ در وظاہر است وبے مانند و بیمثال وبے کیفیت راست گمارد و در آں تصور مستغرق گردد کیفیت و حال آں در قال نمی آید ہر کہ گذرد داند مگر ضرور است کہ دریں زمان طہارت و خلوت بر خود واجب داند یعنی ہر وقت باوضو باشد ہر گاہیکہ شکند زود وضو کند و از مخلوق دور ماند و از طعام نا وجہ پرہیز نماید و الا خوف ہلاکت طالب است و اگر حال غلبہ کند بمقدور خود حدود شرعی را در نگاہدارد و بہر حال مرشد خود را اطلاع کردہ باشند فقط والسلام علی من اتبع الہدی -

مکتوب چہل و دوم - از فقیر امداد اللہ

جہاں کی طرف جیسا کہ مولانا جامی فرماتے ہیں
شعر حسن خویش از روئے خوباں آشکارا کردہ ؛ پس بچشم عاشقاں خود را تماشا کردہ ؛ مائل ہوتا ہے اور لذت لیتا ہے پس جب طالب صادق کو یہ معاملہ پیش آوے چاہئے کہ اُس کی نظر سے لذت نہ لے بلکہ اُسکی صورت کو مظہر اور صنعت حق جانکر اور پرتو جمال حقیقی تصور کرکے اپنی نظر و خیال سے اُسے دفع کرے اور دل کی نظر جمال صانع پر کہ اس میں ظاہر ہے اور بے مانند اور بیمثال اور بے کیف ہے ٹھیک جمالے اور اُسکے تصور میں مستغرق ہو جائے اُس کی کیفیت و حالت قال میں نہیں آتی جسپر گذرتی ہے وہ جانتا ہے مگر ضرور ہے کہ اس زمانہ میں طہارت و خلوت اپنے پر واجب جانیں یعنی ہر وقت باوضو رہے جسوقت ٹوٹے جلد وضو کرے اور مخلوق سے دور رہے اور ناجائز کھانے سے پرہیز کرے ورنہ طالب کی ہلاکت کا خوف ہے اگر حال غلبہ کرے تو اپنے مقدور کے موافق حدود شرعی کی حفاظت کرے - اور ہر حالت میں اپنے مرشد کو اطلاع کرتا رہے -

مکتوب بیالیسواں - فقیر امداد اللہ

عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت برادر طریقت
وطالب معرفت میانجیو عبدالواحد خاں
صاحب دام شوقہ وعرفانہ باللہ بعد سلام
مسنون واشتیاق مشحون واضح رائے
سامی باد مکتوب محبت وعقیدت اسلوب
معہ پارچہ کھبیں مرسلہ آں مخلص رسید
گوناگوں فرحنہار ونمود اللہ تعالی آں برادر را
بایں یاد آوری واخلاص ومحبت وارادہ
یقین است کہ نسخہ ضیاء القلوب نزد آں
برادر از صحب مولوی محمد قاسم صاحب یا
مولوی رشید احمد صاحب رسیدہ
باشد زیراکہ مطبوع گردیدہ دراں ترکیب
زیارت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
مع دیگر اوراد واشغال اوقات پنجگانہ
نوشتہ اند کدام امر ضروری نگذاشتہ ام
کہ دراں نباشد کتاب ضیاء القلوب
مرشد کامل است آں را مرشد کامل
دانستہ حرز جان خود سازند واگر کدام
عہ جا بفہم نیاید بذریعہ خط از من یا از مولوئین
دریافت نمایند ومدام از خبر خیریت خود
نیوشیاں باشند باقی حال زبانی حجاج

عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت برادر طریقت
طالب معرفت میانجیو عبدالواحد خاں صاحب
دام شوقہ وعرفانہ باللہ واشتیاق مشحون
واضح رائے سامی ہو نامۂ محبت وعقیدت
معہ پارچہ کھبیں آپ مخلص کا بھیجا ہوا پہونچا
خوشی ظاہر ہوئی اللہ تعالی اس برادر
کو اس یاد آوری اور اخلاص ومحبت
کے ساتھ رکھے یقین ہے کہ نسخۂ ضیاء القلوب
نزدیک اس برادر کے مولوی محمد قاسم
صاحب یا مولوی رشید احمد صاحب
کے پاس سے پہونچا ہوگا اس واسطے
کہ مطبوع ہوگیا ہے اس مین ترکیب
زیارت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی
معہ دوسرے اوراد واشغال پنجگانہ اوقات
کے لکھے ہیں کوئی امر ضروری نہیں چھوڑا ہے
کہ اس میں نہ ہو کتاب ضیاء القلوب کامل
مرشد ہے اس کو مرشد کامل جانکر اپنی جانکا
تعویذ بنائیں اور اگر کسی جگہ سمجھ میں نہ آئے
تو بذریعہ خط مجھسے یا مولوئین سے
دریافت کریں اور ہمیشہ اپنی خیریت کی خبر
لکھتے رہیں باقی حال حجاج کی زبانی

عہ یہی ادب ہے ہر کتاب کے مطالعہ کا خصوص کتب تصوف کا اور یہ بھی اُسکے لئے ہے جسکو کافی مناسبت ہو
ورنہ خود مطالعہ ہی ممنوع ہے بدون واسطہ اُستاد کے ۱۲

واضح خواہد شد بخدمت حاجی قادر بخش صاحب سلام شوق از من گفتہ دہند کہ جفت پاپوش مرسلہ آں صاحب رسید خاطر جمع دارند فقط

مکتوب چہل وسوم۔ از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت مخلص بیریا ومحب باصفا میانجیو عبدالواحد خاں صاحب دام معرفتکم بعد سلام مسنون و دعائے خیر مشحون مشہود رائے عزیز باد مکتوب محبت وعقیدت معہ مبلغ چہار روپیہ نذرانہ ورود آورد خوشنود ساخت واز حال مندرجہ اش آگاہی یافت اللہ تعالی آں محب را بایں محبت واخلاص سلامت داراد و روز بروز ذوق ومعرفت روزی کناد معلوم شد کہ ضیاء القلوب رسید باید کہ اورا مرشد وہادی راہ دانستہ پیش نظر دارند واز نااہل دور دارند وآنکہ برائے عمل تسخیر نوشتہ بودند معلوم نمایند کہ احقر ازیں فن ہمیشہ کنارہ کش است کہ ایں خلاف مقصود می فہمد مگر برادرم حضرت شاہ فضل حق صاحب دریں علم جزئی دخلی می دارند بنا بر

واضح ہوگا بخدمت حاجی قادر بخش صاحب سلام شوق میری جانب سے پہونچا کر پیام دیں کہ جفت پاپوش آپ کا مرسلہ پہونچا خاطر جمع رکھیں۔

مکتوب تینتالیسواں۔ فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت مخلص بیریا ومحب باصفا میانجیو عبدالواحد خاں صاحب دام معرفتکم بعد سلام مسنون و دعائے خیر مشحون مشہود رائے عزیز ہو نامہ محبت وعقیدت مع چار روپیہ نذرانہ کے وصول ہوا مسرور کیا اور مندرجہ حال سے اطلاع ہوئی اللہ تعالی اس محب کو اس محبت واخلاص کے ساتھ سلامت رکھے اور روز بروز ذوق ومعرفت نصیب کرے معلوم ہوا کہ ضیاء القلوب پہونچا چاہیئے کہ اس کو مرشد وہادی راہ جانکر پیش نظر رکھیں اور نااہل سے دور رکھیں۔ اور جو کچھ عمل تسخیر کے لئے لکھا تھا معلوم کریں کہ احقر ہمیشہ اس فن سے کنارہ کش ہے۔ کیونکہ اس کو خلاف مقصود سمجھتا ہے مگر برادرم حضرت شاہ فضل حق صاحب اس علم میں کچھ دخل رکھتے ہیں اس بنا پر۔

آں مخلص[عہ] جناب موصوف را خواہیم نوشت انشاء اللہ تعالیٰ او شاں عملیات مطلوبہ شما جمیع خواہند فرستاد خاطر جمع دارند و خلاصہ این ست کہ فقیر اگر بمعرفت حق میرسد ہمہ امور در حکم او می باشند حاجت کدام عمل و کدام تعویذ نیست اگر ممکن باشد سہ بار حزب البحر بایں ترتیب کہ یکبار بعد نماز مغرب یکبار بعد نماز عشاء و یکبار بعد نماز چاشت مدام بخوانند انشاء اللہ تعالیٰ برائے ہر مہم کافی خواہد شد بخدمت ہمہ دوستان و مخلصان خصوصاً حاجی قادر بخش صاحب بعد سلام شوق آنکہ دو پٹہ مرسلہ آں عزیز رسید جزاکم اللہ خیر الجزا فقط۔

جناب موصوف کو لکھوں گا انشاء اللہ تعالیٰ وہ تمہارے تمام مطلوبہ عملیات روانہ کریں گے خاطر جمع رکھیں خلاصہ یہ ہے کہ فقیر اگر معرفت حق پر پہونچ جائے تمام امور اُس کے حکم میں ہو جاتے ہیں کسی عمل اور کسی تعویذ کی حاجت نہیں ہے اگر ممکن ہو تو تین بار حزب البحر اس ترتیب سے کہ ایکبار بعد نماز مغرب اور ایک بار بعد نماز عشاء اور ایک بار بعد نماز چاشت ہمیشہ پڑھیں انشاء اللہ تعالیٰ ہر مہم کے لئے کافی ہوگا بخدمت تمام دوستوں و مخلصوں خصوصاً حاجی قادر بخش کو بعد سلام مسنون کے معلوم ہو کہ دوپٹہ مرسلہ آں عزیز پہونچا جزاکم اللہ خیرا۔

عہ کسقدر رعایت ہے طالبین کی کہ سباق میں اپنی کنارہ کشی کا بھی اظہار رہے اور سیاق میں اس فن کا غیر مفید ہونا بھی ارشاد ہے پھر بھی اجابت درخواست کا انتظام ہے دوسری وسعت اخلاق یہ ہے کہ یہ نہیں تحریر فرمایا کہ تم میرا یہ خط اُن کو دکھلا دینا وہ تبلا دیں گے خود شاہ فضل حق صاحب کو ابتداء تحریر فرمایا اور وہ بھی بلا درخواست مکتوب الیہ کے اور یہ اور خلق مزید بر خلق ہے اس پر بھی مزید یہ ہے کہ مخاطب کی تسکین کے لئے خود بھی حزب البحر پڑھنے کا مشورہ دیا ورنہ پورا سکون نہ ہوتا کہ خود تو کچھ تعلیم نہ فرمایا اور حزب البحر میں دوسرے برکات بھی ہیں محض پیرزادوں کے عملیات ہی میں سے نہیں نیز بعض اوقات بعض طبائع کے اعتبار سے اس میں حکمت بھی ہوتی ہے وہ یہ کہ اجابت درخواست سے ذہن خالی ہو جاتا ہے اور روکنے سے اشتیاق بڑھتا ہے طبیب ہی مریض کی مصلحت پہچانتا ہے ۱۲

عہ شاید پیرزادہ [illegible] ۱۲ احقر عبد [illegible]

مکتوب چہل وچہارم ۔ بخدمت
بابرکت عزیزم میاں ننھو عبدالواحد خاں
صاحب سلمہ بعد سلام مسنون معلوم
فرمایند سابق ازیں جواب خط آں صاحب
ہمراہ حافظ عابد حسین صاحب دیوبندی
روانہ کردہ ام رسیدہ باشد حالا از خط
اسمی میاں رحیم بخش دریافت شد کہ آں
صاحب را مرضے دیگر لاحق شد علاجش
میخواہند باید دانست کہ عشق مجازی میرساند
بحقیقت خود تا وقتیکہ عہ وصال نہ شود از
معشوق مجازی والا نقصان عاشق
است شعر عاشقی گرزیں سرو گرزاں
سراست ؛ عاقبت ما را بداں شہ رہبر است
یعنی طالب حق را باید کہ در مجاز حقیقت
را بہ بیند اگر مجاز غالب شود صورت
دفع آنست کہ وقت ذکر نفی اثبات صورت
معشوق مجازی را در قلب خود عہ تصور کنند

مکتوب چوالیسواں ۔ بخدمت بابرکت
عزیزم میاں ننھو عبدالواحد خاں صاحب سلمہ
بعد سلام مسنون کے معلوم ہو کہ اس سے
پہلے آپ کے خط کا جواب ہمراہ حافظ عابد حسین
صاحب دیوبندی ہیں نے روانہ کیا ہے
پہونچا ہوگا اب میاں رحیم بخش کے خط
سے معلوم ہوا کہ آپ کو کوئی مرض
لاحق ہوگیا ہے جس کا علاج چاہتے ہیں
عشق مجازی حقیقت کا رہبر اُسی وقت
تک ہے کہ معشوق مجازی سے وصال
نہ ہو ورنہ نقصان عاشق ہے شعر عاشقی
گرزیں سرو گرآں سرست ؛ عاقبت
ما را بداں شہ رہبر ست ۔ یعنی طالب
حق کو چاہیئے کہ مجاز میں حقیقت کو دیکھے
اگر مجاز کا غلبہ ہو تو اس کے دفع کی صورت
یہ ہے کہ نفی و اثبات کے ذکر کے وقت
معشوق مجازی کی صورت اپنے قلب میں تصور کرے

عہ یہ شرط اعظم ہے تبدیل مجاز بہ حقیقت کی کہ محبوب مجازی سے کسی قسم کا انتفاع نہ ہو حتی کہ اسکی طرف نہ نظر چشم ہو نہ نظر قلب یعنی تصور ورنہ ہلاکت ہی ہلاکت ہے ۱۲ ۔

عہ یہ تصور بہ ضرورت ہے ۔ جیسے شاہد مدعا علیہ کو دیکھکر اُس پر شہادت دیتا ہے اور یہ شیخ کی رائے پر ہے ۔ اگر طالب کی خصوصیت کے اعتبار سے مضر نہ دیکھے تو تجویز کرے ورنہ بجائے اس کے یوں تصور کرے کہ غیر اللہ کو قلب سے نکال دیا اس عموم میں وہ محبوب مجازی بھی آگیا ۔ خصوصیت سے اسکا تصور نہ کرے ۱۲

وکلمہ (لا) را از اندرون دل بشدت
وقوت تمام برکشیدہ و (الّٰہ) را بکتف راست
رسانیدہ و سر را بطرف پشت کردہ تصوّر
کند کہ صورت محبوب مجازی را و محبت
او را از دل بیروں آوردہ پس پشت
انداختم و دم را گذاشتہ لفظ الا اللّٰہ
بقوت و زور بر دل ضرب کند و ملاحظہ
کند کہ نور الٰہی را و محبت را در دل آوردم
ہمیں طور کشاکش و دمادم ذکر کند چند روز
بعمل آرد انشاء اللّٰہ تعالیٰ بچند عرصہ
عشق مجازی عشق حقیقی شود و نیز در
صورت عہ محبوب مجازی محبوب حقیقی را
تصور نماید ازیں گاہے غافل نہ شود
رفتہ رفتہ مجاز حقیقت خواہد شد خاطر جمع
دارند و پانصد بار ہر روز اللّٰہ الصمد
بخوانند و بعد نماز عشا یکصد و یکبار یا عزیز
وہمیں قدر یا ارحم الراحمین مدام بخوانند و مدام
از حال خود می نویسان باشند فقط

مکتوب چہل و پنجم - از فقیر امداد اللّٰہ

اور کلمہ (لا) کو اندرون دل سے تمام شدت
وقوت سے کھینچکر اور (الّٰہ) کو داہنے مونڈھے
پر پہونچاکر اور سر کو پشت کی طرف کرکے تصور
کرے کہ محبوب مجازی کی صورت اور اُسکی
محبت کو دل سے باہر نکال کر پس پشت ڈال
رہا ہوں اور سانس کو چھوڑ کر لفظ (الا اللّٰہ)
قوت و زور کے ساتھ دلپر ضرب کرے اور
ملاحظہ کرے کہ نور الٰہی اور محبت کو دل میں
لایا ہوں اسی کشاکش و دمادم کے ساتھ
ذکر کرے اور چند روز عمل کرے انشاء اللّٰہ
چند عرصہ میں عشق مجازی عشق حقیقی ہوجائیگا
اور نیز محبوب مجازی کی صورت میں محبوب
حقیقی کا تصور کرے اس سے کبھی غافل نہو
رفتہ رفتہ مجاز حقیقت ہوجائیگا - خاطر جمع
کریں اور پانچسو بار ہر روز اللّٰہ الصمد
پڑھے اور بعد نماز عشا ایک سو ایک بار
یا عزیز اور اسی قدر یا ارحم الراحمین ہمیشہ
پڑھے اور ہمیشہ اپنا حال لکھتے رہیں فقط

مکتوب پینتالیسواں - فقیر امداد اللّٰہ سے

عہ مجمل عبارت ہے تفسیر اس کی یہ ہے - کہ یہ تصور کرے کہ حسن وجمال اصل میں صفت محبوب حقیقی کی
ہے - اور محبوبان مجازی محض مظہر ہیں بلا حلول واتحاد کے سو جب ان مظاہر میں یہ کشش ہے تو موصوف
حقیقی کے حسن وجمال کی کیا شان ہے اس مراقبہ سے محبوب حقیقی کی طرف اولاً کشش عقلی ہوگی پھر کشش
طبعی اس سے محبت مجازی مضمحل یا زائل ہوجاویگی ۱۲

عزیزم عبدالواحد خاں صاحب زاد شوقہ
باللہ پس از سلام شوق معلوم فرمایند کہ
ہر چند نامۂ آں عزیز علیحدہ نہ رسید اما در خط
میاں رحیم بخش بساطی سہارنپوری سطرے
چند مسطورہ آں عزیز بنظر آمدند خیریت
آں عزیز معلوم شد الحمد للہ علی ذلک
در اینجا نیز بہمہ وجوہ خیریت است و امید
کہ مرض عـه معلوم زائل شدہ باشد و اگر
بالفرض قدرے باقی باشد ہماں شغل را
کہ از ینجا رقم یافتہ بکار برند انشاء اللہ
تعالے بالکلیہ عـه زائل خواہد شد والسلام
فقط بہمہ یاد آوراں سلام رسانند
حاجی قادر بخش و حاجی احمد الدین وغیرہما
از احباب خورد و بزرگ سلامم یاد کردہ
رسانند فقط۔

مکتوب چہل و ششم۔ برادر
طریقت طالب معرفت عبدالواحد خاں

عزیزم عبدالواحد خاں صاحب زاد شوقہ
باللہ بعد سلام شوق کے معلوم کریں کہ ہر چند
کہ آں عزیز کا خط علیحدہ نہیں پہنچا لیکن میاں
رحیم بخش بساطی سہارنپوری کے خط میں
چند سطریں آں عزیز کی لکھی ہوئی نظر آئیں
آنعزیز کی خیریت معلوم ہوئی الحمد للہ علی ذلک
یہاں بھی بہمہ وجوہ خیریت ہے اور امید ہے
کہ مرض زائل ہوا ہوگا اور اگر بالفرض
قدرے باقی ہو اُسی شغل کو کہ اس جگہ سے
لکھا ہوا ہے اُس سے کام لیں انشاء اللہ
بالکلیہ زائل ہو گا فقط تمام یاد کرنیوالوں کو
سلام پہونچے قادر بخش و حاجی
احمد الدین وغیرہما اور اپنے احباب
خورد و بزرگ سے میرا سلام
یاد کرکے پہنچائیں فقط۔

مکتوب چھیالیسواں۔ برادر طریقت
طالب معرفت **عبدالواحد خاں۔**

عـه یہ ہے شفقت کہ ایک اطلاع کے بعد خود اسکا کسقدر خیال رکھا گیا کہ بدون طالب کی مکرر اطلاع کے اپنا انتظار ظاہر فرماتے ہیں اور تدبیر کی تاکید فرماتے ہیں یہی توجہ ہے جس سے ایسے مرشد کا خادم محروم نہیں رہتا و فی مثل ہذا قیل ؎ بندۂ پیر خراباتم کہ لطفش دائم است ٭ زانکہ لطف شیخ و زاہد گاہ ہست و گاہ نیست والحمد للہ الذی جعلنا فی زمرۃ خدام ہذا الشیخ الشفیق الرفیق ۱۲

عـه یا تو زوال عام ہے اضمحلال کو اور یا خصوصیت طالب کی بنا پر نور فراست عارفہ سے بالکل زوال متوقع ہوگا واللہ اعلم۔

دام ذوقہ از فقیر امداد اللہ بعد سلام
مسنون اسلام و انضحرائے عزیز آنکہ
نامۂ اخلاص و محبت آمود ورود نمود
سبب خوشی خاطر گردید حق تعالے باین
یاد آوری خوش دارد و محبت و الفت
خویش بخشد و از جمیع ما سوا اللہ دل پاک
دارد و آنکہ شکایت عدم رسی جوابات خطوط
مرسلہ خویش قلمی کردہ اند عزیز من عادت عہ
فقیر از دایم اینکہ ہر گاہیکہ خط یگانہ و بیگانہ
یار آشنا میرسد در ارسال و تحریر جواب
ہرگز دیر و تاخیر نمی کند و چہ جائیکہ جوابات
ہمچو عزیزاں کہ مثل فرزند می شمارم گاہے
تساہل نمی کنم از دو سال کدام خط بجز خط ہذا
نزدم نرسیدہ کہ جوابش نوشتہ می شد
ایں خط کہ رسید جوابش تحریر می شود خواہد
رسید و برائے ازالہ مرض عہ معلوم شغل
سلطان نصیر کہ در کتاب ضیاء القلوب
ترکیبش مرقوم است میکردہ باشند
و ذکر حبس دم و ذکر ارہ ہم باید کرد کہ

دام ذوقہ فقیر امداد اللہ سے بعد سلام مسنون
السلام و انضحرائے عزیز ہو کہ نامہ اخلاص
و محبت کا بھرا ہوا پہونچا خوشدلی کا باعث ہوا
حق تعالی اس یاد آوری سے خوش
رکھے اور اپنی محبت و الفت بخشے اور تمام
ما سوے اللہ سے دل کو پاک رکھے اور جو
شکایت آپنے خطوط کے جواب نہ پہونچنے کی
لکھی ہے عزیز من فقیر کی عادت ہمیشہ یہ ہے
کہ جسوقت خط یگانہ بیگانہ و یار آشنا کا پہونچتا
ہے اُسکے ارسال و تحریر جواب میں ہرگز
تاخیر نہیں کرتا چہ جائیکہ تم جیسے عزیزوں کے
جوابات کہ مثل فرزندوں کے شمار کرتا
ہوں کبھی تساہل نہیں کرتا دو سال سے
کوئی خط بجز اس خط کے میرے پاس نہیں
پہونچا کہ جواب اُسکا لکھا جائے یہ خط اور اسکے
جواب کی رسید تحریر ہوتی ہے پہونچیگی مرض معلوم
کے ازالہ کے لئے سلطان النصیر کا شغل
جو کتاب ضیاء القلوب میں معہ اُسکی ترکیب کے مرقوم
ہے کرتے رہیں اور ذکر حبس دم اور ذکر ارہ بھی کرنا چاہئے

عہ یہ ہے مرتبہ اعتدال بین التعلق و الانفصال دبین الاعتزال و الاتصال کہ ابتداء خطاب کا اہتمام نہ ہو الا بعارض اور جواب کا التزام ہو ۱۲

عہ قرینہ تعیین مکتوب الیہ سے معلوم ہوتا ہے وہی مرض عشق مجازی مراد ہے اسکے لئے متعدد تدابیر ارشاد فرمانا حکیم جامع ہونے کی دلیل ہے یہ نہیں کہ عطائیوں کی طرح ایک ہی نسخہ یاد ہو ۱۲

ازیں اذکار ترقی معنوی می باشد
ذوق وشوق زیادہ می باشد وکیفیت
حاصل می گردد فقط ۔

مکتوب چہل وہفتم ۔ از فقیر امداد اللہ
عفی عنہ بخدمت بابرکت عزیز حاجی سید
عابد حسین صاحب زاد اللہ عرفانہ بعد
سلام مسنون واشتیاق ملاقات واضح
رائے عزیز باد مکتوب عقیدت ومحبت
اسلوب بہزاراں ہزار شوق ورود
آوردہ محبت اینجانب را دوبالا گردانید
واز مندرجہ اش آگاہی بخشید اللہ تعالی
آں عزیز را بایں عقیدت ومحبت سلامت
دارد وروز بروز زیادہ کند وبرآں
دارد وخاتمہ ما وشما برآں کند آمین
واز دریافت ترقی احوالات آں عزیز
شکر بجا آوردہ شد وزیارت صلی اللہ علیہ
وسلم در رویا مبارکباد واز لعاب
دہن صلی اللہ علیہ وسلم مراد علم ومعرفت
است ہر قدر کہ آں عزیز آں را برغبت
خوردند ہماں قدر نعمت عرفاں حاصل
خواہد شد وآنکہ کراہیت کردہ باندا ختند
ہماں نقصان خیال است دیگر آنکہ از لعاب عہ

ان اذکار سے ترقی حاصل ہوتی ہے۔
اور ذوق وشوق زیادہ ہوتا ہے اور کیفیت
حاصل ہوتی ہے فقط ۔

مکتوب سینتالیسواں ۔ فقیر امداد اللہ
عفی عنہ سے بخدمت بابرکت عزیز حاجی سید
عابد حسین صاحب زاد اللہ عرفانہ بعد سلام
مسنون واشتیاق ملاقات کے واضح رائے
عزیز ہو کہ نامۂ عقیدت ومحبت اسلوب ہزاراں
ہزار شوق کے ساتھ وصول ہوا اس
جانب کی محبت کو جس نے دوبالا کر دیا
اسکی مندرجہ کیفیت سے آگاہی ہوئی ۔
اللہ تعالی آں عزیز کو اس عقیدت ومحبت
کیساتھ سلامت رکھے اور روز بروز زیادہ
کرے اور اسی پر قائم رکھے اور ہمارا تمہارا
خاتمہ اسی پر کرے آمین اور آں عزیز کے
احوال کی ترقی کے معلوم ہونیسے شکر بجا
لایا گیا اور زیارت آنحضرت کی خواب میں مبارک ہو
اور آنحضرت کے لعاب دہن سے مراد علم
ومعرفت ہے جسقدر کہ آں عزیز نے اسکو
رغبت سے کھایا ہے اسی قدر نعمت عرفانی
حاصل ہوگی اور جو کچھ کراہیت کرکے ڈالدیا ہے
وہی نقصان خیال ہے دوسرے وہ کہ لعاب

عہ علماء اہل حق کی جلالت وعظمت حضرت رحمہ کے قلب میں کس قدر معلوم ہوتی ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

ذہن صلعم علوم دین و علمائے حقانی کہ ورثہ
انبیا اند مراد اند باید کہ از وشان محبت
قلبی دارند بسبب علم دین اگرچہ از وشان
بتقاضائے بشریت بعضے امور ناملایم صادر
شوند آنرا حوالہ بحکمت کنند و خود را مقصر
داشتہ بتواضع قلبی پیش آیند و تابعداری
آنہا در امور دین بر خود لازم گیرند کراہیت
نمودہ انکار نکنند و از منادی نمودن
مراد ہدایت مریدان و عقیدتمندان
تواست کہ اوشان را تعلیم کردہ باشند
و از اشغال باطنی خود را معطل نگذارند
و از ملاقات پیرجی محمد انور صاحب
بسیار خوشنود شدم اللہ تعالی اوشان
را محبت و معرفت کامل روزی کند
و آں عزیز را نیز مناسب است کہ
بر حال شاں توجہ کامل مرعی دارند
بخدمت حاجی محمد ظہور الدین صاحب
بعد سلام شوق آنکہ بست و پنج عدد
حمائل شریف مطلوبہ احقر مرسلہ
آں عزیز رسید قیمت آنہا انشاء اللہ
تعالی بسہولت روانہ کردہ خواہد شد

ذہن آنحضرت کے علوم دین و علمائے حقانی
کہ ورثائے انبیا ہیں مراد ہیں چاہیے کہ اُن سے
محبت قلبی رکھیں بہ سبب علوم دین کے اگرچہ
اُن سے بتقاضائے بشریت بعض نامناسب
امور صادر ہو جائیں اُسکو حکمت کے حوالہ کریں
اور اپنے کو قصوروار جانکر تواضع قلبی سے
پیش آئیں اور امور دین میں اُن کی تابعداری
کو اپنے اوپر لازم سمجھیں اور کراہیت کرکے
انکار نہ کریں اور منادی کرنے سے مراد مریدوں
اور آپکے عقیدتمندوں کی ہدایت ہے کہ
اُنکو تعلیم کرتے رہیں اور اشغال باطنی سے
اپنے کو معطل نہ چھوڑیں اور ملاقات سے
پیرجی محمد انور صاحب کی بہت خوش ہوا اللہ
تعالی اُن کو محبت و معرفت کامل عطا کرے
آں عزیز کو بھی مناسب ہے کہ اُن کے حال پر
کامل توجہ رکھیں بخدمت حاجی محمد ظہور الدین
صاحب بعد سلام شوق یہ کہ پچیس عدد حمائل
شریف مطلوبہ احقر آں عزیز کی مرسلہ
پہونچیں۔ اُن کی قیمت انشاء اللہ
تعالے بسہولت روانہ کی
جائے گی۔

(بقیہ مضمون صفحہ گذشتہ) کہ اگر ان سے بعض نامناسب امور کا بھی صدور ہو جاوے اس میں حکمت کا احتمال رکھیں اور امور دینیہ میں اُن کا اتباع ترک نہ کریں ۱۲

وحمائل ہائے آں عزیز نیز رسید ند ہنوز قیمت آنہا قرار نیافت[ع] وخریدار ہم کم اند کہ چنیں وضع را در اینجا پسند نمی کنند وآنکہ مطبوعہ بمبئی اند آنہا بوضع استنبول اند مردمان اینجا آں را پسند زیادہ می کنند خیر انشاء اللہ تعالےٰ بسہولت تدبیر کرانده خواہد شد فقط ۔

مکتوب چہل وہشتم ۔ از فقیر

امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت عزیزم حکیم محمد ضیاء الدین صاحب دام محبتہ بعد سلام مسنون ودعائے خیر واضح ولایح آنکہ احقر بخیریت بودہ صحت مزاج آں عزیز از حضرت الٰہی میخواہم سابق ازیں جوابات ہمراہ منشی محمد اسمعیل صاحب وحکیم مشتاق[لہ] صاحب وغیرہ حجاج روانہ کردہ ام رسیدہ باشند ومعلوم شد کہ جوابات خطوط سابق سال کہ بدست حاجی مرزا شفیع بیگ صاحب فرستادہ بودم در راہ گم شد ونزد آں عزیزاں نہ رسیدند بسیار رنج گردید رضا بقضا از دریافت

اور آں عزیز کی حمائلیں بھی پہونچیں ابھی انکی قیمت قرار نہیں پائی اور خریدار بھی کم ہیں کہ ایسی وضع کو اس جگہ پسند نہیں کرتے اور وہ حمائلیں کہ مطبوعہ بمبئی ہیں وہ استنبول کی وضع پر ہیں یہاں کے لوگ اُن کو بہت پسند کرتے ہیں خیر انشاء اللہ تعالیٰ بسہولت تدبیر کیجائیگی فقط ۔

مکتوب اڑتالیسواں ۔ فقیر امداد اللہ

عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت عزیزم حکیم محمد ضیاء الدین صاحب بعد سلام مسنون ودعائے خیر واضح ولائح ہو کہ احقر بخیریت ہے اور صحت مزاج آں عزیز کی حضرت الٰہی سے چاہتا ہے ۔ اس سے پہلے خطوط کے جوابات ہمراہ منشی محمد اسمعیل صاحب وحکیم مشتاق صاحب وغیرہ حجاج کے روانہ کئے ہیں پہونچے ہوں گے معلوم ہوا کہ خطوط سابق کے جوابات کہ حاجی مرزا محمد شفیع بیگ کے ہاتھ میں نے بھیجے تھے راہ میں گم ہو گئے ۔ آں عزیزوں کے پاس نہ پہونچے ۔ بہت رنج ہوا ۔ رضا بقضاء ۔

[ع] ظاہرا یہ حمائلیں تجارتی ہیں حضرت رحہ کے اخلاق کی کیا انتہا ہے کہ اہل حاجت کی اعانت تجارتی کا بھی تحمل فرماتے ہیں کیا کوئی عارف کامل وعاشق صادق دوسرا ایسا پیش کیا جاسکتا ہے؟ ۱۲

[لہ] یہ صاحب دیوبند کے ہیں ۱۲ سعید الدین

انتقال برادر عزیزم حافظ نظام الدین
مرحوم رنجیکہ بخاطر احقر لاحق شد بہ بیان
نمی رسد انا للہ و انا الیہ راجعون
حق تعالی آں مرحوم مغفور را بہ بخشد و باقی
ماندگان را بحفظ امان خود دارد و فراغت
دارین روزی کند بعد روانگی منشی صاحب
وحکیم صاحب موصوف در حالت بیماری
مناجات بحضرت الہی عہ نوشتہ بودم چنانچہ
بدست حاجی احمد الدین صاحب روانہ
خدمت آں عزیز کردہ ام رسیدہ باشد
یا خواہد رسید باید کہ نقلش بہ ہمشیرہ بی صاحبہ
وعزیزہ امت الحبیب ومسماۃ بی خیرن
وغیرہ کنانیدہ بدہند و ہر کہ خواہد نقل
کند و بوظیفہ خود دارد و بہر یک اجازت
است برخورداری فاطمہ دعوات
خوانند بخدمت جمیع عزیزان و دوستان
ومخلصان زن و مرد و خورد و بزرگ
سلام و دعا خوانند مکرر آنکہ از حال مخالفان

برادرم عزیزم حافظ نظام الدین مرحوم کے
انتقال کا حال معلوم ہونیسے ایسا رنج خاطر
احقر کو لاحق ہوا کہ بیان نہیں ہو سکتا انا
للہ و انا الیہ راجعون حق تعالی اُس
مرحوم و مغفور کو بخشے اور باقیماندوں کو اپنے
حفظ و اماں میں رکھے اور فراغت دارین نصیب
کرے بعد روانگی منشی صاحب و حکیم صاحب
موصوف حالت بیماری میں ایک مناجات
حضرت الہی میں میں نے لکھی تھی چنانچہ حاجی
احمد الدین کے ہاتھ آنعزیز کیخدمت میں میں نے
روانہ کی ہے پہونچی ہو یا اب پہونچیگی چاہئے کہ
اسکی نقل ہمشیرہ بی صاحبہ و عزیزہ امت الحبیب
و مسماۃ بی خیرن وغیرہ کو کرا دیں اور جو چاہے
نقل کرے اور اپنا وظیفہ بنائے اور ہر ایک کو
اجازت ہے برخورداری فاطمہ دعائیں پڑھیں
جمیع عزیزان و دوستان و مخلصان عورت
مرد خورد و بزرگ کو سلام دعا کہیں
مکرر آنکہ اپنے مخالفین ۔

عہ قولہ مناجات بحضرت الہی الی قولہ نقلش بہ ہمشیرہ ثم الی قولہ بہر یک اجازت است کس
قدر اعتناء ہے طالبین کو نفع پہونچانے کا اور یہ اجازت شرط نفع نہیں ہے جیسا کہ عوام کا
خیال ہے ۔ بلکہ یا دلجوئی ہے خدام کی کہ علامت توجہ کی ہے ۔ اور یا مثل تجویز طبیب کے ہے
کہ مریض منتظر رہتا ہے اذن طبیب کا اسی طرح ہر شاغل کا جدا حال ہے کوئی شغل ایک
کے لئے مناسب ہے دوسرے کے لئے نہیں ۱۲

ومعانداں خود و مقدمہ شاں اطلاع رسند و دیگر احوال آنجا ہم روانہ نمایند وجواب خط بایں نشان ارسال نمایند کہ ایں خط در بمبئی نزد مولانا عنایت اللہ[له] صاحب رسیدہ بخدمت میاں حاجی فضل اللہ صاحب شان والہ رسیدہ معرفت شاں در مکہ معظمہ نزد امداد اللہ برسد ویا بایں پتہ بنویسند کہ لفافہ ہذا در بندر بمبئی نزد میاں رحمت اللہ بانگی رسیدہ معرفت اوشاں در مکہ معظمہ نزد امداد اللہ برسد انشاء اللہ تعالیٰ نزدم خواہد رسید باقی حال اینجا بزبانی حاجی حسنو شاہ حامل رقعہ ہذا معلوم خواہد شد وپارچہ سرما وگرما مرسلہ آں عزیز در سال گذشتہ رسیدند جبہ پنبہ دار بسیار راحت داد جزاکم اللہ خیر الجزا فقط۔

ومعاندین کے حال سے اور اُن کے مقدمے اطلاع دیں اور احوال وہاں کے بھی روانہ کریں اور خط کا جواب اس پتہ سے ارسال کریں کہ یہ خط بمبئی میں مولانا عنایت اللہ صاحب کے پاس پہونچکر بخدمت میاں حاجی فضل اللہ صاحب شان والہ پہونچکر اُن کی معرفت مکہ معظمہ میں امداد اللہ کے پاس پہونچے یا اس پتہ سے لکھیں کہ لفافہ ہذا بندر بمبئی میں نزد میاں رحمت اللہ بانگی کے پاس پہونچکر اُن کی معرفت مکہ معظمہ میں امداد اللہ کے پاس پہونچے انشاء اللہ تعالیٰ میرے پاس پہونچیگا باقی یہاں کا حال حاجی حسنو شاہ حامل رقعہ ہذا کی زبانی معلوم ہوگا پارچہ سرما وگرما آں عزیز کے مرسلہ گذشتہ سال میں پہونچے روئی دار جبہ نے بہت آرام دیا جزاکم اللہ خیر الجزا فقط۔

مکتوب چہل ونہم - از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت عزیز القدر حکیم محمد ضیاء الدین صاحب نور اللہ قلبہ بانوار المعرفت بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مشہود ضمیر منیر باد دو خط پے در پے پہونچے اُن سے حال انتقال عزیز لخت جگرم مولوی محمد قاسم مرحوم مغفور کا معلوم ہوا عزیز من پہلے صدمے بزرگوں کی مفارقت کے مثل حضرت حافظ صاحب و مولوی شیخ محمد صاحب وغیرہ قدس اللہ اسرارہم تھے سو تھے مگر اس صدمہ جانکاہ نے

[له] مولانا عنایت اللہ صاحب و حاجی فضل اللہ صاحب و میاں رحمت اللہ صاحب یہ تینوں حضرات بمبئی میں رہتے تھے اور حضرت کے خلفا میں سے تھے ۱۲ سعید الدین

ع۵ یہ اظہار عبدیت عین اتباع سنت ہے کما قال صلی اللہ علیہ وسلم (باقی مضمون بر صفحہ آیندہ)

اس جان حزیں سراسر غمگیں کی کمر توڑ دی انا للہ وانا الیہ راجعون بجز رضا بقضاء الٰہی کے کیا چارہ اللہ تعالیٰ اس کان علم اور معارف کو مراتب علیا فردوسی سے مشرف فرما وے اور باقی ماندگان کو اپنے ذوق وشوق اور معرفت کے ساتھ سلامت رکھے اب فقیر بھی پابرکاب ہے کچھ زندگی کا مزا نہیں رہا اللہ تعالیٰ خاتمہ بخیر کرے شعر

لطف جینے کا ہے گر پاس ہو جان بخش اپنا	ورنہ جوں [ع۵] خضر ہے بس عمر کی تکثیر عبث

فقیر کا دل بھی چاہتا ہے کہ یکبار تم سے پھر ملاقات ہو جائے اور بڑی ملاقات تو آخرت کی ہے کہ کبھی جدائی متصور نہیں اللہ تعالےٰ خاتمہ بخیر کرے اور ایمان سے اٹھا وے پھر ابدالآباد سایۂ عنایت الٰہی میں ہم سب عیش کریں آمین بخدمت جمیع عزیزان بعد سلام و دعا کے عرض ہے فقیر تمہارے سب کے حق میں دعاء بہبودی دارین کی کرتا ہے بھولا نہیں اللہ تعالیٰ تمکو جمیع ترددات اور مکروہات دنیاوی سے محفوظ رکھے اور راحت دو جہان کی نصیب کرے از طرف حچی خود سلام دعا قبول باد فقط

مکتوب پنجاہم - از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت عزیزم حکیم محمد ضیاء الدین صاحب نور اللہ قلبہ بانوار العارفین پس از تبلیغ مراسم سلام سنت الاسلام و دعاء ترقی عرفانی واضح امے عزیز باد فقیر بہر حال مشکور است دریں عرصہ چند خط آں عزیز رسید واز کیفیت آنہا مطلع گردانید چنانچہ جواب آنہا ہم

مکتوب پچاسواں - فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت عزیزم حکیم محمد ضیاء الدین صاحب نور اللہ قلبہ بانوار العارفین بعد تبلیغ مراسم سلام سنت الاسلام و دعائے ترقی عرفانی واضح رائے عزیز ہو فقیر ہر حال میں مشکور رہے اس چند عرصہ میں آں عزیز کا خط پہونچا اس کی کیفیت سے مطلع ہوا چنانچہ اس کا جواب بھی -

(بقیہ مضمون صفحہ گذشتہ) انا بفراقک یا ابراہیم لمحزونون اور اس میں اشارہ ہے دعوے آزادی کا جسکا منشا کبھی کبر وتصنع اور کبھی غلبہ حال ہوتا ہے ۱۲

ع۵ تکثیر عمر میں تشبیہ مقصود ہے نہ عبثیت میں ۱۲

نوشتہ شد بملاحظہ آں عزیز آمدہ باشد
فقیر از عرصہ چند روز در عوارض مبتلا است
تا حرم رفتن کم میشود علاوہ امراض جسمانی
در بیان نمی آیند دعا کنند کہ حق تعالی
مارا و شمارا از ہمہ امراض روحانی صحت
کامل عطا فرماید و خاتمہ ما و شما بخیر کند
آمین عزیز من بظاہر قیام آں عزیز در
بھوپال قباحتے ندارد زیرا کہ ریاست
اہل اسلام است و نیز بہ نسبت ریاستہا
دیگر دریں ریاست چیزے دینداری
ہم است خدا تعالی زیادہ کند عزیز من
اگرچہ در ضرورت عہ درباری امرا اہم است
مضائقہ نیست دل بیار دست بکار باید
چنداں نقصان نخواہد کرد بہر حال فراغ
خاطر بودن از نان و نفقہ سالک راہ
حق را نیز از ضروریات است علاوہ ازیں
علاقہ شما نفیس است چنداں حاجت
خوشامد امرا وغیرہ نیست حق تعالی
ازیں نگاہدارد باقی حال از خطوط
سابقان معلوم بودہ باشد باقی حال

لکھا گیا آں عزیز کے ملاحظہ میں آیا ہوگا فقیر
عرصہ چند روز سے عوارض میں مبتلا ہے
یہاں تک کہ حرم کی آمد و رفت میں بھی کمی
ہوگئی ہے جو علاوہ امراض جسمانی کے بیان
میں نہیں آتے دعا کریں کہ حق تعالی ہمکو
اور تمکو تمام امراض روحانی سے صحت
کامل عطا فرمائے ہمارا تمہارا خاتمہ
اچھا کرے آمین عزیز من آں عزیز کا قیام
بھوپال میں کوئی قباحت نہیں رکھتا ہے
اسواسطے کہ ریاست اہل اسلام کی ہے
اور نیز بہ نسبت دوسری ریاستوں کے
اس ریاست میں کچھ دینداری بھی ہے خدا تعالے
زیادہ کرے عزیز من اگرچہ ضرورت میں درباری
امرا کی جو کہ اہم ہے مضائقہ نہیں ہے دل بیار
و دست بکار چاہئے چنداں نقصان نہ ہوگا
بہر حال نان نفقہ سے سالک حق کے دل کا فارغ
ہونا بھی ضروریات میں سے ہے علاوہ ازیں
تمہارا علاقہ بہت عمدہ ہے چنداں حاجت امرا
وغیرہ کی خوشامد کی نہیں ہے حق تعالی اس سے محفوظ
رکھے باقی حال سابق خطوط سے معلوم ہوا ہوگا باقی حال

عہ اس ضرورت کا ذکر اس کے متصل ہی ہے۔ فراغ خاطر بودن از نان و نفقہ اور اسمیں
حضرت کی شان حکیمی کا ظہور ظاہر ہے اور ساتھ ہی ساتھ اُس کے مفاسد پر بھی تنبیہ اور اس سے
تحذیر ہے چنداں حاجت خوشامد الخ

اینجا از بانی حجاج معلوم خواہد شد بخدمت
جمیع عزیزان مع مستورات سلام و دعا
خیر برسد از اہلیہ حقیر نیز سلام و دعا برسد
مکرر آنکہ خادمہ آں عزیز رسید و از حج
فراغت یافتہ بمدینہ منورہ رفتہ است بعد
واپسی قصد وطن خواہد کرد بشرطیکہ بدست
بانی چھٹی جہاز و خرچ راہ اطلاعاً بقلم آمدہ
و نیز عزیز جان احمد حسین را از فقیر اجازت
است در ہر جاکہ اورا آرام و راحت
باشد باند فقیر بہر حال راضی و خوش است
گاہ گاہ ارادہ بھوپال میکند بعد گذشتن
ایام رخصت شاید قصد کند یا سابق روانہ
شود واللہ اعلم بالصواب فقط

مکتوب پنجاہ و یکم ۔ از فقیر امداد اللہ
عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت عزیزم
حکیم محمد ضیاء الدین صاحب نور اللہ
قلبکم بانوارہ پس از تبلیغ مراسم سلام
مسنون و دعاء خیر واضح رائے عزیز
باد جواب خطوط آں عزیز معہ جواب
خطوط عزیزان دیگر روانہ کردہ شد
رسیدہ باشد و انچہ کہ آنعزیزان ع جمع نمودہ

یہاں کا زبانی حجاج کے معلوم ہوگا بخدمت
جمیع عزیزان مع مستورات سلام و دعائے
خیر پہونچے حقیر کی اہلیہ سے بھی سلام و دعا پہونچے
مکرر آنکہ آں عزیز کا خادم پہونچا اور حج سے
فراغت پاکر مدینہ منورہ میں ہے بعد واپسی
قصد وطن کریگا بشرطیکہ جہاز کی چھٹی اور
خرچ راہ ہمدست ہوجائے اطلاعاً لکھا
گیا نیز عزیز از جان احمد حسین کو فقیر سے
اجازت ہے جہاں اُسکو آرام و راحت
ہو رہے فقیر ہر حال میں راضی و خوش ہے
گاہ گاہ ارادہ بھوپال کا کرتا ہے بعد ایام
رخصت کے گذرنے کے شاید قصد کرے
یا پہلے روانہ ہو واللہ اعلم بالصواب فقط

مکتوب اکیاونواں ۔ فقیر امداد اللہ
عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت عزیزم حکیم
محمد ضیاء الدین صاحب نور اللہ قلبکم بانوارہ
بعد تبلیغ مراسم سلام مسنون و دعائے خیر
واضح رائے عزیز ہو ۔ جواب آں عزیز
کے خطوط کا مع جواب دوسرے عزیزوں
کے خطوط کے روانہ کیا گیا پہونچا ہوگا جو کچھ
کہ آں عزیزوں نے جمع کرکے ۔

ع حضرت رح کا مذاق اس کی تفسیر کو متعین کرتا ہے کہ اس جمع میں ترغیب یکے باد دیگرے نہیں
بطیب خاطر آزادی سے سہولت کے لئے باہم جمع کرلیا یہ نہیں کہ کسی سے لیکر جمع کیا ۱۲

نقدر وانہ کردہ بودند رسید شش ہم روانہ
شد باقی خبر تازہ نیست کہ بقلم آید حال
عزیز جان علاؤ الدین معلوم نیست
کہ صورت روزگار او شدہ یا نہ ونیز
معلوم شد کہ صورت قیام آں عزیز در
بھوپال بذریعہ طبابت تنخواہ چہل روپیہ
میشد مگر آں عزیز قبول نہ کردند خیر انچہ
مناسب دانستند بہتر است مگر نزد
فقیر در ہمچنیں سرکار اسلامیہ و زمرہ
اہل اسلام قیام آں عزیز مناسب
معلوم می شود زیرا کہ از خرخشہ ہائے
وطن محفوظ ماندن بدلجمعی مشغول
بودن بہتر است خصوصاً بحق آں عزیز
عزیز جان بہر حال بدلجمعی اشتغال
بباطن خصوصاً در عمر آخر بسیار ضرور
است واگر یکبار ملاقات آں عزیز باز
میسر آید موجب خواہش دلی فقیر است
ونیز شنیدہ ام کہ ارادہ مولوی رشید احمد
صاحب ہم است خدا کند دریں حج شریک
شوند آمین واکنوں فقیر ارادہ ع۵ میدارد

نقدر وانہ کیا تھا اُس کی رسید بھی روانہ ہوئی
باقی کوئی خبر تازہ نہیں ہے کہ سپرد قلم ہو عزیز
از جان علاؤ الدین کا حال معلوم نہیں ہے
کہ صورت اُس کے روزگار کی ہوئی یا نہیں
نیز معلوم ہوا کہ صورت قیام آں عزیز کی
بھوپال میں بذریعہ طبابت چالیس روپیہ
تنخواہ پر ہوئی تھی مگر آں عزیز نے قبول نہ کیا
خیر جو کچھ مناسب جانیں بہتر ہے مگر فقیر کے
نزدیک ایسی سرکار اسلامیہ اور زمرۂ اہل اسلام
میں آں عزیز کا قیام مناسب معلوم ہوتا ہے
اسواسطے کہ وطن کے خرخشوں سے محفوظ رہنا
دلجمعی سے مشغول ہونا بہتر ہے خصوصاً
حق میں آں عزیز از جان کے بہر حال
دلجمعی سے اشتغال باطنی خصوصاً آخر
عمر میں بہت ضرور ہے اگر ایک بار ملاقات
آں عزیز کی پھر میسر آئے فقیر کی دلی خواہش
کا سبب ہے۔ اور نیز میں نے سنا ہے
کہ مولوی رشید احمد کا بھی ارادہ ہے
خدا کرے اس حج میں شریک ہوں آمین
اور اب فقیر ارادہ کرتا ہے۔

ع۵ یہ ارادہ پورا نہیں ہوا اور باوجود اس احتمال کے اس کا اظہار رغایت سادگی
وبے تکلفی ہے ورنہ اہل تصنع تو ایسے محتمل خیالات کا اخفار کرتے ہیں کہ اگر وقوع نہ ہوا تو کشف
وکرامت میں خلل پڑے گا ۱۲

که باقی عمر در مدینه بسر شود و خاتمه در آنجائے
متبرک میسر آید و خاک بقیع شود انتظار
ملاقات مولوی رشید احمد صاحب
وغیره است انشاء الله تعالیٰ بشرط خیر
ومیسری سامان بسال آئنده قصد
مدینه میدارم اگر در مقدر است حصول
خواهد شد بخدمت جمیع عزیزان نام بنام
سلام برسد از طرف چچی خود عزیز حافظ
احمد حسین سلام برسد فقط۔

مکتوب پنجاه و دوم۔ از فقیر امداد الله
عفی الله عنه بخدمت بابرکت عزیز القدر
والا مرتبت عزیزم حکیم محمد ضیاء الدین
صاحب زید عرفانه بالله بعد سلام مسنون
و دعاء ترقی درجات عالیات دو جهانی
مشهود ضمیر منیر باد فقیر بهر حال مشکور
و بحق آں عزیز معه عزیزان دیگر دعاء خیر
می کند مسرت نامه آں عزیز رسید مسرور
ساخت و از حال مندرجه اش مطلع نمود
الله تعالیٰ آں عزیز را از جمیع خرخشات
و جمیع مکروهات دنیاوی محفوظ داشته
بخود مشغول دارد آمین عزیز من نوشته
بودند که حسب خواهش نفس و بباعث
وجوه دیگر ملازمی اینجا کرده بودم مگر یک ترم

کہ باقی عمر مدینہ میں بسر ہو اور خاتمہ اُس متبرک
جگہ میں میسر ہو اور خاک بقیع ہو اور مولوی
رشید احمد صاحب وغیرہ کی ملاقات کا
انتظار ہے انشاء اللہ تعالیٰ بشرط خیر اور
سامان کی فراہمی کے آئندہ سال میں مدینہ
کا قصد رکھتا ہوں اگر مقدر ہوگا حاصل
ہوگا بخدمت جمیع عزیزان نام بنام سلام
پہونچے اپنی چچی کی طرف سے عزیز حافظ
احمد حسین کو سلام پہونچے فقط۔

مکتوب باونواں۔ فقیر امداد اللہ
عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت عزیز القدر
والا مرتبت عزیزم حکیم محمد ضیاء الدین صاحب
زید عرفانہ باللہ بعد سلام مسنون و دعائے
ترقی درجات عالیات دو جہان مشہود
ضمیر منیر ہو فقیر بہر حال میں مشکور اور آنعزیز
کے حق میں معہ دیگر عزیزوں کے دعائے
خیر کرتا ہے آنعزیز کا مسرت نامہ پہونچا
مسرور کیا اور مندرجہ حال سے اُس کے
مطلع کیا اللہ تعالیٰ آں عزیز کو تمام خرخشوں
اور تمام دنیاوی مکروہات سے محفوظ
رکھکر اپنے میں مشغول رکھے آمین عزیز من
لکھا تھا کہ حسب خواہش نفس اور دوسرے وجوہ
کے باعث یہاں ملازمت کی تھی مگر ایک ترم

و غیرت ملازمی می بود و چوں صحبت و ملازمت
امرا می شد تکدرے می داد و نیز اکثر
اوقات رائیم برباد داد ہر چند حال
پریشانی خود بخدمت مولانا رشید احمد صاحب
سلمہ گذرانیدم و عرض کردم کہ ہر چہ بادا باد
از ملازمت اینجا چناں مضطر شدم
و سخت پریشانم اگر ارشاد شود بگذارم
مولانا فرمودند کہ برائے رفع پریشانی ع
نوکری بود چو تشویش رو نمود بگذارید
فقط عزیز من نوکری ملازمی طالبان حق
نوکری و ملازمی فقر فاقہ و صبر و توکل
و قناعت و رضا و تسلیم است و ملازمی
سلاطین و امرا و درباداری شاں
را ہلاکت و تباہی خود دانند نعوذ باللہ
منہا ہ بر در سلطان مرو درویش مبیں +
گنج قاروں گر دہد سوئش مبیں - عزیز من
گوشہ توکل گرفتہ یکجا بنشینید و نظر بخدا
دارید و بکار خود کہ مقصود اصلی ست
مشغول باشید و جملہ امور را بحق سپرد
نمائید و راضی برضائے حق باشید

غیرت ملازمت کی ہوتی تھی اور چونکہ صحبت
و ملازمت امراء کی ہوتی تھی اسلئے تکدر ہوتا تھا
اور اکثر اوقات بھی ضائع ہوتے تھے ہر چند
کہ اپنی پریشانی کا حال بخدمت مولانا رشید احمد
صاحب سلمہ عرض کیا کہ جو کچھ بھی ہو یہاں کی
ملازمت سے ایسا مضطر و سخت پریشان ہوں
اگر ارشاد ہو تو چھوڑ دوں مولانا نے
فرمایا کہ نوکری پریشانی کے دور کرنے کے
لئے تھی جب اُسی میں تشویش ہے تو چھوڑ دو
فقط عزیز من طالبان حق کی ملازمت و نوکری
فقر و فاقہ صبر و توکل قناعت و رضا و تسلیم
کی نوکری و ملازمت ہے اور سلاطین
اور امراء کی ملازمت اور اُن کی درباداری
کو اپنی ہلاکت و تباہی جانتے ہیں نعوذ باللہ
منہا ہ بر در سلطاں مرو درویش مبیں ؛
گنج قاروں گر دہد سوئش مبیں - عزیز من گوشہ
توکل اختیار کر کے ایک جگہ بیٹھو اور خدا پر نظر
رکھو اور اپنے کام میں مشغول رہو اور جملہ
امور کو حق تعالیٰ کی سپرد کرو - اور
راضی برضاء حق رہو -

ع کس قدر پر مغز ارشاد ہے کہ مقصود رفع تشویش ہے اگر نوکری سے حاصل ہو نوکری مطلوب ہے
اگر ترک نوکری سے ہو ترک مطلوب ہے - آگے حضرت رح کے ارشاد میں ترک کی ترجیح مذکور ہے
یعنی فی نفسہ گو کسی خاص شخص کے اعتبار سے یہ ترجیح نہ ہو ۱۲

وازماسوا مستغنی وبے پروا بودہ
بحق محتاج باشید تا غنار دارین وراحت
دو جہان حاصل آید ومطالعہ کتب
اخلاق صوفیہ مثل ترجمہ احیار العلوم
وعوارف وکیمیار سعادت وغیرہ
ومثنوی شریف گاہ گاہ کردہ باشید
واگر طالب خدا آید انچہ از بزرگان
خود یافتہ اید تعلیم نمائید فقط نوشتہ بودند
کہ آں قبلہ نام چند کس باجازت مشرف
فرمودہ بود از صفحۂ ضیار القلوب حک
نمود از اں جملہ حافظ محمد یوسف اند۔
عزیز من ایں خبر غلط است نام عزیز
جان محمد یوسف بدستور بر صفحۂ کتاب
مذکور ثبت است بجز ع دو نام یکے مولوی
کرامت علی مرحوم ودیگر نام مولوی
محمد ابراہیم صاحب اجرار دی کہ حک کردہ شدند

اور ماسوی سے مستغنی وبے پروا ہوکر
خدا کے محتاج رہو تاکہ غنار دارین وراحت
دو جہان حاصل ہو صوفیہ کی کتب اخلاق
کا مطالعہ مثل ترجمہ احیار العلوم وعوارف
وکیمیائے سعادت وغیرہ ومثنوی شریف
کبھی کبھی کرتے رہو اگر طالب خدا آئے
جو کچھ اپنے بزرگوں سے پایا ہے تعلیم
کرو فقط لکھا تھا کہ آن قبلہ نے جن چند
آدمیوں کو اجازت سے مشرف فرمایا تھا
صفحۂ ضیار القلوب سے محو کیا منجملہ اُن کے
حافظ محمد یوسف ہیں عزیز من یہ خبر غلط
ہے نام عزیز از جان محمد یوسف بدستور
صفحۂ کتاب مذکور پر ثبت ہے بجز دو نام
کے ایک مولوی کرامت علی مرحوم دوسرا
نام مولوی محمد ابراہیم صاحب اجراڑوی
کہ مٹا دیا گیا۔

ع یہ حک یا تو اُن بزرگوں کی وفات کے سبب ہے کہ ابقار نام سے طالبین کو پریشانی
نہ ہو جیسا کہ لفظ مرحوم وفات پر دال ہے اگر قبل کتابت خط ہذا وقت حک کے وفات ہو چکی ہو
اور یا کسی حال کے تغیر کے سبب اس صورت میں اس سے ایک مسئلہ ثابت ہوگا۔ وہ یہ کہ اجازت
کی بنار جن امور پر ہے وہ حصولاً وبقاءً ظنی ہیں جس کا تبدل محتمل ہے۔ اور اس تبدل
کے وقت خلع خلافت کا اظہار ضروری ہے تاکہ طالبین غلط فہمی سے محفوظ رہیں اور وہ امور
بنار خلافت یہ ہیں۔ صلاحیت ظاہرہ قدر معتدبہ۔ مناسبت طریق علماً وعملاً۔ توقع اہتمام
صلاحیت ورسوخ حال ۱۲

دیگر نامہا بدستور موجود اند خاطر جمع دارند بلکہ دریں سال چند کسان دیگر را اجازت دادہ شد مثل مولوی خلیل احمد خلیفہ مولوی رشید احمد صاحب و مولوی احمد حسن امروہی خلیفہ مولوی محمد قاسم صاحب و مولوی محمد محی الدین خاطر و مولوی جلیل احمد صاحب و نیز حاجی سید محمد صاحب دیوبندی و مولوی منظور احمد صاحب و مولوی نور محمد صاحب و مولوی عبدالواحد صاحب بنگالی وغیرہ دیگر کسان مجاز اند عزیز من از فضل و رحمت الٰہی امید آں دارم کہ عزیز جان محمد یوسف بر جادہ بزرگان بہ نشیند و مستقیم باشد و فیض او جاری شود آمین یا اللہ فقط ۔

مکتوب پنجاہ و سوم ۔ از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت عزیزم حکیم محمد ضیاء الدین صاحب دام عرفانہ باللہ بعد سلام مسنون و دعاء ترقی ذوق وشوق و معرفت حق مشہود رائے عزیز باد فرحت نامہ محبت افزا معہ ہدایا بھوپال رسید فرحت بسیار نمود از حال مندرجہ اش مطلع گردانید حق تعالے

دوسرے نام بدستور موجود ہیں خاطر جمع رکھیں مگر اس سال میں چند دوسرے آدمیوں کو اجازت دی گئی مثل مولوی خلیل احمد خلیفہ مولوی رشید احمد صاحب و مولوی احمد حسن امروہی خلیفہ مولوی محمد قاسم صاحب و مولوی محی الدین خاطر و مولوی جلیل احمد صاحب و نیز حاجی سید محمد صاحب دیوبندی و مولوی منظور احمد صاحب و مولوی نور محمد صاحب و مولوی عبدالواحد صاحب بنگالی وغیرہ دوسرے لوگ مجاز ہیں ۔ عزیز من فضل و رحمت الٰہی سے امید رکھتا ہوں کہ عزیز از جان محمد یوسف جادہ بزرگوں پر بیٹھے اور مستقیم رہے اور اُس کا فیض جاری ہو آمین یا اللہ فقط ۔

مکتوب ترپنواں ۔ فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت عزیزم حکیم محمد ضیاء الدین صاحب دام عرفانہ باللہ بعد سلام مسنون و دعائے ترقی ذوق وشوق و معرفت حق مشہود رائے عزیز ہو فرحت نامہ محبت افزا معہ ہدایائے بھوپال پہونچا فرحت حاصل ہوئی اور اُس کے مندرجہ حال سے آگاہی ہوئی حق تعالے

یہ بزرگ مرادآبادی سابق قاضی ریاست بھوپال ہیں ۱۲ سعید الدین

یہ بزرگ دیوبندی ہیں ۱۲ سعید الدین

آں عزیز را از جمیع کدورات ہوائی
ونفسانی محفوظ داشتہ برضامندی
خود واتباع سنت مستقیم دارد وفیضان
ظاہری وباطنی آں عزیز مدام جاری
دارد وخاتمہ ما وشما بخیر کند عزیز من
برائے ادائے قرض وترقی عزیز جان
علاؤالدین وغیرہ دعا کردہ ام ومیکنم
مجیب الدعوات قبول فرماید از تحریر
آں عزیز معلوم شد کہ ارادہ شما قیام
وطن است بہتر است حق بفضل خویش
از خرخشات وطن محفوظ دارد مناسب
کہ حتی المقدور از اختلافات وتکرارات
کہ فی زمانہا اند مجتنب باشند وخلوت
وتنہائی را عــہ دوست دارد مگر از یاران
طریقت اختلاط ومحبت دارند ودر ذکر
وشغل شاغل باشند ودر ہمہ امور نظر
بخدا دارند ودر توکل مستقیم باشند
وفقر وفاقہ را فخر واعزاز خود دانند
وبر کلام مخالفان صبر کنند وبجواب
نپردازند حق تعالے حامی ومددگار
شما است ومطالعہ کتاب کیمیائے سعادت

آں عزیز کو تمام کدورات ہوائی ونفسانی
سے محفوظ رکھکر اپنی رضامندی واتباع
سنت پر مستقیم رکھے اور فیضان ظاہری
وباطنی مدام جاری رکھے اور ہمارا تمہارا
خاتمہ بخیر کرے عزیز من ادائے قرض وترقی
عزیز از جان علاؤالدین کے لئے دعا
کی ہے اور کرتا ہوں مجیب الدعوات
قبول فرمائے تحریر سے آں عزیز کی معلوم
ہوا کہ تمہارا ارادہ قیام وطن کا ہے بہتر
ہے حق تعالے اپنے فضل سے وطن کے
خرخشوں سے محفوظ رکھے مناسب ہے
کہ حتی المقدور اختلافات وتکرارات
سے کہ فی زمانہ موجود ہیں مجتنب رہیں۔
(پرہیز کریں) اور خلوت وتنہائی کو دوست
رکھیں مگر یاران طریقت سے اختلاط ومحبت
رکھیں اور ذکر وشغل میں مشغول رہیں اور ہر
امور میں خدا پر نظر رکھیں فقر وفاقہ کو اپنا
فخر وعزت سمجھیں اور مخالفین کے کلام پر صبر
کریں اور جواب میں مشغول نہ ہوں
حق تعالے تمہارا مددگار وحامی
ہے اور کتاب کیمیائے سعادت

عــہ سبحان اللہ کیا اچھا فیصلہ ہے جلوت وخلوت کے بارہ میں اور بنا اس کی یہ ہے کہ مقصود
نفع باطنی ہے اور وہ ناجنس سے بعد میں اور ہمجنس سے قرب میں ہے ۱۲

و احیاء العلوم کہ ترجمہ شدہ است و مثنوی
شریف بوقت فراغ خاطر کردہ باشند
و معلوم شد عزیزان کہ در بھوپال اند
بخیال کفایت خرچ مردمان خانہ را
طلبیدن تجویز نمودہ اند مضائقہ نیست حق
تعالیٰ آسان گرداند و معلوم شد کہ
ارادہ عزیز جان حافظ محمد یوسف نکاح
دختر است خدا مبارک کند مناسب کہ
کدام امر فضول زائد از طاقت و مقدور
نکنند و از قرض ہم بمقدور خود بپرہیزند
ہرچہ موجود شود بکار برند امسال باز
ارادہ قیام اینجا عزیز حافظ احمد حسین
ہم دارد خیر دیدہ باید کہ چہ پیش آید
اگر ممکن باشد برخوردار مقصود احمد
فرزند او را ہمراہ کدام آیندہ اینصوب
روانہ کنند کہ در مدرسہ مولانا رحمت اللہ
صاحب خواہد خواند و خرچ راہ از
مبلغان احمد حسین کہ نزد مولوی رشید احمد
امانت است پنجاہ روپیہ گرفتہ حوالہ
آورندہ کردہ دہند توقف نگردد فقط

اور احیاء العلوم کا کہ ترجمہ ہو گیا ہے اور
مثنوی شریف کا مطالعہ بوقت فراغ خاطر
کرتے رہیں معلوم ہوا ہے کہ جو عزیز بھوپال
میں ہیں مردمان خانہ کو کفایت خرچ
کے خیال سے بلانیکی تجویز کی ہے مضائقہ
نہیں ہے حق تعالیٰ آسان کرے اور معلوم
ہوا کہ ارادہ عزیز از جان محمد یوسف کا بیٹی
کے نکاح کا ہے خدا مبارک کرے مناسب
ہے کہ کوئی امر طاقت و قدرت سے زائد
فضول نہ کریں اور قرض سے بھی بمقدور
خود پرہیز کریں جو کچھ موجود ہو کام میں لائیں
امسال پھر ارادہ یہاں کے قیام کا حافظ
احمد حسین رکھتا ہے خیر دیکھا چاہئے کہ کیا
پیش آئے اگر ممکن ہو برخوردار مقصود احمد
اُسکے فرزند کو ہمراہ کسی آنیوالے کے اسطرف
روانہ کریں کہ مولانا رحمت اللہ صاحب کے
مدرسہ میں پڑھیگا اور خرچ راہ احمد حسین کے
مبلغ میں سے کہ نزد مولوی رشید احمد
امانت ہے پچاس روپیہ لیکر لانے والے
کے حوالہ کریں توقف نہ ہو۔

مکتوب پنجاہ و چہارم۔ بخدمت بابرکت عزیز القدر حکیم محمد ضیاء الدین صاحب
زید عرفانہ بعد سلام مسنون و دعائے ترقی درجات عالیہ مطالعہ نمایند فرحت نامہ
تمہارا آیا بدریافت خیر و عافیت آں عزیز مع متعلقان و عزیزان فقیر مسرور ہوا

اللہ تعالے سب کو خوش و خرم رکھے اور اپنی رضا مندی دے عزیز من بھوپال
کا رہنا اگرچہ بہتر تھا مگر طالب حق کیواسطے تعلق وہاں کا اچھا نہیں موجب نقصان
باطن ہے سو الحمد للہ تم نے قیام وہاں کا ترک کیا اور گوشۂ قناعت اختیار کیا کہ منصب
اہل اللہ کا فقر و فاقہ صبر و قناعت ہے اور مشغول رہنا بحق اللہ تعالی ہم تمکو نصیب کرے
عزیز من اب اپنے اوقات کو ضبط کر کے تصفیہ باطن میں کوشش کرنا اور جو طالب حق
آوے حسب استعداد اُس کی تعلیم کر دینا انشاء اللہ فائدہ سے خالی نہ ہوگا اور اس
سال بموجب کہنے مولوی عبد الکریم صاحب مرید تمہارے کے کہ مولوی رشید احمد صاحب
اور حکیم صاحب کا ارادہ تشریف لانے کا ضرور ہے فقیر بہت منتظر رہا چونکہ ہر کام موقوف
وقت پر ہے موانع پیش آگئے اللہ تعالی بہتر کرے اور آیندہ سال میں ملاقات نصیب
کرے اللہ تعالے سامان سفر نیک عطا فرما وے اس سال میں چند کس طالب
حق ہندوستانی فقیر کے پاس آئے ہیں اللہ تعالی بموجب عقیدت اُن کی مقصود
اُن کے برلا وے آمین مولوی محمد محی الدین صاحب مراد آبادی مولوی اللہ داد
صاحب پنجابی مولوی رحیم بخش صاحب و ملا مراد صاحب صرف واسطے طلب حق کے
ایک سال فقیر کے پاس قیام کریں گے دعا کرنا کہ ان کی اللہ تعالے مراد برلا وے
آمین مولوی عبد الکریم صاحب مرید آں عزیز بوسیلہ بیت اللہ و ذریعہ فقیر عذر
تقصیرات اپنے کا تم سے چاہتے ہیں اور صدق سے رجوع کرتے ہیں اگر بحکم العذر
عند کرام الناس مقبول قصور معاف فرما کے ان کا عذر قبول ہو تو امید
ہے کہ انشاء اللہ تعالی پھر آیندہ کو حرکات بیجا سے بچیں گے باقی حال یہاں کا
ان کی زبانی اور حجاج کی معلوم ہوگا مکرر یہ ہے کہ اس سال میں عزیزم حکیم عبد العزیز
پھلاسہ والے کا خط نہیں آیا اور اُس کا کچھ حال معلوم نہیں تمکو مناسب ہے بذریعہ
خط اُن کا حال دریافت کر کے لکھو کہ فقیر کی تسلی ہو دو روپیہ مرسلہ اُن کے عزیز جان

ع یہ سفارش ہے اور کیا لطیف پیرایہ اختیار فرمایا گیا کہ اپنی مرضی بھی ظاہر فرما دی اور زور
بھی نہیں دیا سفارش کی حقیقت یہی ہے ۱۲

لہ غالباً ثانی مدرسہ مراد ہے مظفر نگر را دیو ۱۲ شبیر علی

منشی تجمل حسین[1] صاحب کے ہمراہ فقیر کے پاس آئے مگر خط نہیں آیا اس سے تشویش ہے اُن کے حال سے ضرور اطلاع کرنا چاہئے اللہ تعالیٰ اُن کو خوش خرم رکھے اور اپنی محبت عنایت کرے آمین فقط۔

مکتوب پنجاہ وپنجم - از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت عزیز القدر حکیم ضیاء الدین صاحب زید عرفانہ باللہ بعد سلام مسنون ودعاء خیریت دوجہانی واضح رائے باد الحمد للہ فقیر معہ متعلقان خود بہر حال مشکور ست وبحق آں عزیز و دیگر عزیزان دعاء خیر میکند خط مسرت نمط رسید از حال مندرجہ اش آگاہی یافت عزیز من معترف بقصور بودن ونادم گردیدن ورجوع الی اللہ شدن کمال انسانی است اللھم زد فزد شعر لئے جاتا ہے کوثر ساتھ صحرائے قیامت میں ؛ کہ جو اشک ندامت سے لئے آنکھوں میں پانی ہے ؛ ہمارے جرم سے چیں بر جبیں کیوں لطف ہو اُس کا ؛ کہ آئینہ کو بد صورت سے کب ہوتی گرانی ہے **شعر** تو مگو مارا بداں شہ بار نیست ؛ باکریماں کارہا دشوار نیست۔ عزیز من بر کر توت خود نظر نہ دارند ونگاہ را بر نظر رحمت حق گذارند وبر کار خود مشغول مانند **شعر**

مکتوب پچپنواں - فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت عزیز القدر حکیم ضیاء الدین زید عرفانہ باللہ بعد سلام مسنون ودعائے خیریت دوجہانی واضح رائے عالی ہو الحمد للہ فقیر معہ اپنے متعلقین کے ہر حال میں مشکور رہے اور حق میں آں عزیز اور دوسرے عزیزوں کے دعائے خیر کرتا ہے خط مسرت نمط پہونچا اُس کے مندرجہ حال سے آگاہی ہوئی عزیز من قصور کا معترف ہونا اور نادم ہونا اور خدا کی طرف رجوع ہونا کمال انسانی ہے اللھم زد فزد شعر لئے جاتا ہے کوثر ساتھ صحرائے قیامت میں ؛ کہ جو اشک ندامت سے لئے آنکھوں میں پانی ہے ؛ ہمارے جرم سے چیں بر جبیں کیوں لطف ہو اُسکا ؛ کہ آئینہ کو بد صورت سے کب ہوتی گرانی ہے **شعر** تو مگو مارا بداں شہ بار نیست ؛ باکریماں کارہا دشوار نیست۔ عزیز من اپنے کر توت پر نظر نہ کریں حق تعالیٰ کی رحمت پر نظر رکھیں اور اپنے کام میں مشغول رہیں۔ **شعر**

[1] رامپور منیہاران میں ایک صاحب اس نام کے تھے شاید وہ مراد ہوں ۱۲ سعید الدین

کار کن کار بگذر از گفتار ٭ کاندریں
راہ کار دارد کار + از طرف بیماری
اہلیہ آں عزیز رنج است اللہ تعالیٰ
صحت بخشد و نیز بدریافت انتقال برادر
او و انتقال عزیزہ فضل النساء مرحومہ
و برخوردار احمد حسن مرحوم و محمد میاں
مرحوم رنجیکہ بخاطر احقر گردید بقلم نمی آید
انا للہ و انا الیہ راجعون رضا
بقضاء اللہ تعالیٰ آں مرحومین را بہ بخشد
و بجنت الفردوس رساند و باقی ماندگان را
صبر عطا فرماید البتہ بر عزیزہ امۃ الحبیب
بسیار صدمہ بودہ باشد کہ ایں اموات
جوانان و نوبرخیزان بودند اللہ تعالیٰ
دل او را صبر دہد و بذوق و شوق
و محبت خود تسکین دہد آمین و نیز از
انتقال بی بی مبارک النساء مرحومہ رنج
گردید اللہ تعالیٰ اوشاں را مغفرت
کند و بہ بہشت رساند ایں جملہ مرحوماں
را ثواب طواف و نوافل رسانیدہ شد
او تعالیٰ قبول فرماید فقط

کار کن کار بگذر از گفتار ٭ کاندریں راہ
کار دارد کار - عزیز کی اہلیہ کی بیماری
سے رنج ہے اللہ تعالیٰ صحت بخشے اور
اُس کے بھائی کے انتقال سے اور
عزیزہ فضل النساء مرحومہ اور برخوردار
احمد حسن مرحوم و محمد میاں مرحوم کے
انتقال سے جو رنج احقر کے دل کو ہوا وہ
تحریر میں نہیں آسکتا انا للہ و انا الیہ راجعون
رضا بقضاء اللہ تعالیٰ ان مرحومین کو بخشے
اور جنت الفردوس میں پہونچائے اور
باقیماندوں کو صبر عطا فرمائے البتہ عزیزہ امۃ الحبیب
پر بہت صدمہ ہوا ہوگا کہ یہ اموات جوانوں
اور نوخیزوں کی تھی اللہ تعالیٰ اُس کے
دل کو صبر دے اور اپنے ذوق و شوق
و محبت میں تسکین دے آمین اور نیز بی بی
مبارک النساء مرحومہ کے انتقال سے رنج
ہوا اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت کرے اور
بہشت میں پہونچائے ان تمام مرحومونکو
طواف و نوافل کا ثواب پہونچایا
گیا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے فقط۔

فقیر کا دل بھی تمہاری ملاقات کو چاہتا ہے اللہ تعالیٰ تمکو سامان سفر اچھی طرح عطا
فرماوے کہ فراغ خاطر سے زیارت حرمین شریفین حاصل ہو اور فقیر بھی اس ذریعہ
سے ملاقات سے مسرور ہو یہاں کا حال کچھ لکھا نہیں جاتا زبانی حجاج کی معلوم

ہوگا تھوڑے دنوں سے ایک ترکی نے مکان فقیر کے مکان کے سامنے بنایا ہے اُس سے فقیر کو بہت تکلیف ہے وہ ترکی اور مہندس شہر کا دشمن بلا وجہ ہو گئے ہیں اکثر ایذا کے درپے ہیں ترکی بہت مالدار لاکھوں روپیہ کا آدمی ہے حکام یہاں کے بسبب ہمقومی اور مالداری کے اُسکی طرف مائل ہیں اور یہاں بجز صبر کے کچھ چارہ نہیں دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اُس کی ایذا سے بچاوے[ع] بعضی دفعہ خیال آتا ہے کہ مدینہ منورہ چل پڑوں مگر بظاہر سامان ہونا مشکل ہے اللہ تعالے آسان کرے فقط مناسب ہے کہ برخوردار احمد کا نکاح جلدی کر دو تاکہ عزیزہ امت الحبیب کی کچھ تسلی ہو فاطمہ[ل] کے تفسیر پڑھنے سے بہت خوشی ہوئی اور برخوردار احمد[ل] وسعید وغیرہ کے عربی پڑھنے سے بھی فقیر کو فرحت ہوئی اللہ تعالیٰ اُن کو علم نافع اور عمل صالح نصیب کرے اور عمر دراز اور صاحب قدر کرے فقط۔

مکتوب پنجاہ وششم۔ از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت عزیز القدر حکیم محمد ضیاء الدین صاحب زید عرفانہ باللہ بعد سلام مسنون و دعاء ترقی درجات مطالعہ نمایند مکاتبہ آن عزیز پہونچا مضمون مندرجہ اُس کے سے فقیر کو فرحت ہوئی عزیز من بندہ کا معترف بقصور ہونا اور اپنے اعمال نیک پر نظر نہ رکھنا اور ہر وقت نادم اور پشیمان رہنا گویا رحمت حق اور افضال الٰہی کو اپنی طرف جذب کرنا ہے شعر لئے جاتا ہے کوثر ساتھ صحرائے قیامت میں ؛ کہ جو اشک ندامت سے لئے آنکھوں میں پانی ہے + عزیز من جس گناہ کے بعد ندامت کامل ہو وہ گناہ نیکی پر فوق ہے بیت ناامیدی را خدا گردن زداست ؛ چوں گنہ مانند طاعت آمدست شعر ہمارے جرم سے چیں بر جبیں کیوں عفو ہو اُس کا ؛ کہ آئینہ کو بدصورت سے کب ہوتی گرانی ہے۔ طالب کو چاہیئے کہ جس حال میں ہو رجوع الی اللہ رہے شعر لوک وخفتہ شکل بے ادب ؛ سوئے او میغژ و اورامی طلب شعر تو مگو مارا بداں

ع یہ ہے تواضع اور اتباع سنت کا چھوٹوں سے دعا کی درخواست کی جاتی ہے کما قال صلی اللہ علیہ وسلم لعمر رضی یا اخی اشرکنا فی الدعاء ۱۲

ل یہ مولوی محمد احمد صاحب رامپوری مرحوم حضرت حاجی صاحب کی بھانجی کی بیٹی ۱۲ سعید الدین

ل احمد سے مراد برادرم مولوی محمد احمد صاحب رامپوری اور سعید سے احقر سعید الدین رامپوری مراد ہیں ۱۲ سعید الدین

شہ بار نیست ؛ با کریماں کارہا دشوار نیست ۔ من طلب شیئاً وجد وجد ۔ جویندہ یا بندہ اگر طالب صادق است محروم نخواہد ماند فقط عزیز من زمانہ فتنہ وفساد کا ہے قریب قیامت ہے جو کچھ ہونے والا ہے وہ ہو گا کسی کے روکنے سے کب رکتا ہے اپنی خیر مانگو جو کچھ ہو سکے عمل نیک کر لو مسئلہ مولود شریف اختلافی ہے نفس ذکر مولود شریف کے جواز میں کسی کو شک نہیں بلکہ مستحب ہے اور قیود زوائد جو روز بروز ہوتی جاتی ہیں البتہ موجب فساد فی الدین ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ ان سے سب بھائی مسلمانوں کو بچاوے مولوی عبدالسمیع[1] صاحب کو بھی فہمائش کیجائیگی تمکو بھی مناسب ہے کہ اس میں چنداں تشدد نہ کرو کہ اس میں آپس میں نفسانیت بڑھجاتی ہے بہتر ہے کہ آپس میں اتفاق رکھو خصوصا مسئلہ اختلافی میں آپس میں اختلاف کو راہ نہ دو[2] مولوی رشید احمد صاحب سے اس مقدمہ میں کہا گیا جو وہ فرماویں اس پر عمل کرنا چاہیئے گویا کہنا فقیر کا ہے فقط اس سال میں مولوی رشید احمد صاحب کے ساتھ تمہارے آنے کا بھی فقیر منتظر تھا مگر تمہارا آنا نہ ہوا خیر رضا بقضا اللہ تعالےٰ عزیز جان احمد کو شفا کامل عطا فرماوے اور سب عزیزوں کو خوش وخرم رکھے اور اپنی رضامندی کے کام لے فقیر کی طرف سے سب عزیزوں چھوٹے بڑوں کو نام بنام سلام کہنا اور اپنی چچی کی طرف سے بھی خصوصاً جمیع مستورات کو سلام دعا عرض کرنا فقط

مکتوب پنجاہ وہفتم

از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت عزیزم حاجی محمد عابد صاحب دام ذوقہ وشوقہ وعرفانہ باللہ پس از اتحاف سلام مسنون واضح رائے عزیز باد للہ الحمد احقر بہرحال مشکور

مکتوب ستاونواں

فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت عزیزم حاجی محمد عابد صاحب دام ذوقہ وشوقہ وعرفانہ باللہ بعد تحفہ سلام مسنون واضح رائے آں عزیز ہو للہ الحمد احقر بہرحال میں مشکور

[1] مصنف انوار ساطعہ وغیرہ ۱۲ سمیع الدین

[2] وعیدہ خروج عن الحدود وغلو کی مذمت اور اجتہادی مختلف فیہ امور میں حسن ظن کیسا جامع فیصلہ ہے ۱۲

مکتوب محبت وعقیدت اسلوب مملو بہزار
ہزار درد واشتیاق ورود آوردہ
ذوق تازہ وفرحت بے اندازہ
بخشید مبارک باد کہ ہمہ احوال آں عزیز
محمود اند شکر باید کرد حق تعالے آں
محب مخلص را عرفان کامل عطا کند
واز فیض انفاس متبرکہ آں عزیز عالم را
مشرف سازد اے عزیز ہر قدر کہ از پیر و مرشد
محبت وعقیدت زیادہ قرب حق بیشتر است
زیرا کہ مرشد نائب حق است محبت او
محبت معرفت حق می باشد واحوالات
تجلیات وکیفیات دیگر کہ نوشتہ بودند
ہمہ ہا موجب موصل حق اند انہا تجلیات
اسماؤ صفات جہتی وکیفی اند بعد ازاں
تجلی جامع کہ دراں فناء الفنا عارف
است باید طلبید وآں تجلی بے جہت وبے عـہ
کیف است وقتیکہ آں ظہور خواہد کرد
فناء کلی حاصل خواہد شد وآں مطلوب
است وکیفیت حالات مرقومہ بالا از
ضیاء القلوب دریافتہ عمل باید کرد

سے ہے مکتوب محبت وعقیدت اسلوب ہزار
ہزار درد واشتیاق سے بھرا ہوا پہونچا
ذوق تازہ وفرحت بے اندازہ بخشی۔
مبارک ہو کہ آں عزیز کے تمام احوال محمود
ہیں شکر کرنا چاہیئے حق تعالی اس محب
مخلص کو عرفان کامل عطا کرے اور آنعزیز
کے متبرک انفاس کے فیض سے عالم کو
مشرف کرے اے عزیز جسقدر کہ پیر مرشد
سے محبت وعقیدت زیادہ ہوگی قرب
حق زیادہ ہوگا اسواسطے کہ مرشد نائب حق
ہے اسکی محبت معرفت حق کی ہے
اور احوال وتجلیات وکیفیات دوسرے
جو لکھے تھے تمام حق کی طرف پہونچانیکا
سبب ہیں تمام تجلیات اسماء وصفات
جہتی اور کیفی ہیں اسکے بعد تجلی جامع کہ جسمیں
عارف کا فناء الفناء ہے طلب کرنا چاہیئے
اور وہ تجلی بے جہت اور بے کیف ہے جسوقتکہ
وہ ظہور کریگی فناء کلی حاصل ہوگی اور وہ
مطلوب ہے اور حالات مرقومہ بالا کی کیفیت ضیاء القلوب
سے دریافت کر کے عمل کرنا چاہیئے۔

عـہ قولہ بے جہت وبے کیف ست الی قولہ مطلوب ست اوپر جو تجلیات اسماؤ صفات جہتی کا ذکر
ہے اس کے مقابلہ سے اس کو تجلی ذات کی نہ سمجھی جاوے یہ بھی تجلی اسماؤ صفات ہی ہے مگر بے
جہت مگر اول صورت میں مظاہر اس کے مادی ہیں دوسری صورت میں (باقی برصفحہ آیندہ)

ونیز ترکیب تلقین وطریق توجہ در کتاب
مذکور موجود است ازاں گرفتہ بعمل آرند
وطالبان حق را رہنما باشند واگر ممکن باشد
اہتمام مدرسہ بر غیر گمارند عہ ولیکن از توجہ
معنوی وخبرگیری ظاہری غافل نباشند
کہ ایں مہم ترست واحوالات خود
بنویسان باشند واگر بہ سبب بعد دشوار
باشد از مولوی محمد قاسم صاحب دریافتہ
بعمل آرند واگر از وشاں جواب حاصل نشود
بذریعہ خط از فقیر معلوم نمایند وخاطرداری
ودلجوئی مولوی محمد یعقوب صاحب
بر خود لازم گیرند کہ بظاہر وجود مدرسہ بر
موجودگی ہم چنیں بزرگانست وباہم
یکدیگر محبت والفت دارند ورنجش
وملال را راہ ندہند وترجمہ آداب المریدین
کہ برائے طبع دادہ بودم اگر تا حال مطبوع
نہ شدہ باشد حوالہ مولوی محمد ہاشم صاحب

اور نیز ترکیب تلقین وطریق توجہ کتاب مذکور میں
موجود ہے اس سے لیکر عمل کریں اور طالبان
حق کے لئے راہنما ہوں اور اگر ممکن ہو تو
مدرسہ کا اہتمام غیر کے سپرد کریں لیکن توجہ
معنوی اور ظاہری خبرگیری سے غافل
نہ ہوں یہ اہم تر ہے اور اپنے احوال
لکھتے رہیں اگر بہ سبب بعد دشوار ہو تو
مولوی محمد قاسم صاحب سے دریافت
کرکے عمل میں لائیں اور اگر اُن سے جواب
حاصل نہ ہو تو بذریعہ خط فقیر سے معلوم
کریں اور خاطرداری ودلجوئی مولوی
محمد یعقوب صاحب کی اپنے اوپر لازم کریں کہ
بظاہر مدرسہ کا وجود ایسے ہی بزرگوں کی موجودگی
سے ہے اور باہم ایک دوسرے سے
محبت والفت رکھیں اور رنجش وملال کو راہ نہ دیں
اور ترجمہ آداب المریدین واسطے طبع کے دی تھی اگر
ابتک مطبوع نہ ہوئی ہو تو مولوی محمد ہاشم صاحب

(بقیہ مضمون صفحہ گذشتہ) غیر مادی مثل روح ودیگر لطائف کے اور اسکو جو مطلوب کہا گیا یہ مطلوبیت بالذات نہیں بلکہ وہ مطلوبیت ہے جو منتہی میں ہوتی ہے بمقابلہ مبتدا ومتوسط کے کیونکہ یہ تجلی تجلیات ممکنہ میں منتہی ہے اور مذکورہ فیما سبق تجلیات متوسط ہیں ۱۲

عہ باوجودیکہ حضرت رح کو علمی خدمات بیحد محبوب ہیں مگر ان کی مصلحت سے خاص مصالح کی رعایت کو نظرانداز نہیں فرماتے ہر شئے کو اس کی حد پر رکھتے ہیں ایسا ہی شخص حکیم اور مربی ہوتا ہے ۱۲

مطبع کردہ دہند کہ اوشاں طبع خواہند کرد وبخدمت جمیع دوستان ویاران طریقت وعزیزان نام بنام سلام ودعا برسد فقط۔

مکتوب پنجاہ وہشتم۔ از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت عزیز جانم حکیم ضیاء الدین صاحب دام ذوقہ وشوقہ وعرفانہ پس از تبلیغ مراسم سلام مسنون ودعاء ترقی عمر ودرجات دارین مشہود رائے عزیز باد الحمد للہ بہر حال مشکورام وجویائے صحت وعافیت آں عزیز ہستم مسرت نامہ غمناک بعین انتظاری رسیدہ مسرور ومغموم ساخت از دریافت خیریت آں عزیز ودیگر متعلقان خود فرحت اندوختم واز خبر وحشت اثر انتقال عزیز جانم حافظ حسام الدین مرحوم رنجیکہ پیرامون خاطر احقر گردید بقلم نمی آید از تنہائی آں عزیز کہ عزیز مرحوم مثل خادم ہم پیالہ وہم نوالہ شما بود انا للہ وانا الیہ راجعون رضا بقضا اللہ تعالی عزیز مرحوم را از حساب وکتاب قبر پاک وصاف کردہ بجنت الفردوس رساناد وتیمیان او را بحفظ وامان خود دارد

کے مطبع کے حوالہ کریں کہ وہ طبع کریں گے اور بخدمت تمام دوستوں ویاران طریقت اور عزیزوں کے نام بنام سلام ودعا پہونچے فقط۔

مکتوب اٹھاونواں۔ فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت عزیز جانم حکیم ضیاء الدین صاحب دام ذوقہ وشوقہ وعرفانہ بعد تبلیغ مراسم سلام مسنون ودعاء ترقی عمر ودرجات دارین مشہود رائے عزیز ہو الحمد للہ ہر حال میں مشکور ہوں اور آں عزیز کی عافیت وصحت کا جویاں ہوں مسرت نامہ غمناک عین انتظار میں پہونچا مسرور ومغموم کیا آں عزیز اور دیگر اپنے متعلقین کی خیریت سے خوش ہوا اور خبر وحشت اثر عزیز از جان حافظ حسام الدین مرحوم کے انتقال سے ایسا رنج احقر کے دل کو ہوا کہ قلم میں گنجائش نہیں خصوصاً تنہائی سے آں عزیز کی کہ عزیز مرحوم مثل خادم کے ہم پیالہ اور تمہارے ہم نوالہ تھے انا للہ وانا الیہ راجعون رضا بقضا اللہ تعالی عزیز مرحوم کو حساب وکتاب قبر سے پاک وصاف کر کے جنت الفردوس میں پہونچا اور اُس کے یتیموں کو اپنے حفظ وامان میں رکھے

وراحت دارین روزی کند آمین برائے ادائے قرضہ آں عزیز و دیگر مقاصد دعا کردہ ام و میکنم انہ مجیب قریب خاطر جمع دارند وہمہ حال مشغول بحق باشند و جملہ امور را بخدا گذاشتہ در ذکر و فکر و مراقبہ شاغل باشند و خدمتگذاری و مہماں نوازی را شعار خود دارند انشاء اللہ تعالیٰ ہمہ امور آسان خواہند شد چونکہ دل را بدل راہیست اکثر اوقات ع۵ بے اختیار طبع احقر میخواہد کہ او سبحانہ تعالے سببے سازد کہ یکبار از ملاقات آں عزیز و مولوی رشید احمد صاحب و مولوی محمد قاسم صاحب و مولوی محمد یعقوب صاحب مسرت اندوزم آمین مگر مجبورم کہ در امراض ظاہری و باطنی مبتلا ام و ضعف و نقاہت روز بروز افزون است از خانہ تا رباط بمشکل می آیم حق تعالے خاتمہ بخیر کند

اور دارین کی راحت نصیب کرے آمین آنعزیز کے ادائے قرض اور دیگر مقاصد کے لئے دعا کی ہے اور کرتا ہوں مجیب قریب سے امید قبولیت ہے خاطر جمع رکھیں تمام حال میں حق کے ساتھ مشغول رہیں اور تمام امور کو خدا پر چھوڑ کر ذکر و فکر و مراقبہ میں مشغول ہوں اور خدمتگذاری و مہمان نوازی کو اپنا شعار رکھیں انشاء اللہ تعالیٰ تمام امور آسان ہوں گے کیونکہ دل کو دل سے راہ ہے اکثر اوقات بے اختیار طبع احقر چاہتی ہے کہ وہ سبحانہ تعالیٰ ایسا سبب کرے کہ ایک بار آں عزیز و مولوی رشید احمد صاحب و مولوی محمد قاسم صاحب و مولوی محمد یعقوب صاحب کی ملاقات سے مسرت اندوز ہوں آمین مگر مجبور ہوں کہ امراض ظاہری و باطنی میں مبتلا ہوں اور ضعف و نقاہت روز افزوں ہے گھر سے رباط تک بمشکل آتا ہوں حق تعالے خاتمہ بالخیر کرے۔

ع۵ سبحان اللہ کس قدر رعایت ہے اپنے خدام کی سہولت کی کہ اشتیاق ملاقات کے ساتھ ہی اُن پر زور نہیں ڈالتے بلکہ اپنی مجبوری کے اظہار سے یہ ظاہر فرما رہے ہیں کہ اگر یہ موانع نہ ہوتے تو میں خود آکر ملتا۔ آج کل تو مشائخ اپنے معتقدین کو اپنا مملوک سمجھتے ہیں ۱۲

در سال گذشتہ پارچہ سرما و گرما مرسلہ
آں عزیزان و عزیزہ امت الحبیب
وہمشیرہ صاحبہ بی صاحب[لہ] جملہ رسیدند
جزاکم اللہ خیر الجزا فقط ۔

مکتوب پنجاہ وہشتم ۔ از فقیر امداد اللہ
عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت عزیزم حکیم
محمد ضیاء الدین صاحب سلمہ بعد سلام
مسنون واشتیاق ملاقات واضح
رائے عزیز باد دو خط یک بسبیل ڈاک
و دیگر ہمراہ حافظ عبد القیوم صاحب
مع مبلغ بست وہشت روپیہ مرسلہ
آں عزیز رسید واز حالات ہر دو خط
آگاہی یافت بدریافت بعضے امور آنعزیز خیرے
ملال شد حق تعالی آں عزیز را معہ
عزیزان از ہمہ ترددات وتفکرات
دنیاویہ مثل قرضہ وتنگی معاش وغیرہ
نجات بخشد وبدلجمعی وبیفکری در ذوق
شوق خود دارد فقیر بدل داعی خیر است
او تعالی مستجاب کند امید است کہ علاقہ
عزیز جان علاء الدین معقول خواہد شد
خاطر جمع دارند ونقد یکہ[عہ] آں عزیز از عزیزان

گذشتہ سال پارچہ سرما و گرما آں عزیز اور
عزیزہ امت الحبیب وہمشیرہ صاحبہ
بی صاحب کے مرسلہ سب پہونچے
جزاکم اللہ خیر الجزا فقط ۔

مکتوب اٹھاوواں ۔ فقیر امداد اللہ
عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت حکیم محمد ضیاء الدین
صاحب سلمہ بعد سلام مسنون واشتیاق
ملاقات واضح رائے عزیز ہو دو خط
جنمیں سے ایک بسبیل ڈاک دوسرا
حافظ عبد القیوم کے ہمراہ مع مبلغ اٹھائیس
روپیہ آں عزیز کے مرسلہ پہونچے اور
دونوں خطوں کے حالات سے آگاہی
ہوئی آں عزیز کے بعض امور کے معلوم ہونے
سے کچھ ملال ہوا حق تعالی آں عزیز کو
مع عزیزوں کے تمام ترددات وتفکرات
دنیاویہ سے مثل قرضہ وتنگی معاش وغیرہ
کے نجات بخشے اور دلجمعی سے اپنے ذوق
وشوق میں رکھے فقیر دل سے داعی خیر
ہے وہ اللہ تعالے قبول کرے امید ہے کہ
علاقہ عزیز از جان علاء الدین کا معقول ہوگا
خاطر جمع رکھیں اور جو نقد کہ آنعزیز نے دوسرے عزیزوں

عہ قولہ نقد یکہ آں عزیز الی قولہ پروائے نہ دارم ۔ اس سے حضرت کا استغناء وحفظ حدود
کما حقہ ظاہر ہے اور علاوہ خلاف طریقت ہونے کے محتمل خلاف شریعت کو بھی (باقی برصفحہ آیندہ)

لہ جدۂ احقر سعید الدین محشی ۱۲ سعید الدین

دیگر جمع نمودہ فرستادہ خلاف مرضی
فقیر است سابق ازیں نیز آں عزیز
وقت آمدن بلکہ از عزیزان مبلغان
برائے فقیر جمع نمودہ آوردہ بودند
اگرچہ آں وقت ہم مکروہ می دانستہ
بودم مگر بپاس خاطر آں عزیز قبول کردہ
بودم و ہیچ نہ گفتم اکنوں باز ایں چنیں کردند
خوب نہ کردند فقیر بہبودی دوجہانی
آں عزیزان میخواہد نہ نظر بر مال وشاں
است حق تعالی اوشاں را خوش وخرم
دارد و رضامندی خود روزی کند اگر
آنعزیزان بر راہ راست اند فقیر خوش است
وبحق آں عزیزاں دعاء خیر می کند والا
پروائے نہ دارم الحمد للہ گذران فقیر
بر توکل است او تعالی بفضل خویش
زائد از حاجت میدہد از جائیکہ خیال
نہ دارم غرض کہ بعد ازیں عزیزان را
ایں چنیں تکلیف نہ باید داد وآنچہ در مقدمہ
ہوس وخواہش نکاح از باکرہ وحسین
ونو عمر نوشتہ بودند معلوم باد عزیز من
ایں مرض سخت است و مانع سلوک است

جمع کرکے بھیجا ہے فقیر کی خلاف مرضی ہے
اس سے پہلے بھی آں عزیز بلکہ کے آنیکے
وقت اور عزیزوں سے کچھ مبلغ فقیر کے لئے
جمع کرکے لائے تھے اگرچہ اُس وقت
بھی مکروہ جانا تھا مگر آں عزیز کے پاس
خاطر سے قبول کرلیا تھا اور کچھ نہ کہا
اب پھر ایسا ہی کیا ہے اچھا نہ کیا فقیر
آں عزیزوں کی دوجہان کی بہبودی
چاہتا ہے اُن کے مال پر نظر نہیں ہے
حق تعالی اُنہیں خوش خرم رکھے اور اپنی
رضامندی نصیب کرے اگر آں عزیز
راہ راست پر ہیں تو فقیر خوش ہے
اور آں عزیزوں کے حق میں دعائے خیر کرتا ہے
ورنہ پروا نہیں رکھتا ہوں الحمد للہ اب فقیر کا
گذران توکل پر ہے خدا تعالی اپنے فضل سے
اُسجگہ سے کہ خیال نہیں رکھتا ہوں حاجت سے
زائد دیتا ہے غرض کہ اسکے بعد عزیزوں کو
ایسی تکلیف نہ دینا چاہئیے اور وہ جو کچھ
کہ مقدمہ ہوس وخواہش باکرہ اور حسین نو عمر
میں لکھا تھا معلوم ہو کہ اے عزیز من
یہ سخت مرض ہے اور مانع سلوک ہے

(بقیہ مضمون صفحہ گذشتہ) اسوجہ سے ہے کہ بعض اوقات معطی کا طیب خاطر نہیں ہوتا محرک کی وجاہت سے مغلوب ہو کر مجال عذر نہیں رکھتا ۱۲ عـہ وجہ ظاہر ہے کہ بوجہ اپنے کو باختیار فضول (باقی برصفحہ آئندہ)

نعوذ باللہ منہا ازیں پناہ باید جست کہ
در کبیر سنی ایں ہوس پیدا شد او تعالیٰ رحم
کند علاجش ترک طعام لذیذ و روزہ
داشتن و کثرت ذکر اسم ذات است
و بعد نماز صبح و بعد نماز شام یکصد و یکبار
خواندن لاحول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم مع بسم اللہ است مدام خوانند
و پانصد بار اللہ الصمد نیز روز فقط و برائے
عہ ترقی رزق وجاہ وعزت ایں دعا را یعنی
اللہ لطیف بعبادہ یرزق من یشاء
وھو القوی العزیز ہفتاد بار ہر روز مع
اول آخر درود شریف یازدہ یازدہ بار
بخوانند عزیز جان احمد حسین ترکہ نانوتہ را فروختہ
و زاد راہ سفر مکہ شریفہ نمودہ نزد فقیر رسیدہ
است بزبانی او خیریت وطن معلوم شد
عزیز مذکور میخواہد کہ یکسال نزد فقیر قیام نماید
دیدہ باید کہ چہ پیش آید بعد روانگی ازینجا
شاید بموجب طلب عزیز جان محمد حسن طرف
بھوپال قصد کند یا بطرف دیگر برائے

نعوذ باللہ منہا اس سے پناہ ڈھونڈنا چاہئے
کہ کبر سنی میں یہ ہوس پیدا ہو اللہ تعالیٰ رحم
کرے اسکا علاج طعام لذیذ کا ترک اور روزہ
رکھنا اور ذکر اسم ذات کی کثرت ہے اور
بعد نماز صبح اور بعد نماز شام ایک سو ایکبار
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
مع بسم اللہ کے مدام پڑھیں اور پانسو بار
اللہ الصمد بھی روزمرہ ورد ہوا اور واسطے
ترقی رزق وجاہ اور عزت اس دعا کو یعنی
اللہ لطیف بعبادہ یرزق من یشاء
وھو القوی العزیز ستر بار ہر روز
اول و آخر درود شریف کے ساتھ گیارہ
گیارہ بار پڑھیں عزیز جان احمد حسین نانوتہ
کا ترکہ فروخت کرکے اور زاد راہ سفر مکہ شریف مہیا
کرکے فقیر کے پاس پہونچا ہے اسکی زبانی وطن
کی خیریت معلوم ہوئی عزیز مذکور چاہتا ہے کہ ایکسال
فقیر کے پاس قیام کرے دیکھنا چاہئے کہ کیا پیش آئے
یہاں سے روانگی کے بعد شاید بموجب طلب عزیز جان
محمد حسن بھوپال کا قصد کرے یا دوسری طرف

بقیہ مضمون صفحہ گذشتہ م حدیث النفس میں مشغول کرنا ہے اور اگر بلا اختیار کسی خاص محل
میں تعلق ہو جاوے تو وہ باوجہ ہے اور اسکے لئے حدیث لم نر للمتحابین مثل النکاح میں علاج مذکور ہے
اور جو محل نکاح نہ ہو اُس کا علاج مکتوب چہل یکم میں مذکور ہے ۱۲

عہ طلب جاہ مخلوق سے ممنوع ہے نہ کہ خالق سے ۱۲

طلب روزگار بر ود و اللہ اعلم فقط۔ | طلب روزگار کے لئے جائے واللہ اعلم فقط

مکتوب شصتم۔ از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت عزیزم حکیم محمد ضیاء الدین صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے عزیز کے ہو مکاتبہ عزیز ور ود آورد خوشنود کیا اور سب حال اُس کے سے مطلع ہوا اللہ تعالے اُس عزیز کو خوش خرم رکھے اور اپنی معرفت کامل اور ہادی خلق کا تمکو کرے اور رجوع ہونا طالبین کا اللہ سبحانہ کی جانب سے ہے کہ جو تمکو بزرگوں سے پہونچا ہے طالبین کو تعلیم کرو اور ہدایت خلق اللہ میں سعی اور کوشش کرتے رہو حق تعالی حامی و مددگار ہے اس امر میں ہرگز دریغ نہ کریں توجہ ارواح بزرگوں کو شامل حال اپنا سمجھیں اور جو فائدہ کسی کو ہو استمداد ع۱ اُن کی سے جانے اور ترکہ نانونہ کے مقدمہ کے اول ہی خلاف مرضی فقیر کے ہوا کہ نام اس عاجز کا شامل کر کے بجائے میری احمد کو قرار دیا خیر جو مولوی ع۲ صاحبوں نے کیا خواہ مخواہ منظور رکھا میں کسی کو اپنی طرف سے دیا نہ لیا اس میں عبد اللہ کا خط پہونچا کہ میں بھی بھتیجا ہوں نصف ۶ سہام کا مجکو بھی ملے میں نے جانا کہ اگر نصف عبد اللہ کو دیا تو نصف کہ باقی رہا بہت تھوڑی شئے ہے اس میں احمد کا کچھ گذارہ بھی نہ ہوگا اور مفت ہمیشہ تقسیم غلہ وغیرہ میں خلجان رہے گا اور صورت رنج کی آپس میں ہوگی اس لئے نصف عبد اللہ کو اور نصف فاطمہ کو بھیجا

ع۱ یہ جاننا اور سمجھنا علی سبیل الجزم والقطع نہیں کیونکہ خلاف ہے لاتقف مالیس لک بہ علم کے بلکہ علی سبیل الاحتمال ہے جس کی تحقیق یہ ہے کہ یہ امر فی نفسہ ممکن ہے اور ممکن کے لئے جیسا وقوع محتمل ہے عدم وقوع بھی محتمل ہے اور جو مقصود ہے اس علم کا یعنی اپنی طرف جزماً منسوب نہ کرنا وہ اس ممکن کے احتمال وقوع سے بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ پس احتمال کافی ہے ۱۲

ع۲ مجکو واقعہ کی تحقیق نہیں اس لئے تطبیق علی الشرع کی تقریر نہیں کر سکا لیکن عبارت مذکورہ سے صاف ظاہر ہے کہ جو کچھ ہوا علماء کی شرکت سے ہوا تو عدم انطباق علی الشرع کا احتمال نہیں اور اس سے دوسری شق کا عدم انطباق لازم نہیں آنا ممکن ہے کہ دونوں شقیں مخیر فیہ ہوں اور ایک حضرت کی مرضی کے موافق ہو دوسری غیر موافق ۱۲

اور احمد حسین کو توکل پر چھوڑا اور اب مولوی صاحبوں کی تحریر سے معلوم ہوا کہ
نصف اُس میں احمد کو تجویز کرتے ہیں اور نصف عبد اللہ فاطمہ کو سو حسن سے ہیں نے
احمد کو علیحدہ کیا تھا وہی خلجان باقی رہا خیر تم سب کی مرضی ہے کہ میری مرضی تو
یوں ہی ہے یا تو ان ۶۰ سہام کو ہی اور شریکوں کو دیدو کہ اس کو بھی تقسیم کرلیں
یا اس فقیر کو مردہ تصور کرکے جو متروکہ اس کا یعنی میرا ہو جسکو عند اللہ و عند الرسول
پہونچے اس کو دیدو کہ میں بھی حق تلفی سے بچوں اور خلجان بھی باقی نہ رہے آئندہ
جو سب صاحبوں کی رائے ہیں ہو وہ کرو مجھے منظور ہے مگر بار بار اس امر میں
لکھنا حاجت نہیں فقط اور پھوپی کے حصہ دینے سے خوشی ہوئی منیر آگا بھی حصہ
دیدو اللہ تعالی تمکو اپنے فضل سے دیگا اور دولت دارین سے مشرف کریگا
اور تنگی و فقر سے مضطرب نہ ہونا کہ طالب حق کی اس میں فخر اور عزت ہے اور
انشاء اللہ تعالے بحکم ان مع العسر یسرا فراغت بھی ہو جائیگی اپنے سب یاران
طریقت کی تسلی کرتے رہنا فقیر بھی دعا سے غافل نہیں تم سب کے حق میں دعاء خیر
کرتا ہے پیرجی عه مخدوم جہاں سے پھر بھی غنیمت ہے کہ مزامیر سے بچے اور مولوی
صاحب سے خوش ہیں انشاء اللہ تعالی امید ہے کہ ہر طرح سے درست ہو جائینگے
اللہ تعالے اُن کو اپنی محبت عطا کرے اور حاجی محمد عه اعلی کو میں نے اجازت مزامیر
کی نہیں دی وہ جھوٹ بولتا ہے ہاں اگر اجازت دی ہوگی تو فقط غنا مجرد کی دی
ہوگی وہ بھی درد عه سے ہو تو مضائقہ نہیں جیسا کہ ہمارا معمول ہے بخدمت جمیع یاران
و عزیزان طریقت نام بنام زن و مرد سلام و دعاء خیر قبول باد دیگر یہ کہ وہ رسالہ
کہ جس میں مولوی محمد قاسم صاحب کی تقریر در تفسیر حدیث فضل العالم کفضلی
علی ادناکم تھی وہ مجھسے گم ہو گیا اُس رسالہ کی نقل کرا کر ضرور بھیجدینا فقط

عه والدہ صاحبہ مولوی ... ۱۲ سعید الدین
عه گنگوہ کے پیرزادہ ہیں ۱۲ سعید الدین
عه ساکن انبیٹھ معروف ہیں ۱۲ سعید الدین

عه چنانچہ شیخ حافظ عبد الغفار تھانوی سے ان کا مشاہدہ سنا ہے کہ گاہ گاہ حضرت رح ایک
جولاہہ کو جو حضرت کا خادم تھا فرمائش کرتے کہ قدسی کی غزل "مرحبا سید مکی" خوش آوازی
سے پڑھے اور وہ خود اُس وقت تنہا حجرہ میں چلے جاتے ۱۲

مکتوب شصت و یکم۔ از فقیر امداد اللہ

عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت عزیزم حکیم محمد ضیاء الدین صاحب زید عرفانہ بعد سلام مسنون و دعاء خیر کے واضح ہو کہ جواب خط و رسید اشیاء مرسلہ آں عزیز نوشتہ حوالہ حاجی میاں سعید احمد صاحب کردہ شد حالا التحریر می رود کہ محبی و مخلصی میاں حاجی قطب الدین صاحب در سلسلہ داخل کردہ شد و حوالہ آں عزیز کردہ ام انشاء اللہ بخدمت آں عزیز حاضر خواہند ماند مناسب کہ بر حال شاں توجہ مرعی دارند و موافق استعداد شاں تلقین نام حق کردہ باشند کہ شخص نیک و ضعیف عہ اند بر حال شاں بہ نسبت دیگراں توجہ زیادہ دارند و نیز ہمیں طور بر حال عزیزم حاجی سعید احمد صاحب توجہ مرعی دارند زیادہ ازیں آں عزیز

مکتوب اکسٹھواں۔ فقیر امداد اللہ

عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت عزیزم حکیم محمد ضیاء الدین صاحب زید عرفانہ بعد سلام مسنون و دعائے خیر کے واضح ہو کہ جواب خط و رسید اشیاء مرسلہ آں عزیز لکھکر حوالہ حاجی میاں سعید احمد صاحب کیا گیا اب تحریر ہوتا ہے کہ محبی و مخلصی حاجی قطب الدین صاحب سلسلہ میں داخل کئے گئے اور آں عزیز کے میں نے حوالہ کیا انشاء اللہ آں عزیز کی خدمت میں حاضر رہیں گے مناسب ہے کہ ان کے حال پر توجہ مبذول رکھیں اور موافق ان کی استعداد کے نام حق کی تلقین کریں کہ شخص نیک اور ضعیف ہیں اُس کے حال پر بہ نسبت دوسروں کے زیادہ توجہ رکھیں اور نیز اسی طور سے حال پر عزیزم حاجی سعید احمد صاحب کے توجہ رکھیں اس سے زیادہ آں عزیز

عہ اس مسئلہ کی تعلیم ہے کہ ضعفاء کے ساتھ دوسرا معاملہ ہونا چاہیے جس میں اُن کے ضعف کی بھی رعایت ہو اور شیخ محقق کا یہی طرہ امتیاز ہے۔ ولنعم ما قیل ؎

خستگاں را چو طلب باشد و قوت نبود　　گر تو بیداد کنی شرط مروت نبود

(یعنی در تعلیم سختی کنی) فقط احقر اشرف علی عفی عنہ تھانوی۔

تمت الحواشی المسماۃ بالمعلومات الارشادیہ۔ تاسع شوال ۱۳۴۶ھ

خود حکیم دواہا موافق استعداد تلقین نمایند فقط۔

تمام شد خطوط حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمہم اللہ تعالی بتاریخ بستم شوال سنہ ۱۳۱۴ ہجری یوم چہار شنبہ وقت صبح فقط۔

خود حکیم ادویہ ہیں موافق استعداد تلقین کریں فقط

تمام شد خطوط حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمہم اللہ تعالی بتاریخ بیسویں شوال سنہ ۱۳۱۴ ہجری یوم چہار شنبہ وقت صبح فقط۔

مترجم عبد الحی پروفیسر جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن

۴ محرم الحرام سنہ ۱۳۴۶ھ

تھانہ بھون خانقاہ امدادیہ میں کیا گیا۔ بہ تعمیل ارشاد جناب مولوی شبیر علی صاحب

فہرست مضامین امداد المشتاق

فہرست مضامین المرقومات الامدادیہ جزوے از امداد المشتاق

الحمد للہ

کہ رسالہ امداد المشتاق ماہ شعبان ۱۳۴۷ھ میں اول بار باہتمام خاکسار محمد شبیر علی مدیر رسالہ النور تھانہ بھون ضلع مظفر نگر طبع ہو کر ہدیۂ ناظرین ہوا - حق تعالیٰ اس کے نفع کو عام و تام فرمائے - آمین یا رب العلمین

اشاریۂ اعلام

(الف) اشخاص

(ب) مقامات

(ج) کتابیں

تعارف ۴۰ + ۱۳۸ = ۱۷۸

ٹائٹل مطبوعہ اسٹار پرنٹنگ پریس ۴۹، حویلی اعظم خاں دہلی